

# المرویات القشیریة مِن

# الاحادیث النبویة

(امام ابوالقاسم عبدالکریم القشیری کی مرفوع متصل روایات)



شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز



سلسلہ مرویاتِ صوفیاء: ۲

# الْمَرْوِيَّاتُ الْقَشِيرِيَّةُ

مِنْ

## الْأَحَادِيثِ النَّبَوِيَّةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿امام ابو القاسم عبدالکریم القشیری کی مرفوع متصل روایات﴾

تألیف

## شيخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونین ترجمہ و تخریج:

محمد تاج الدین کالامی، اجمل علی مجددی

منہاج القرآن پبلی کیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 35168514، 042-3111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، فون: 37237695

[www.Minhaj.org](http://www.Minhaj.org) - [sales@Minhaj.org](mailto:sales@Minhaj.org)

جملہ حقوق بحق تحریک منہاج القرآن محفوظ ہیں

سلسلہ مرویاتِ صوفیاء: ۲

نام کتاب : **الْمَرْوِيَّاتُ الْقُشَيْرِيَّةُ مِنَ الْأَحَادِيثِ النَّبَوِيَّةِ**

ﷺ امام ابو القاسم عبد الکریم القشیریؒ کی

مرفوع متصل روایات

تالیف : **شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری**

معاونین ترجمہ و تخریج : **محمد تاج الدین کالامی، اجمل علی مجددی**

نظر ثانی : **پروفیسر محمد نصر اللہ معینی**

زیر اہتمام : **فریڈملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ Research.com.pk**

مطبع : **منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور**

اشاعتِ اوّل : **ستمبر 2009ء**

تعداد : **1,100**

قیمت : **150/- روپے**



نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی ان کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریک منہاج القرآن کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَوْلَايَ صَلَّى وَسَلَّمُ دَائِمًا أَبَدًا  
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ  
مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ  
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَمِنْ عَجَمٍ

﴿ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ﴾

حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔اے) ۱-۴ / ۸۰ / پی آئی  
وی، مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومت بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل  
و ایم ۴ / ۹۷۰-۷۳، مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ  
کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷-این ۱ / اے ڈی (لابریری)، مورخہ ۲۰ اگست  
۱۹۸۶ء؛ اور حکومت آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / انتظامیہ  
۶۳-۸۰۶۱ / ۹۲، مورخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی  
تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

# فہرست

الصفحة	المحتويات	الرقم
۱۱	ابتدائیہ	❁
۱۹	❁ الإمام أبو القاسم عبد الكريم القشيري ❁	❁
۲۱	تعارف	❁
۲۱	آپ کے شیوخ	❁
۲۶	آپ کے تلامذہ	❁
۲۸	امام قشیریؒ کے جید رفقاء و مصاحبین	❁
۲۹	امام قشیریؒ کے بارے میں ائمہ کرام کی آراء	❁
۳۰	آپؒ کی تصانیف	❁
۳۳	الرسالة القشيرية کا مختصر تعارف	❁
۴۱	إسنادي إلى الإمام أبي القاسم عبد الكريم القشيري <small>رضي الله عنه</small> امام ابو القاسم القشيريؒ کی تک مؤلف کی متصل آسانید	❁

الصفحة	الأبواب	الرقم
٤٩	الأحاديث المتصلة المرفوعة من الرسالة القشيرية	❖
	﴿الرسالة القشيرية سے ماخوذ مرفوع متصل احاديث﴾	
٥١	التَّوْحِيدُ وَالْعُبُودِيَّةُ ﴿توحيد اور عبادت الہی کا بیان﴾	. ١
٥٧	الْمَعْرِفَةُ بِاللَّهِ ﴿معرفت الہی کا بیان﴾	. ٢
٥٨	أَحْبَابُ الرَّسُولِ ﷺ ﴿حضور ﷺ کے محبوب امتیوں کا بیان﴾	. ٣
٥٩	الْإِسْتِقَامَةُ ﴿استقامت کا بیان﴾	. ٤
٦٠	الْمَحَبَّةُ ﴿محبت کا بیان﴾	. ٥
٦٤	الذِّكْرُ وَالِدُّعَاءُ ﴿ذکر و الدعاء﴾	. ٦

الصفحة	المحتویات	الرقم
	﴿ ذکر اور دعا کا بیان ﴾	
۷۴	تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ وَالسَّمَاعُ	.۷
	﴿ تلاوت قرآن اور سماع کا بیان ﴾	
۸۰	التَّوْبَةُ وَالِاسْتِغْفَارُ	.۸
	﴿ توبہ و استغفار کا بیان ﴾	
۸۲	الْمُجَاهِدَةُ	.۹
	﴿ مجاہدہ کا بیان ﴾	
۸۴	الزُّهْدُ وَالْوَرَعُ وَالتَّقْوَى	.۱۰
	﴿ زہد و ورع اور تقویٰ کا بیان ﴾	
۸۸	الْخَوْفُ وَالرَّجَاءُ	.۱۱
	﴿ خشیت الہی اور رحمت الہی کی اُمید کا بیان ﴾	
۹۰	التَّوَكُّلُ	.۱۲
	﴿ توکل باللہ کا بیان ﴾	
۹۷	الصَّبْرُ وَالشُّكْرُ وَالرِّضَا	.۱۳



الصفحة	الأبواب	الرقم
	﴿ صبر وشكر اور رضا کا بیان ﴾	
۱۰۳	الْصِّدْقُ وَالْإِخْلَاصُ وَالْيَقِينُ ﴿ صدق، اخلاص اور یقین کا بیان ﴾	. ۱۴
۱۰۸	الْحَيَاءُ وَالْغَيْرَةُ ﴿ حياء اور غیرت کا بیان ﴾	. ۱۵
۱۱۳	الْأَخْلَاقُ الْحَسَنَةُ ﴿ اخلاقِ حسنہ کا بیان ﴾	. ۱۶
۱۱۴	الْجُودُ وَالسَّخَاءُ وَالْفَقْرُ ﴿ جود و سخا اور فقر کا بیان ﴾	. ۱۷
۱۱۶	الصَّمْتُ وَقِلَّةُ الْكَلَامِ ﴿ خاموشی اور کم گوئی اختیار کرنے کا بیان ﴾	. ۱۸
۱۱۸	الْأَدَبُ وَالتَّكْرِيمُ ﴿ ادب و تکریم کا بیان ﴾	. ۱۹
۱۲۰	الْأُخُوَّةُ وَالْفُتُوَّةُ	. ۲۰

الصفحة	المحتویات	الرقم
	﴿ اخوت و موڈت کا بیان ﴾	
۱۲۲	الْكِبْرُ وَالْحَسَدُ	. ۲۱
	﴿ تکبر و حسد کا بیان ﴾	
۱۲۵	الْغِيْبَةُ	. ۲۲
	﴿ غیبت کا بیان ﴾	
۱۲۶	الْوَلَايَةُ وَإِثْبَاتُ كَرَامَاتِ الْأَوْلِيَاءِ	. ۲۳
	﴿ ولایت اور کرامات اولیاء کا اثبات ﴾	
۱۳۹	فِرَاسَةُ الْمُؤْمِنِ	. ۲۴
	﴿ فراستِ مؤمن کا بیان ﴾	
۱۴۰	الرُّؤْيَاءُ	. ۲۵
	﴿ خوابوں کا بیان ﴾	
۱۴۳	تَذْكِيرُ الْمَوْتِ	. ۲۶
	﴿ موت کو یاد کرنے کا بیان ﴾	
۱۴۷	مصادر التخریج	✽

## ابتدائیہ

قرآن حکیم میں جہاں بھی فرائضِ نبوت و رسالتِ محمدی ﷺ کا تذکرہ فرمایا گیا وہاں کم و بیش چار فرائض کا ذکر ضرور آیا ہے، مثلاً:

تلاوتِ آیات ❁

ترکیہ نفوس ❁

تعلیمِ کتاب ❁

تعلیمِ حکمت ❁

ارشاد فرمایا گیا:

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ  
وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ۝ (۱)

”اسی طرح ہم نے تمہارے اندر تمہیں میں سے (اپنا) رسول بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں (نفساً و قلباً) پاک صاف کرتا ہے اور تمہیں کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور حکمت و دانائی سکھاتا ہے اور تمہیں وہ (اسرارِ معرفت و حقیقت) سکھاتا ہے جو تم نہ جانتے تھے ۝“

یہ قابلِ غور بات ہے کہ آیت مبارکہ میں بیان شدہ جہات اور فرائض میں سے ہر جہت اور ہر فریضہ ایک طبقہ امت کی نشان دہی کر رہا ہے۔ مثلاً لوگوں کو حق کی تلقین

(۱) البقرة، ۲: ۱۵۱

کرنے والے مبلغین و مصلحین امت تلاوت آیات کے محاذ پر ڈٹے رہے۔ تزکیہ نفوس اور تصفیہ باطن کرنے والے صلحاء اور اصفیاء اپنے طور پر فریضہ رسالت نبھاتے رہے، تعلیم کتاب و حکمت سے بہرہ ور کرنے والے مجتہدین، مفکرین اور حکمائے امت ہر عہد میں اس دور کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے تجدید و احیائے دین کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ تینوں طبقات اپنے اپنے دائروں اپنے اپنے مراتب اور اپنے اپنے ادوار میں دین کی خدمت پر مامور رہے اور آج بھی ہیں۔ لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا کہ ان طبقات میں سے کسی ایک نے دوسرے کے وجود کا انکار کیا ہو یا اپنے علاوہ دوسرے کی نفی کی ہو۔ اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا گیا:

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ. (۱)

”بس اللہ کے بندوں میں سے اس سے وہی ڈرتے ہیں جو (ان حقائق کا بصیرت کے ساتھ) علم رکھنے والے ہیں۔“

یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے خشیت کی لازمی صفت کے ساتھ علماء کا تذکرہ فرمایا ہے۔ معروف اور اکابر صوفیاء کا حال بھی یہی تھا کہ وہ بیک وقت عالم بھی تھے اور زاہد و متقی بھی۔ مذکورہ بالا دونوں آیات میں وارثانِ پیغمبر علماء و عرفاء کی ذمہ داریوں کے دائرے مختلف بتائے گئے ہیں مگر ان میں سے کسی ایک طبقہ دین کو دوسرے پر ترجیح نہیں دی گئی۔ لیکن یہ ایک تلخ تاریخی حقیقت ہے۔ جن کے اسباب و علل پر تحقیق ہو سکتی ہے مگر ہم مختصراً اتنا کہہ سکتے ہیں کہ۔ صدیوں پر محیط، طویل عرصہ سے شعوری یا لاشعوری طور پر امتِ مسلمہ کے دو بڑے اور محترم طبقوں میں پیدا شدہ تقسیم کے تحت دینی علم کے علم بردار علماء ”ائمہ حدیث، ائمہ فقہ اور ائمہ عقائد و کلام“ قرار پا گئے۔ خواہ وہ امام بخاری، امام مسلم اور بقیہ ائمہ صحاح اور دیگر کتب حدیث کے مؤلفین ہوں؛ یا امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام

احمد بن حنبل "سمیت امت کے بڑے بڑے جلیل القدر فقہائے عظام ہوں؛ خواہ وہ ائمہ تفسیر ہوں یا ائمہ عقائد ہوں؛ الغرض وہ علماء جو دینی علوم کے کسی بھی شعبے کے امام اور اہم حوالہ (authority) تھے اور جن کی کتب کے ذریعے دین کا علم ہر طالب علم تک پہنچا اور ہر مکتب اور مدرسہ میں ان کی مرتب کی ہوئی کتب احادیث، فقہ، عقائد، فلسفہ، منطق، صرف و نحو اور بلاغت نصاب کا حصہ بن گئیں۔ انہی کتب کو پڑھ کر لوگ علماء بنتے رہے اور انہی کے ذریعے علمی روایت دنیا تک پہنچی۔ چنانچہ صدیوں سے جاری اس عمل نے لاشعوری اور غیر ارادی طور پر ایک تقسیم پیدا کر دی۔ گویا امت مسلمہ میں علم کے امام اور دین کی مستند شخصیات یہ ائمہ علم تھے جن کی بات کو دین میں حجت اور سند کے طور پر مانا جاتا ہے۔ یوں یہ طبقہ "طبقہ علماء" ٹھہرا جبکہ اس کے ساتھ ساتھ ایک دوسرا طبقہ عرفاء و صلحاء اور صوفیاء کا تھا جو اسی زمانے سے خدمت دین میں پیش پیش ہے۔ اس نے امت مسلمہ کو رشد و ہدایت، علم اور معرفت حق، گمراہیوں سے نجات، تطہیر باطن اور تہذیب اخلاق کا عملی درس دیا۔ قول کی جگہ کردار و عمل سے ایمان اور اسلام کو درجہ احسان تک پہنچایا اور تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب و باطن کے کٹھن فرائض انجام دیے جو سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوری کلیت کے ساتھ جاری ہوئے تھے اور جن کا ذکر اوپر گزر چکا ہے۔

اس تقسیم کے نتیجے میں گویا علماء ایک طرف ہو گئے اور صوفیاء خاشعین دوسری طرف۔ اللہ تعالیٰ نے جوڑا تھا کہ علماء وہی ہیں جو خاشعین ہیں لیکن خشیت، طہارت، ورع اور روحانیت ایک طرف کر دی گئی اور علم ایک طرف کر دیا گیا۔ معرفت، قیام اللیل، سجدہ ریزیاں، رقت اور گریہ و بکاء اور اس کے نتیجے میں طاعات کے جو روحانی نتائج و ثمرات مرتب ہوتے ہیں وہ ایک طرف کر دیے گئے، اور سند، روایت، حجت اور تحقیق دوسری طرف جمع ہو گئیں۔ اوائل وقت سے ہی علم ان اصحاب تصنیف و تالیف کے ساتھ خاص کر دیا گیا جو علماء تھے۔ ان کے ذریعے دین کا "قال" امت تک پہنچا۔ جبکہ اولیاء کرام اور

صوفیاء عظام کا طبقہ الگ کر دیا گیا۔ یہ وہ لوگ تھے جو دین کے ”حال“ کے امین تھے۔ ”حال“ تقاضا کرتا ہے کہ بولا کم جائے، عمل زیادہ کیا جائے، لہذا ”اہل حال“ نے اپنے اوپر سکوت لازم کر دیا جبکہ ”اہل قال“ نے اپنے اوپر روایتِ علم لازم کر دی تو جو روایت کرنے والے تھے اہل روایت نے انہی سے رجوع جاری رکھا۔ اُمت اُن سے ثقاہت کی نسبت سے شناسا ہو گئی اس کے برعکس جنہوں نے غلبہ حال کی وجہ سے کثرتِ روایت کا عمل ترک کر دیا تھا، اخفائے حال کی بناء پر وہ پس پردہ چلے گئے۔ چونکہ انہوں نے زیادہ کتابیں نہیں لکھیں اور جو لکھیں وہ مدارس تک یا اہل علم تک نہیں پہنچی۔ لہذا عام لوگوں نے ان کی پہچان علم کے حوالے سے کرنا چھوڑ دی اور یہ سمجھا کہ یہ اصحاب کشف و کرامات، ریاضات و مجاہدات اور واردات ہیں۔ ساتھ ہی نہ جانے کیوں سمجھا جانے لگا کہ یہ دین کے علم میں حجت نہیں۔ اس بے بنیاد مفروضے کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ لوگ جو حاملینِ علم ٹھہرے، ان کے سامنے جب بھی کسی اللہ کے عارف کی بات کی جائے تو وہ کہتے ہیں: ”ٹھیک ہے بھئی! وہ بزرگ ہیں مگر آپ ائمہ علم کی بات کریں جو حجت ہیں؛ اولیاء و صلحاء تو صاحبانِ کشف و کرامات اور عبادت کرنے والے اہل اللہ تھے۔“ یعنی ہم ہر دور میں برکت تو ان کی مانتے ہیں مگر علم میں ان کی بات حجت نہیں مانتے۔ ان کے فیوضات و کرامات حق ہیں مگر بات اُن کی مانیں گے جو علم میں حجت ہیں۔

صدیوں سے جاری اس خود ساختہ تقسیم کا مزید نتیجہ یہ ہوا کہ بتدریج صوفیاء، عرفاء، اصحابِ ذکر و تصوف - خواہ جتنے بڑے عالم کیوں نہ ہوں، محدث، مفسر اور فقیہ کیوں نہ ہوں - انہیں ”اہل تصوف و روحانیت“ کے زمرے میں ڈال کر علم سے الگ کر دیا گیا؛ بلکہ اس پر کچھ ظاہر بین علماء نے زیادتی یہ کی کہ اپنی اہمیت بڑھانے کے لئے ان بے نفس اور بے ریا لوگوں کو دین سے خارج، بدعتی اور متوازی طرزِ فکر کا حامل قرار دے دیا۔ حالاں کہ حقیقت حال اس سے مختلف تھی۔ یہ عظیم المرتبت لوگ پہلے عالم دین تھے اور بعد میں

صوفی و عارف۔ زہد و ریاضت کا معنی ہرگز یہ نہیں تھا کہ ایسے لوگ علم اور روایتِ علم سے نابلد تھے یا ان کا تعلق حدیث، تفسیر، فقہ یا علم الکلام سے کٹ گیا تھا بلکہ یہی لوگ دراصل دین کے سچے خادم اور رسول اللہ ﷺ کے نائب تھے۔ یہ محدث بھی تھے، مفسر بھی اور فقیہ بھی۔ بلکہ ان کے حلقہ ہائے تربیت میں وقت کے محدثین، مفسرین اور فقہاء حاضر ہوتے اور علم کو نفع بخش بنانے کے لئے ان سے زہد و اخلاص کی تربیت لیتے تھے۔

عجیب اتفاق یہ ہوا کہ صدیوں سے ان ائمہ تصوف پر بطور مفسر، محدث، فقیہ اور مجتہد کام نہ ہوا۔ بطور ولی، قطب، غوث تو وہ معروف و مشہور تھے مگر یہ کہ امت میں ان کا مرتبہ علم کیا تھا؟ تاکہ یہ بات ثابت ہو سکے کہ ان کی علم کے باب میں بھی کہی ہوئی بات اسی طرح حجت ہے جیسے امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام بیہقی اور امام طبرانی رحمہم اللہ وغیرہ کی بات حجت ہے۔ اس غلط فہمی نے تصوف اور ائمہ تصوف کے بارے پورے کا پورا علمی تصور مجروح کر کے رکھ دیا۔ اس اعتبار سے اکابر صوفیائے کرام کی علمی ثقاہت کو متعارف کروانا اہل علم و تحقیق کا فرض تھا لیکن اس میں کوتاہی ہوتی رہی۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ صدیوں سے ایک بڑا ادھار تھا جس سے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہم عہدہ برآ ہو رہے ہیں۔

جلیل القدر ائمہ حدیث کی کتب سے یہ ثابت ہے کہ جو ہستیاں بطور صوفی و ولی معروف و مشہور تھیں انہوں نے ترکِ روایت کر دیا تھا مگر اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ وہ کم علم تھے۔ وہ قلیل الروایت ہونے کے باوجود کثیر العلم تھے۔ غلبہ حال ضرور تھا مگر اس کا معنی یہ نہیں کہ ان کے پاس ”قال“ نہ تھا بلکہ وہ تو ”قال“ کے بھی امام تھے۔ وہ فقیر بھی تھے، محدث بھی تھے اور فقیہ و مجتہد بھی۔ بڑے بڑے اہل اللہ، عرفاء اور صلحاء جنہیں ساری دنیا صرف صوفیاء اور اولیاء کے طور پر جانتی ہے مگر وہ اپنے وقت کے عظیم محدث، مفسر اور فقیہ و مجتہد بھی تھے؛ مثلاً خواجہ اولیس قرنی، حضرت شقیق بلخی، حضرت ابو العباس السیاری، حضرت ابراہیم بن ادھم، حضرت فضیل بن عیاض، حضرت ذوالنون المصری، حضرت شیخ ابو

سعید الخراز، حضرت شیخ بشر بن الحارث الحافی (بغداد کی گلیوں میں ننگے پاؤں پھرنے والا صوفی) رحمہم اللہ کا امام حدیث اور امام فقہ ہونا اور ان کے معاصر اجل ائمہ فقہ و حدیث کا ان کی بارگاہ میں بیٹھ کر زانوے تلمذ طے کرنا تاریخ نے ثابت کر دیا ہے۔ یہ بات بھی یاد رہے کہ وہ اجل ائمہ علم جنہیں دنیا بڑے محدث یا فقیہ کے طور پر جانتی ہے جیسے امام اعظم ابوحنیفہ، امام بخاری، امام مسلم، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام مالک رحمہم اللہ وغیرہ خود بہت بڑے صوفی تھے۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ تصوف بغیر علمی سند کے وجود میں نہیں آیا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ صوفیاء ائمہ علم و حدیث بھی تھے تو کیا امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داؤد اور امام ترمذی کی طرح آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام تک حدیث میں ان کی بھی کوئی متصل مرفوع اسانید ہیں؟ جو ان سے چلیں اور براہ راست آقا علیہ السلام پہ جا کے منج ہوں؟ وہ متصل بھی ہوں اور مرفوع بھی؟ اس سوال کا جواب تلاش کرنے کے لئے تصوف کی امہات الکتب میں سے صوفیاء کرام سے مروی احادیث مبارکہ کو جمع کر کے ہم نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ان اولیاء و صوفیاء نے اپنی سند کے ساتھ متصل اور مرفوعاً آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کی ہے اور اسے ”سلسلہ مرویات صوفیاء“ کے نام سے متعدد کتب میں جمع کیا ہے۔ لہذا اب دنیا کا کوئی شخص ان کے ائمہ علم و حدیث ہونے کا انکار نہیں کر سکتا کیونکہ بہت سارے ائمہ تصوف، ائمہ ولایت اور اکابر اولیاء نے بھی اپنی اپنی کتب میں مرفوع متصل احادیث نبوی سے استفادہ کیا ہے۔

زیر نظر کتاب میں ہم نے امام قشیری کی معروف کتاب الرسالة سے ان کی اپنی مکمل سند کے ساتھ مرفوع متصل احادیث کو جمع کر دیا ہے تاکہ کوئی شخص اسے محض ایک تحقیقی کتاب ہی نہ سمجھے بلکہ ان کی مرویات بھی پوری سند کے ساتھ دنیا کے ہاتھ میں آجائیں اور لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام تک بطریق محدثین یہ ان



کی متصل اسانید ہیں۔ اس طرح ان لوگوں کا یہ مفروضہ باطل ہو جاتا ہے کہ یہ لوگ محدث نہ تھے۔

آج میڈیا پر بعض نام نہاد مفکرین مذاکروں میں جلیل القدر ائمہ حدیث و تصوف کی کتب کو رد کر رہے ہیں۔ کہیں شیخ الاسلام امام ہروی کی منازل السائرین کو رد کیا جاتا ہے، کہیں امام سہروردی کی عوارف المعارف کو، کہیں حضرت ابو طالب مکی کی قوت القلوب پر تنقید کی جاتی ہے، کہیں امام قشیری کے الرسالة پر تنقید کی جاتی ہے، کہیں امام سلمی کی طبقات الصوفیہ موضوع گفتگو ہے، کہیں ابو النصر السراج الطوسی کی کتاب اللمع موضوع بحث ہے تو کہیں شیخ اکبر محی الدین ابن العربی کی الفتوحات المکیہ اور الفصوص الحکم۔ ان بنیادی کتب تصوف کو آج یہ کہہ کر پھینک دیا جاتا ہے کہ یہ صوفیاء کی باتیں ہیں، علم میں یہ کوئی سند نہیں، آپ ائمہ علم کی بات کریں؛ حالاں کہ ان امہات الکتب میں بیان شدہ اعلیٰ و ارفع مضامین اور حقائق اپنی جگہ ہیں لیکن ان میں بیان شدہ روایات و احادیث بھی اسی قدر ثقہ اور مستند ہیں جس قدر محدثین کی کتب میں احادیث مبارکہ کو مستند سمجھا جاتا ہے۔

ایسے لوگوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ کتب محض رطب و یابس پر مشتمل کوئی افسانہ یا من گھڑت قصوں، کہانیوں کی کتابیں نہیں بلکہ یہ وہ عظیم کتب ہیں جن میں تزکیہ نفوس اور تصفیہ قلوب کے لئے ان اکابر ائمہ نے قرآن حکیم کے ساتھ ساتھ آقائے دو جہاں ﷺ کے ارشادات گرامی سے بھر پور رہنمائی حاصل کی ہے اور کثیر تعداد میں مرفوع متصل احادیث کو اپنی اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے۔ حتیٰ کہ یہ کتب جلیل القدر ائمہ حدیث نے خود پڑھیں اور آگے ان کی اجازات دیں۔ ان ائمہ میں ایک نمایاں نام حافظ ابن حجر عسقلانی کا ہے۔ یہ وہ نام ہے کہ عرب و عجم میں شرق تا غرب کوئی عالم دین یا کوئی ماہر علوم حدیث ان کی بات کو رد نہیں کر سکتا۔ ان کی ثقاہت کو ہٹا دیں تو صحیح بخاری کو کوئی نہیں پڑھ سکتا۔

ان کی کتاب فتح الباری شرح صحیح البخاری عرب یونیورسٹیوں میں بطور نصاب شامل ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی کو دنیا سوائے محدث اور شارح بخاری کے کسی اور حوالے سے جانتی ہے نہ پہچانتی ہے مگر حقیقت حال یہ ہے کہ یہ بہت بڑے محدث ہونے کے ساتھ ساتھ ایک جلیل القدر صوفی بھی تھے۔ انہوں نے ۱۰۶ کتابیں صرف وہ پڑھیں جو تصوف سے متعلق ہیں، ان کی متصل اجازات لیں اور ان کی متصل اسانید کو اپنے مثبت میں درج کیا ہے، جو ان کتب کے مؤلف اولیاء اور صوفیاء تک پہنچتی ہیں، مثلاً امام سلمیٰ کی طبقات الصوفیة اور الأربعین، امام ابو القاسم القشیری کی کتاب الرسالة کو انہوں نے سبقاً پڑھا اور اجازت لی اور آگے اجازت دی۔ راقم نے حافظ ابن حجر عسقلانی کے مثبت المعجم المفہرس - جو تجرید اسانید الكتب المشہورة والأجزاء المنثورة کے نام سے بھی معروف ہے - سے ائمہ تصوف اور عرفاء کی ایک سو چھ (۱۰۶) کتب تک کی اسانید اور اجازات کو اپنی الگ کتاب الْمُنتَقَى لِأَسَانِيدِ الْعَسْقَلَانِيِّ إِلَى أَيْمَةِ التَّصَوُّفِ وَالْعِلْمِ الرَّبَّانِيِّ میں افادہ خاص و عام کے جمع کر دیا ہے۔

امید ہے کہ اس سے منکرین تصوف کی دنیا میں ایک قیامت برپا ہو جائے گی کہ وہ امام عسقلانی کو فقط ایک ایسا عظیم محدث سمجھتے تھے جس کا تصوف اور روحانیت سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہوگا مگر وہ تو خود اتنے بڑے صوفی ثابت ہوئے۔ اس ایک مثال سے یہاں ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ امت مسلمہ کی چودہ سو سالہ تاریخ میں ائمہ علم حدیث، تفسیر اور فقہ کے کسی شعبہ کے ائمہ کا ایک چھوٹا سا مکتبہ فکر بھی تصوف اور صوفیاء کا منکر نہیں رہا۔ ہر امام حدیث و فقہ اکابر صوفیاء میں سے کسی نہ کسی کا شاگرد ہے۔ اسی حقیقت کو زیرِ نظر کتاب میں زیر بحث لایا جا رہا ہے۔

﴿الإمام أبو القاسم عبد الكريم

القشيري رضي الله عنه﴾

(٣٧٥-٤٦٥ هـ)

(صاحب الرسالة القشيرية)

## تعارف

امام ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن بن عبد الملک بن طلحہ بن محمد القشیری الشافعی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اُمتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے کبار ائمہ حدیث و تصوف میں ہوتا ہے۔ آپ، تفسیر، فقہ، اُصول، عقیدہ، ادب اور شعر و کتابت کے بھی امام تھے۔

آپ کی پیدائش نیشاپور کے ایک گاؤں استواء میں ماہ ربیع الاول ۳۷۵ھ میں ہوئی۔ آپ کا آبائی تعلق عرب کے ایک قبیلہ قشیر بن کعب سے تھا۔ آپ ابھی بچے ہی تھے کہ آپ کے والد گرامی کا انتقال ہو گیا اور آپ نے یتیمی کی حالت میں پرورش پائی۔ ۱۶ ربیع الثانی ۴۶۵ھ میں بمقام نیشاپور تقریباً ۹۰ سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کو اپنے شیخ ابو علی دقاق کے پہلو میں آپ کو دفن کیا گیا۔<sup>(۱)</sup>

امام ابو القاسم القشیری کا شمار اکابر اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ ان علماء و مشائخ میں سے ہیں جو نہ صرف یہ کہ خود زہد و ورع، تقویٰ و طہارت اور تزکیہ و تصفیہ کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے بلکہ انہوں نے مخلوق خدا کی رہنمائی کے لئے سلوک و تصوف پر باقاعدہ کتب بھی لکھیں۔

## آپ کے شیوخ

امام قشیری نے اپنے وقت کے کبار ائمہ حدیث سے اکتسابِ فیض کیا۔ امام ابو بکر بیہقی (صاحب السنن) آپ کے ہم جماعت تھے اور ان کے ساتھ درس حدیث اور

(۱) ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۱۸: ۲۲۷، ۲۲۸

شیوخ سے احادیث کی روایت حاصل کرنے میں شامل ہوتے تھے۔ آپ کے شیوخ درج ذیل ہیں:

۱. الإمام أبو نعيم عبد الملك بن الحسن الإسفراييني (م ۴۰۰ھ)  
آپ نے حدیث کے معروف امام، امام ابو عوانہ سے اکتساب فیض کیا ہے۔
۲. الإمام أبو علي الحسن بن علي الدقاق (م ۴۰۵ھ)  
آپ نے ابو القاسم ابراہیم بن محمد نصر آبادی نیشاپوری سے علم حدیث حاصل کیا جو امام ابو بکر شبلی، امام ابو علی روزباری اور امام مرتعش کے تلامذہ میں سے تھے۔ آپ حدیث میں ثقہ تھے جیسا کہ تاریخ بغداد، شذرات الذهب، سیر أعلام النبلاء، اللباب، طبقات الشعراني اور النجوم الزاهرة میں بیان کیا گیا ہے۔
۳. الإمام أبو بكر محمد بن الحسن بن فورک الأصبهاني (م ۴۰۶ھ)  
آپ تقریباً ایک سو کتب کے مصنف تھے۔ امام ذہبی نے لکھا ہے کہ ان کا مزار حیرہ (نیشاپور) میں مستجاب الدعوات ہے۔<sup>(۱)</sup> ان سے امام بیہقی نے السنن الكبرى میں بہت سی احادیث نقل کی ہیں۔
۴. الإمام أبو سعد عبد الملك بن أبي عثمان محمد بن إبراهيم الخركوشي النيسابوري (م ۴۰۷ھ) (صاحب شرف المصطفى ﷺ)  
آپ کا شمار امام قشیری کے مشہور ترین شیوخ میں ہوتا ہے۔ آپ نے مکہ مکرمہ، بغداد اور دمشق کا سفر کیا۔ بڑے بڑے ائمہ کرام سے اکتساب فیض کیا، آپ نے خطابت اور تصنیف و تالیف میں بڑا نام پیدا کیا۔ امام حاکم (جو عمر میں آپ سے بڑے تھے)، حسن بن محمد الخلال، ابو القاسم التتوخی اور ابو بکر لیہقی بھی آپ کے شاگردوں میں تھے۔ آپ

(۱) ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۱۷: ۲۱۵

اپنے وقت کے بہت بڑے عالم، زاہد اور نہایت صالح شخص تھے۔<sup>(۱)</sup>

۵. الإمام عبد الله بن يوسف بن أحمد الأصبهاني (م ۴۰۹ھ)

یہ ثقہ محدثین میں سے تھے۔ امام بیہقی نے ان سے کثرت سے روایات لی ہیں۔ اس کو علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں بیان کیا ہے۔ اسی طرح شذرات الذهب اور العبر وغیرہ کتب اسماء الرجال میں آپ کے تفصیلی احوال بیان کیے گئے ہیں۔<sup>(۲)</sup>

۶. الإمام أبو عبد الرحمن محمد بن الحسين السلمي (م ۴۱۲ھ)

یہ اپنے وقت کے جلیل القدر امام تھے، آپ حافظ حدیث، ثقہ، اور عظیم المرتبت ہستی تھے۔ ان سے امام بیہقی اور کبار محدثین نے روایت کیا ہے۔

۷. الإمام أبو سعد أحمد بن أحمد الماليني الهروي (م ۴۱۲ھ)

ان سے امام بیہقی نے السنن الكبرى میں ۳۴۸ احادیث روایت کی ہیں۔ امام حافظ ابوبکر بن احمد بن علی خطیب بغدادی نے بغداد میں منصور مسجد کے پاس رباط الصوفیة میں ان سے سماع کیا اور اپنی کتاب تاریخ بغداد میں ۵۴ مقامات پر ان سے روایت کیا ہے۔

۸. الإمام أبو الحسن علی بن أحمد بن عبدان الأهوازي الشيرازي (م

۴۱۵ھ)

یہ بہت بڑے محدث، صدوق، مشہور اور ثقہ تھے۔ یہ امام بیہقی اور ان جیسے دیگر محدثین کے کبار شیوخ میں سے ہیں۔

(۱) ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۱۳: ۱۵۸، ۱۵۹

(۲) ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۱۷: ۲۳۹

۹. الإمام أحمد بن الحسن بن أحمد بن محمد الحرشي الحيري  
النيسابوري (م ۴۲۱ھ)

ان سے امام حاکم نیشاپوری "صاحب المستدرک"، امام ابو محمد الجوينی اور خطیب بغدادی و دیگر محدثین نے روایت کیا ہے۔

۱۰. الإمام حمزة بن يوسف السهمي الجرجاني (م ۴۲۷/۴۲۸ھ)

آپ صحابی رسول حضرت ہشام بن العاص بن وائل ؓ کی اولاد میں سے تھے۔ آپ نے اپنے وقت کے کبار ائمہ سے اکتسابِ فیض کیا۔ امام قشیری کے علاوہ امام بیہقی کا شمار بھی آپ کے تلامذہ میں ہوتا ہے۔

۱۱. الإمام أبو منصور عبد القاهر بن طاهر التيمي البغدادي (م ۴۲۹ھ)

آپ جامع العلوم والفنون اور عظیم محدث تھے۔<sup>(۱)</sup>

۱۲. الإمام أبو الحسين محمد بن الحسين القطان البغدادي

ان سے امام بیہقی، خطیب بغدادی، ہبۃ اللہ لاکائی اور ان جیسے دیگر کبار محدثین نے روایت کیا ہے۔

۱۳. الإمام الحافظ أحمد بن محمد بن إبراهيم المهرجاني الأصبهاني

یہ حافظ حدیث اور صاحبِ ثبوت تھے ان سے امام بیہقی، خطیب بغدادی، سعید بقال اور دیگر جلیل القدر ائمہ نے روایت کیا ہے۔

۱۴. الإمام الحافظ أبو الحسين عبد الغافر بن محمد عبد الغافر الفارسي

النيسابوري (م ۴۴۸ھ)

(۱) سبکی، طبقات الشافعية الكبرى، ۵: ۸۶

یہ بات ذہن نشین رہے کہ امام قشیری کے اجل اور عظیم المرتبت شیوخ میں سے امام ابوالحسین عبد الغافر بن محمد بن عبد الغافر فارسی نیشاپوری ہیں۔ انہوں نے امام الجلودی سے سماع کیا جو کہ شرق تا غرب صحیح مسلم کے ثقہ، مشہور اور معتمد ترین راوی ہیں۔ ان کی ثقاہت اور جلالت علمی کے حوالے سے امام نووی نے ”مقدمہ شرح صحیح مسلم“ میں بیان کیا کہ انہوں نے ۳۶۵ھ میں امام الجلودی سے صحیح مسلم کا سماع کیا اور امام حاکم نے فرمایا کہ امام الجلودی کی وفات کے بعد ”صحیح مسلم“ کا سماع ختم ہو گیا ہے، ان کے بعد جو بھی امام ابراہیم بن محمد بن سفیان سے روایت کرتے ہیں وہ ثقہ نہیں ہیں۔ رہی بات ابراہیم بن محمد بن سفیان کے شیخ کی تو وہ خود امام مسلم ہیں۔

۱۵. الإمام أبو اسحاق إبراهيم بن محمد بن إبراهيم الأصولي الإسفراييني  
(م ۴۱۸ھ)

۱۶. الإمام أبو حاتم سهل بن محمد بن عثمان الجشمي البصري  
السجستاني

۱۷. الإمام أبو الحسن عبد الرحمن بن إبراهيم بن محمد بن يحيى  
المزكي (م ۳۹۷ھ)

۱۸. الإمام أبو بكر محمد بن أحمد بن عبدوس الحيري العدل المزكي  
(م ۳۹۶ھ)

۱۹. الإمام أبو سعيد محمد بن إبراهيم الإسماعيلي

۲۰. الإمام أبو عبد الله محمد بن عبد الله بن باكويه الشيرازي (م ۴۲۸ھ)

۲۱. الإمام أبو القاسم الصيرفي النيسابوري (م ۴۲۱ھ)

۲۲. الإمام أبو العباس القصار الطبري



۲۳. الإمام أحمد الأسود الدينوري
۲۴. الإمام أبو سهل الخشاب الكبير
۲۵. الإمام منصور بن خلف المغربي (م ۴۶۲ھ)
۲۶. الإمام أبو طاهر المغربي الخوزندی
۲۷. الإمام أبو الحسين أحمد بن محمد الخفاف صاحب أبي العباس  
الثَّقَفِي (م ۳۹۵ھ) (۱)

### آپ کے تلامذہ

- ۱-۵. امام قشیری کے تلامذہ میں سے آپ کے صاحبزادگان امام عبد اللہ، امام عبد الواحد، امام ابو نصر عبد الرحیم اور امام عبد المنعم بھی شامل ہیں۔ آپ کے پوتے امام ابو الاسعد ہبۃ الرحمن نے بھی آپ سے روایت کیا ہے۔
۶. فقیہ حرم امام ابو عبد اللہ محمد بن الفضل الفراوی نیشاپوری (م ۵۳۰ھ) نے بھی آپ سے روایت کیا ہے۔ یہ ابو منصور بن عبد المنعم الفراوی نیشاپوری کے دادا ہیں اور امام منصور بن عبد المنعم الفراوی، امام نووی کے دادا استاد ہیں۔
- اس سے معلوم ہوا کہ امام نووی اور امام قشیری کے درمیان تین واسطے ہیں اور امام قشیری اور امام مسلم کے درمیان بھی تین واسطے ہیں۔ پس امام الفراوی (امام ابو القاسم القشیری کے شاگرد) صحیح مسلم کی روایت میں منفرد ہیں۔
۷. امام نووی نے فرمایا کہ حافظ ابن عساکر ان کے مشہور شاگردوں میں سے ہیں

(۱) ۱۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۱۲: ۵۰۶، ۵۰۷

۲۔ تاج الدین السبکی، طبقات الشافعية الكبرى، ۵: ۱۵۳

اور امام ابن عساکر نے فرمایا: حصول علم کے لئے میں نے دوسرا سفر امام محمد الفراءوی (شاگرد امام قشیری) کی طرف کیا کیونکہ علو اسناد، وفور علم، صحت اعتقاد، حسن خلق، اور طلبہ پر نظرِ شفقت میں اُس وقت اُن کا کوئی ثانی نہ تھا۔ میں ایک سال تک اُن کی صحبت میں رہا اور میں نے اُن کی سنی ہوئی مرویات سے بہت سے فوائد حاصل کیے اور میں اُن کے مرض وصال میں بھی اُنہیں احادیث سناتا تھا اور وہ سماعت فرماتے تھے۔<sup>(۱)</sup>

امام حافظ ابو عمرو بن صلاح شہرزوری، ”صاحب مقدمہ ابن الصلاح“ فرماتے ہیں کہ امام محمد الفراءوی کی علم المذہب میں ایک کتاب تھی، جس سے میں نے بعض ایسے فوائد کا انتخاب کیا کہ جنہیں میں نے عجیب و غریب پایا۔ امام نووی نے بھی اسے مقدمہ میں نقل کیا ہے۔ آپ سے ائمہ اور حفاظ نے سماع کیا اور مختلف ممالک سے طلبہ آپ کی طرف کشاں کشاں آئے اور آپ سے روایت دور و نزدیک کے بلاد میں پھیل گئی، یہاں تک کہ لوگوں نے آپ کے بارے میں کہا: فراءوی کے ہزار راوی ہیں۔ پس وہ راوی جنہوں نے صحیح مسلم کو مولف تک متصل سند کے ساتھ روایت کیا ہے، قریب تھا کہ روایت تمام ممالک اور ازمناہ میں انہی تک محدود ہو جائے، یہاں تک کہ متاخرین سے بھی ہر راوی جس نے امام مسلم کی ”جامع الصحیح“ کو روایت کیا ہے کا شمار بھی انہی میں ہوتا ہے۔

۸. الإمام عبد الوہاب بن شاہ الشاذلیاخی (م ۴۳۵ھ)

یہ امام قشیری کے مشہور شاگرد ہیں۔ ان سے امام سمعانی، امام ابن عساکر، منصور فراءوی اور دیگر اجل محدثین نے حدیث روایت کی ہے۔

۹. الإمام وجیہ الشحامی (م ۵۴۱ھ)

امام قشیری کے اس عظیم شاگرد کا شمار بھی اپنے وقت کے اجل ائمہ کرام میں ہوتا

ہے۔ بڑے بڑے اجل علماء نے آپ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا۔ جیسے امام ابن عساکر، امام سمعانی، منصور الفراوی وغیرہ۔ علاوہ ازیں ان کا شمار اپنے وقت کے چوٹی کے اصفیاء، اتقیاء اور اہل خیر ہستیوں میں ہوتا ہے۔<sup>(۱)</sup>

۱۰. الإمام أبو محمد عبد الجبار بن محمد بن أحمد الخوارى البيهقي (م ۵۳۶ھ)

یہ بھی امام قشیری کے مشہور شاگرد ہیں ان سے امام ابو القاسم ابن عساکر الدمشقی، امام ابو الحسن المرادی، امام سمعانی، منصور بن عبد المنعم الفراوی، حافظ احمد بن محمد الشوکانی اور دیگر محدثین نے حدیث روایت کی ہے۔<sup>(۲)</sup>

۱۱. الإمام زاهر الشحامی (م ۵۳۳ھ)

۱۲. الإمام عبد الرحمن بن عبد الله البَحِيرِي (م ۵۴۰ھ)

۱۳. الإمام القاضي أبو عبد الله الحسين بن أحمد بن علي ابن فُطَيْمَة الخسرو جردى الشافعي (۵۳۶ھ)<sup>(۳)</sup>

### امام قشیری کے جید رفقاء و مصاحبین

بہت سے اجل ائمہ حدیث و تصوف امام قشیری کے رفقاء و مصاحبین میں شامل ہیں، جن میں دو مشہور نام یہ ہیں:

۱. الإمام أبو بكر أحمد بن الحسين البيهقي (صاحب السنن الكبرى

(۱) ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۱۴: ۵۶۹، ۵۷۰

(۲) ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۱۴: ۵۴۵

(۳) ۱۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۱۴: ۵۳۹

۲۔ تاج الدین السبکی، طبقات الشافعية الكبرى، ۵: ۱۵۴

(و شعب الإيمان)

٢. الإمام أبو محمد عبد الله بن يوسف الجويني

### امام قشيري کے بارے میں ائمہ کرام کی آراء

١. امام عبد الغافر، امام قشیری کے متعلق فرماتے ہیں: امام قشیری اپنے زمانے کے امام مطلق، فقیہ، متکلم، اصولی، مفسر، ادیب، نحوی، کاتب، شاعر اور سردار تھے۔ مخلوق میں اللہ تعالیٰ کا راز تھے، مدار حقیقت، عین سعادت و قطب سیادت تھے۔ انہوں نے شریعت اور حقیقت کو جمع کیا۔ آپ تصوف میں اشاعرہ اور فقہ میں مذہب شافعی کے بہت بڑے عالم تھے۔<sup>(۱)</sup>

٢. قاضی ابن خلیکان نے فرمایا: امام ابو القاسم فقہ، تفسیر، حدیث، اصول، ادب، شعر اور کتابت کی علامت تھے۔ انہوں نے ”التفسیر الکبیر“ لکھی جو کہ تمام تفاسیر میں سے بہترین تفسیر ہے۔ اسی طرح انہوں نے صوفیاء کے احوال پر ”الرسالة“ کے نام سے بھی کتاب تحریر کی (جو کتب تصوف میں بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے)۔ انہوں نے امام ابو محمد الجوینی اور حافظ ابو بکر لبیہتی کی معیت میں حج کی سعادت حاصل کی اور بغداد اور حجاز میں حدیث کا سماع کیا۔<sup>(۲)</sup>

٣. امام ابو بکر خطیب بغدادی نے بیان کیا ہے کہ آپ ہمارے پاس ۴۴۸ھ میں تشریف لائے اور بغداد میں احادیث مبارکہ کا درس دیا۔ ہم نے آپ سے احادیث

(۱) ۱- تقی الدین أبو إسحاق الصیرفینی، المنتخب من کتاب السیاق

لتاریخ نیسابور: ۳۶۵

۲- یافعی، مرآة الجنان، ۳: ۹۲

(۲) ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۱۸: ۲۲۸

لکھیں۔ آپ ثقہ تھے اور خوبصورت وعظ فرماتے تھے، نیز مذہب اشاعرہ کے اصول اور مذہب شافعی کے فروع کے عالم تھے۔<sup>(۱)</sup>

۴. امام ذہبیؒ نے آپ کے متعلق فرمایا: آپ بہت بڑے امام، زاہد، جلیل القدر صوفی، مفسر اور بہت بڑی جماعت کے استاد اور صوفیاء کے امام تھے۔<sup>(۲)</sup>

## آپؒ کی تصانیف

امام قشیریؒ نے بہت سی کتب تصنیف فرمائیں۔ ان میں سے چند مشہور کتب یہ ہیں:

۱. الرسالة القشيرية في علم التصوف  
(اسے انہوں نے ۴۳۸ھ/۱۰۴۶ء میں تالیف فرمایا۔)
۲. لطائف الإشارات (تفسير القرآن)  
یہ قرآن حکیم کی منتخب آیات کی صوفیانہ تفسیر ہے۔ جس کو امام قشیریؒ نے حقائق و معارف کے طریق پر لکھا ہے۔ اس کا اسلوب امام سلمیؒ کی تفسیر کے اسلوب کے قریب ترین ہے۔
۳. الفتوى (اسے امام سبکیؒ نے الطبقات میں بیان کیا ہے۔)
۴. حياة الأرواح والدليل إلى طريق الصلاح
۵. المعراج
۶. شكايه أهل السنة بحكاية ما نالهم من المحنة  
امام سبکی نے الطبقات الشافعيہ میں اس کا ذکر کیا ہے۔

(۱) خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۱: ۸۳

(۲) ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۱۸: ۲۲۷

٧. الفصول في الأصول

٨. اللّمع في الاعتقاد

٩. التوحيد النبوي

١٠. التيسير في علم التفسير

یہ التفسیر الکبیر کے نام سے معروف ہے۔ امام قشیری کی یہ پہلی تالیف تھی جو انہوں نے ۴۱۰ھ/۱۰۱۹ء میں مکمل کی۔ علامہ ابن خلکان اور امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ یہ تفاسیر میں بہترین اور واضح ترین تفسیر ہے۔

١١. ترتيب السلوك في طريق الله تعالى

١٢. التحبير في التذكير

١٣. القصيدة الصوفية

١٤. الأربعون في الحديث

اس میں امام قشیری نے اپنے شیخ ابو علی الدقاق سے چالیس متصل احادیث سند کے ساتھ درج کی ہیں۔

١٥. شرح الأسماء الحسنى

١٦. أحكام الشرع

١٧. آداب الصوفية

١٨. استفاضة المرادات

١٩. بلغة المقاصد في التصوف

٢٠. الجواهر

٢١. ديوان الشعر

۲۲. الذکر والذاکر
۲۳. سیرة المشایخ
۲۴. عیون الأجوبة فی أصول الأسئلة
۲۵. مجالس ابي علي الحسن الدقاق
۲۶. المناجاة
۲۷. منشور الخطاب فی شهود الألباب
۲۸. ناسخ الحدیث و منسوخه
۲۹. نحو القلوب الصغیر
۳۰. نحو القلوب الکبیر
۳۱. نکت اولی النهی

الإمام ابن حجر عسقلانی، القاضی زکریا بن محمد الانصاری،  
 الإمام محمد بن اسماعیل الانماطی، الإمام ابن عساکر، الإمام محمد  
 الفراوی، شیخ اکبر محی الدین ابن العربی، الإمام جلال الدین السیوطی،  
 الإمام قطب الدین القسطلانی، الإمام الشعرانی، شاه ولی اللہ محدث دہلوی،  
 شیخ عبد الحق محدث دہلوی سمیت کئی ائمہ حدیث اور اجل علماء اسلام نے آپؑ  
 کی اور دیگر ائمہ تصوف کی کئی کتب کو سبقاً پڑھا، سبجا، سماعاً اور قراءتاً شیوخ سے ان کی  
 اجازت لی اور اپنی اسانید کے ساتھ اپنے اثبات میں ان کا ذکر کیا اور اپنے تلامذہ کو ان  
 کی اجازات عطا کیں۔ جن سے ان کتب کی ثقاہت اور ان ائمہ تصوف کی جلالت علمی کا  
 پتہ چلتا ہے۔

امام قشیریؒ کی الرسالة القشیریة کی اجازت کے بارے میں حافظ ابن حجر  
 عسقلانیؒ فرماتے ہیں:

”ہمیں ابو معالی عبد اللہ بن عمر بن علی الازہری نے براہ راست اجازت دی، انہوں نے اس کی اجازت البدر محمد بن احمد بن خالد الفارقی سے سماعت کرتے ہوئے لی، (وہ فرماتے ہیں:) ہمیں محمد بن مرتضیٰ بن عقیف نے پوری کتاب کی سماعاً اجازت دی اور محمد بن اسماعیل بن انماطی نے کتاب کے آغاز سے ”باب الورع“ تک سماعاً اور باقی کتاب کی اجازتاً زینب بنت عبد الرحمن الشریہ کی اجازت کے ساتھ، اور ان دونوں نے ابو الفتوح عبد الوہاب الشاذلیٰ سے سماع کے ساتھ اور انہوں نے امام ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن القشیری نیساپوری سے براہ راست سماع کر کے اجازت لی۔“ (۱)

### الرسالة القشيرية کا مختصر تعارف

امام قشیریؒ نے مختلف علوم و فنون پر ۳۰ سے زائد علمی یادگاریں چھوڑیں ہیں۔ ان کا پسندیدہ موضوع تصوف تھا۔ علم تصوف پر ان کی کتاب الرسالة القشيرية اس فن کی بہترین اور مقبول ترین کتاب ہے۔ یہ کتاب اپنے مشتملات کے اعتبار سے نہایت اہم ہے۔

- (۱) ابن حجر العسقلانی، المعجم المفہرس: ۱۸۵، الرقم: ۷۶۰
- ☆ امام قشیریؒ کے مزید حالات زندگی جاننے کے لئے دیکھیں: سیر أعلام النبلاء، ۱۸: ۲۲۷، وتاریخ بغداد، ۱۱: ۸۳، والمنتظم، ۱۶: ۱۴۸، وطبقات الشافعية للسبكي، ۵: ۱۵۳، وطبقات الإسني، ۲: ۳۱۳، وطبقات الأولياء: ۲۵۷، وطبقات ابن قاضي شہبة، ۱: ۲۷۳، ووفيات الأعيان، ۳: ۲۰۵، والأنساب، ۴: ۵۰۳، وتاريخ الإسلام حوادث: ۴۶۱-۴۷۰ والصفحة: ۱۷۰، والنجوم الزاهرة، ۵: ۹۱، وإنباه الرواة، ۲: ۱۹۳، وطبقات المفسرين للداودي، ۱: ۲۳۸، والبدایة والنهاية، ۱۲: ۱۰۷، ودمية القصر، ۲: ۹۹۳، والشذرات، ۴: ۶، والتدوين في أخبار قزوين، ۳: ۲۷۳۔



فنی اعتبار سے اس کا شمار تصوف کی اہم ابتدائی کتب میں ہوتا ہے جن میں حضرت علی ہجویری کی کشف المحجوب، امام سلمی کی الطبقات الصوفیة، امام ابو طالب مکی کی قوت القلوب، امام کلابازی کی التعرف، امام ہروی کی منازل السائرین، امام ابو نعیم کی حلیۃ الاولیاء اور امام غزالی کی إحياء علوم الدین جیسی کتابیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

کتاب کا پورا نام الرسالة القشيرية في علم التصوف ہے۔ متاخرین نے اکثر صرف الرسالة کے نام سے ذکر کیا ہے۔ سال تصنیف ۴۳۷ھ ہے جس کی تصریح امام قشیری نے خود دیباچہ میں کی ہے۔ صدیوں سے یہ کتاب ارباب تصوف کے لیے بہترین مرشد کا کام دیتی چلی آئی ہے۔ امام قشیری کے نزدیک تصوف کی حقیقت کیا ہے، اس کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ الرسالة القشيرية کے مضامین و مطالب کا تجزیہ کیا جائے۔ یہ کتاب علم تصوف کے ان تمام مضامین و مباحث کی جامع ہے، جو پانچویں صدی ہجری کے نصف آخر تک ظہور پذیر ہو چکے تھے۔ یہ کتاب اپنے مواد اور تصور کے اعتبار سے منفرد ہے۔ آغاز میں امام قشیری نے اس کتاب کے اغراض و مقاصد لکھے ہیں۔ جس میں اہم مقصد یہ ہے کہ تصوف کو بدعات اور خرافات سے پاک کر کے اس کو صحیح صورت میں پیش کیا جائے۔ چنانچہ سبب تالیف بیان کرتے ہوئے امام قشیری رقمطراز ہیں:

إعلموا، رحمکم اللہ، أن المحققین من هذه الطائفة إنقرض  
اکثرهم، ولم یبق فی زماننا هذا من هذه الطائفة إلا أثرهم، .....  
حصلت الفترة فی هذه الطريقة، لابل إندرست الطريقة بالحقیقة  
مضى الشيوخ الذين كانوا بهم إهداء، وقل الشباب الذين كان  
لهم بسیرتهم وسنتهم إقتداء، وزال الورع وطوی بساطه، واشتد  
الطمع وقوی رباطه. وارتحل عن القلوب حرمة الشریعة، فعدوا  
قلة المبالاة بالدين أوثق ذریعة ورفضوا التمييز بين الحلال

والحرام. ودانو ابترک الاحترام، وطرح الاحتشام، واستخفوا  
باداء العباداة واستهانوا بالصوم والصلوة، وركضو في ميدان  
الغفلات وركنوا الى اتباع الشهوات وقلة المبالاة تبعاطى  
المحظورات، والارنفاق بما يأخذونه من السوقة، والنسوان،  
وأصحاب السلطان، فعلفت هذه الرسالة إليكم أكرمكم الله. (١)

”اس طبقہ کے جو محققین تھے ان میں سے اکثر اٹھ گئے۔ اور ہمارے زمانہ میں  
ان لوگوں کی بس یاد ہی باقی رہ گئی۔ اصل طریقہ گویا مفقود ہو ہی ہو گیا ہے۔ اور  
حقیقت کے میدان میں سناٹا چھا گیا ہے۔ وہ شیوخ رخصت ہو گئے جو راہ  
دکھلاتے تھے اور وہ جوان بھی باقی نہ رہے جن کی سیرت اختیار کی جائے۔ زہد و  
تقویٰ کی بساط ہی الٹ گئی اور حرص و طمع کا دور دورہ آ گیا۔ شریعت کا احترام  
تک دلوں سے مٹ گیا۔ اور دین کی طرف سے بے پروائی اور آسان ہو گئی،  
احکام کی عظمت نہ رہی اور عبادات کی ادائیگی میں سستی برتی جانے لگی، صوم  
صلاة کی بے وقعتی دلوں میں سما گئی، لوگ غفلت کے میدان میں کود پڑے اور  
خواہشات کی اتباع کے درپے ہو گئے اور ممنوعات دین اختیار کرنے میں احتیاط  
کا دامن تنگ ہو گیا۔ عوام، خواتین اور شاہی لوگوں سے انتفاع بڑھ گیا۔ ان  
حالات میں نے یہ رسالہ آپ لوگوں کی خدمت میں لکھنے کا ارادہ کیا۔“

امام قشیری وجہ تصنیف بیان کرنے کے بعد کتاب کے مندرجات کا ذکر کرتے  
ہوئے لکھتے ہیں:

ذکرت فیہا بعض سیر شیوخ هذه الطريقة في آدابهم وأخلاقهم  
ومعاملاتهم وعقائدهم بقلوبهم وما أشار وإليه من مواجيدهم

و كيفية ترفيقهم من بدايتهم إلى نهايتهم لتكون المويدي هذه  
الطريقة قوة ومنكم لي بتصحيحها شهادة. (۱)

”اس میں نے شیوخ طریقت کی سیرتوں کا ذکر کیا ہے۔ جن سے ان کے  
آداب و اخلاق، معاملات و عقائد پر روشنی پڑے گی۔ اور ان کے وجد و حال  
اور ان کی ابتداء تا انتہاء کیفیات ترقی کی جانب اشارے ہیں۔ تاکہ ان کے  
مطالعہ سے طریقت کے طالبین و سالکین کو قوت حاصل ہو اور میرے لئے آپ  
کی طرف سے اس کی تصحیح کی سند ہو۔“

امام قشیریؒ کے نزدیک تصوف کی بنیاد توحید پر قائم ہے۔ اس لئے انہوں نے  
کتاب کے آغاز میں زیادہ زور توحید پر دیا ہے۔ اہمیت توحید کو اجاگر کرنے کے لئے امام  
قشیریؒ نے صوفیاء کرام کے نزدیک توحید کے معانی و مطالب بیان کئے ہیں اور بہت سے  
صوفیاء کے اقوال پیش کئے ہیں۔

اس کے بعد ایک مکمل باب ہے جس میں تراوی (۸۳) اکابر صوفیاء کرام کا  
تذکرہ ہے جس کا آغاز حضرت ابراہیم بن ادہمؒ (م ۱۶۱ھ / ۷۷۷ء) اور اختتام حضرت احمد  
بن روزباری (م ۳۶۹ھ / ۹۷۹ء) پر ہوا ہے۔ اس باب میں انہوں نے مشائخ کے حالات  
اور اقوال کو منفرد انداز میں بیان کیا ہے۔ اس اہم کتاب میں جن بزرگوں کا تذکرہ ہے۔  
ان میں سے ہر ایک کا شمار ملک اور زمانہ کے کامل اور مسلم اولیاء اللہ میں ہوتا ہے مثلاً  
حضرت ابراہیم ادہمؒ، حضرت فضیل عیاضؒ، حضرت ذوالنون مصریؒ، حضرت معروف کرخیؒ،  
حضرت سہل تستریؒ، حضرت سری سقطیؒ، حضرت با یزید بسطامیؒ، حضرت یحییٰ بن معاذ  
الرازیؒ، حضرت شقیق بلخیؒ، حضرت جنید بغدادیؒ وغیرہم کے اقوال اور اعمال دونوں سے یہ  
واضح کیا ہے کہ ان کی نظر میں اتباع شریعت کی کتنی اہمیت تھی۔

اسی طرح ایک باب قائم کر کے اس میں تصوف کی اصطلاحات بالخصوص احوال اور وہ مسائل جو نفس، قلب اور روح سے متعلق ہیں، کی تشریح و توضیح کی ہے۔

اس کے بعد مسلسل کئی ابواب ہیں جن میں ان مقامات و درجات سلوک کا ذکر ہے جن کے ذریعے وہ سلوک و تصوف کی منازل طے کرتا ہے۔ ان ابواب کی ابتدا توبہ کے بیان سے کی ہے۔ اس کے بعد احوال، مقامات و مسائل تصوف سے متعلق جتنے اہم عنوانات ہو سکتے ہیں۔ سب پر الگ الگ ایک باب باندھا ہے اور اس پر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور اقوالِ اسلاف کی روشنی میں گفتگو کی ہے۔ ان ابواب کی تعداد تقریباً پچاس ہے۔ چند عنوانات ملاحظہ ہوں:

باب التوبة. باب المجاهدة. باب التقوى. باب الورع. باب الزهد. باب الحزن. باب الجوع وترك الشهوة. باب مخالفة النفس وذكر عيوبها. باب الحسد. باب القناعة. باب الذكر. باب الجود والسخا. باب الغيرة. باب الصحبة. باب السماع.

یہ تمام باب، اختصار کے باوجود جامعیت کا وصف رکھتے ہیں۔ امام قشیری کے نزدیک سلوک کا اصل ماخذ قرآن مجید ہے بطور دلیل وہ باب کا آغاز آیت کریمہ سے کرتے ہیں۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ امام قشیری کو قرآن مجید سے استنباط نکات میں ملکہ حاصل تھا۔ آیات قرآنی کے بعد اگلا درجہ احادیث نبوی کو دیا ہے۔ لہذا اگر کسی باب سے متعلق کوئی صریح و واضح آیت قرآنی نہ مل سکی۔ اسے حدیث سے شروع کیا ہے اور یوں عملاً بھی یہ ثابت کر دیا کہ تصوف اسلامی کے ماخذوں میں قرآن مجید کے بعد دوسرا درجہ حدیث رسول ﷺ کا ہے۔

اس کے بعد ایک باب کرامات اولیاء کے عنوان سے ہے، جس میں ولی کا معنی و مفہوم، کرامت کے امکان و وقوع اور شرائط وقوع پر بحث کی ہے۔

پھر ایک مستقل باب آدابِ صوفیاء پر مشتمل ہے، اس میں راہِ طریقت کی آفتوں سے آگاہ کیا گیا ہے اور ان سے بچنے کے طریقے بتلائے گئے ہیں۔

آخر میں امام قشیریؒ نے راہِ سلوک پر چلنے والوں کو اہم نصح کئے ہیں۔ امام قشیریؒ کا طرزِ بیان اگرچہ علمی ہے، لیکن لطفِ زبان اور حسنِ بیان کو بھی انہوں نے برقرار رکھا ہے۔ اس باب کو کتاب کا خلاصہ یا نچوڑ اور مکتبِ تصوف کا دستور العمل کہا جاسکتا ہے۔ اُن کا اُسلوبِ بیان دل نشین اور منفرد ہے:

سب سے پہلے وہ زیرِ بحث مسئلہ کے اثبات کے لیے قرآن مجید سے استدلال کرتے ہیں۔ اس کے بعد مستند راویوں کے واسطے سے احادیث و اقوال نقل کرتے ہیں۔

امام قشیریؒ کا شمار راسخ العقیدہ اکابرِ صوفیاء میں ہوتا ہے لہذا انہوں نے اس کتاب میں باطل اور ملحدانہ نظریات کا سختی سے رد کیا ہے۔

امام قشیریؒ نے تصوف کے قواعد کی بنیاد توحید کے صحیح اصولوں پر رکھی ہے اور اپنے عقائد کو بدعتوں سے محفوظ رکھا ہے۔ ان قواعد کی پیروی کی ہے جن پر انہوں نے سلفِ صالحین اور اہل سنت کو پایا۔

امام قشیریؒ نے شرعی تصوف اور ملحدانہ تصوف کے درمیان واضح فرق کیا ہے۔ الرسالة القشيرية کی ایک انفرادی خصوصیت یہ ہے کہ امام قشیریؒ نے محدثین کے طرز پر مکمل سند کے ساتھ احادیثِ نبوی ﷺ کو بیان کیا ہے۔ ان میں کئی مرفوع متصل روایات بھی ہیں۔ زیرِ نظر کتاب میں ان کی کتاب سے ایسی ہی چھہتر (۷۶) احادیثِ مبارکہ کو دیگر کتبِ احادیث سے تخریج کر کے مع سند دیا جا رہا ہے تاکہ معلوم ہو کہ صوفیاء کرام روحانیت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کے ساتھ ساتھ علمِ حدیث میں بھی کامل مہارت رکھتے تھے۔

یاد رہے کہ اس کتاب میں، امام قشیریؒ کی کتاب الرسالة القشيرية سے صرف مرفوع متصل احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ ان مرفوع احادیث کے علاوہ دیگر احادیث بھی کثیر تعداد میں امام قشیریؒ نے مختلف موضوعات کے تحت اس کتاب میں شامل کی ہیں۔ چونکہ ہمارے پیش نظر صرف مرفوع متصل احادیث جمع کرنا تھا اس لئے دیگر احادیث کو شامل نہیں کیا گیا۔ علاوہ ازیں عامۃ الناس کی سہولت کے پیش نظر احادیث کو مختلف عنوانات کے تحت درج کر دیا ہے۔ بیشتر عنوانات وہی ہیں جو امام قشیریؒ نے قائم کیے ہیں جب کہ کچھ عنوانات موضوع کی مناسبت سے نئے بھی قائم کیے گئے ہیں۔

إِسْنَادِي

إِلَى

الإمام أبي القاسم عبد الكريم القشيري رضي الله عنه

﴿إمام أبو القاسم القشيري رضي الله عنه تك مؤلف کی متصل آسانید﴾

السُّنَدُ الْأَوَّلُ:

## ﴿طَرِيقُ الْإِمَامِ الْحَافِظِ ابْنِ حَجْرٍ الْعَسْقَلَانِيِّ﴾

أُرْوَى عَنْ وَالِدِي الشَّيْخِ الدَّكْتُورِ فَرِيدِ الدِّينِ  
 الْقَادِرِيِّ عَنِ الشَّيْخِ مُحَمَّدِ الْمَكِّيِّ بْنِ مُحَمَّدِ الْكَتَّانِيِّ عَنِ  
 الْإِمَامِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ الْكَتَّانِيِّ عَنِ الْإِمَامِ يَوْسُفَ بْنِ  
 إِسْمَاعِيلِ النَّبْهَانِيِّ عَنِ الشَّيْخِ إِبْرَاهِيمِ السَّقَا الْمِصْرِيِّ عَنِ  
 الشَّيْخِ مُحَمَّدِ صَالِحِ الْبُخَارِيِّ عَنِ الشَّيْخِ رَفِيعِ الدِّينِ  
 الْقَنْدَهَارِيِّ عَنِ الشَّرِيفِ الْإِدْرِيسِيِّ عَنِ الْإِمَامِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
 سَالِمِ الْبَصْرِيِّ عَنِ الشَّيْخِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلَاءِ الدِّينِ  
 الْبَابِلِيِّ عَنِ الشَّيْخِ أَبِي النَّجَّاسِ سَالِمِ بْنِ مُحَمَّدِ السَّنْهُورِيِّ عَنِ  
 الشَّيْخِ النَّجْمِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْغَيْطِيِّ عَنِ الشَّيْخِ الْقَاضِي  
 زَكْرِيَّا بْنِ مُحَمَّدِ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْحَافِظِ أَبِي نَعِيمِ رِضْوَانَ بْنِ  
 مُحَمَّدِ بْنِ يَوْسُفِ الْعَقْبِيِّ عَنِ الشَّيْخِ أَبِي طَاهِرِ مُحَمَّدِ بْنِ



محمد بن عبد اللطيف بن الكويك عن الإمام الحافظ

الشهاب أحمد بن حجر العسقلاني عن الإمام أبي

المعالي عبد الله بن عمر بن علي الأزهري عن الإمام البدر

محمد بن أحمد بن خالد الفارقي عن الإمام محمد بن

مرتضى بن العفيف وإمام محمد بن إسماعيل بن الأنماطي

عن الإمام أبي الفتوح عبد الوهاب الشاذلي عن الإمام

أبي القاسم عبد الكريم بن هوازن القشيري

النيسابوري رضي الله عنه (صاحب الرسالة).

﴿ح﴾ وروى الإمام الحافظ الشهاب أحمد

بن حجر العسقلاني عن الإمام أبي هريرة ابن الذهبي

عن الإمام محمد ابن أبي بكر بن النحاس عن الإمام

محمد بن عبد الله بن أبي الفضل المرسي عن الإمام أبي

روح عبد المعز بن محمد الهروي عن الإمام زاهر بن طاهر

الشَّحَّامِي عَنْ الْإِمَامِ أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ  
هَوَازِنِ الْقُشَيْرِيِّ النَّيْسَابُورِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

﴿ح﴾ وَرَوَى الْإِمَامُ الْحَافِظُ الشَّهَابُ أَحْمَدُ

بْنُ حَجْرٍ الْعَسْقَلَانِيُّ أَيْضًا عَنْ الْحَافِظِ أَبِي الْفَضْلِ بْنِ

الْحُسَيْنِ وَالْحَافِظِ أَبِي الْحَسَنِ الْهَيْثَمِيِّ كِلَاهُمَا عَنِ الْإِمَامِ

أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَقْدِسِيِّ الْعَطَّارِ

عَنِ الْإِمَامِ الْفَخْرِ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ الْبُخَّارِيِّ

عَنِ الْإِمَامِ مُحَمَّدِ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ الْفَاخِرِ عَنِ الْإِمَامِ أَبِي

الْقَاسِمِ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ هَوَازِنِ الْقُشَيْرِيِّ

النَّيْسَابُورِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

السُّنَدُ الثَّانِي:

﴿طَرِيقُ الشَّيْخِ الْأَكْبَرِ مَحْيِي الدِّينِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ﴾

أُرْوَى عَنْ وَالِدِي الشَّيْخِ الدَّكْتُورِ فَرِيدِ الدِّينِ

الْقَادِرِيِّ عَنِ الشَّيْخِ مُحَمَّدِ الْمَكِّيِّ الْكِتَّانِيِّ الصُّوفِيِّ عَنِ

وَالِدِهِ الْإِمَامِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ الْكِتَّانِيِّ الصُّوفِيِّ عَنِ الشَّيْخِ

عَلِيِّ بْنِ ظَاهِرِ الْوَتَرِيِّ الْمَدَنِيِّ الصُّوفِيِّ عَنِ الْإِمَامِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ

مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ الْأَمِيرِ الْكَبِيرِ الْمَصْرِيِّ الصُّوفِيِّ عَنِ الشَّيْخِ

أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ الْعَدَوِيِّ الصَّعِيدِيِّ الْمَصْرِيِّ

الصُّوفِيِّ عَنِ الشَّيْخِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الشَّهِيرِ بَابِنِ عَقِيلَةَ

الْمَكِّيِّ الصُّوفِيِّ عَنِ الشَّيْخِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْعُجَيْمِيِّ الصُّوفِيِّ

عَنِ الشَّيْخِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ الْقَشَّاشِيِّ الصُّوفِيِّ عَنِ الشَّيْخِ

أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الشَّنَاوِيِّ الصُّوفِيِّ عَنِ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ

الْقَدَّوسِ الشَّنَاوِيِّ الصُّوفِيِّ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الشَّعْرَانِيِّ

الصّوفي عن الشّيخ زكرياء بن محمّد الفقيه الصّوفي عن  
 العارف بالله محمّد بن زين الدّين المراغي العثماني الصّوفي  
 عن الشّيخ شرف الدّين إسماعيل بن إبراهيم الجبرتي  
 العقيلي الصّوفي عن المُسنَدِ أبي الحسن علي بن عمر الواني  
 الصّوفي عن الشّيخ الأكبر محيي الدّين محمّد بن علي بن  
 العربي الطائي الحاتمي الصّوفي عن الشّيخ أبي بكر محمّد  
 بن عبد الله ابن العربي المَعَاظِرِيِّ الصّوفي عن الشّيخ عبد  
 الوهاب بن علي المعروف بابن سُكَيْنَةَ الصّوفي عن الشّيخ  
 عبد المُنعم بن عبد الكريم القُشَيْرِيِّ الصّوفي عن أبيه  
 الإمام أبي القاسم عبد الكريم بن هوازن  
 القُشَيْرِيِّ النَّيسَابُورِيِّ رضي الله عنه.

الْأَحَادِيثُ الْمُتَّصِلَةُ الْمَرْفُوعَةُ

مِنْ

الرِّسَالَةِ الْقَشِيرِيَّةِ

﴿الرِّسَالَةُ الْقَشِيرِيَّةُ مِنْ مَرْفُوعٍ مُتَّصِلٍ أَحَادِيثُ﴾

## التوحيد والعبودية

### ﴿ توحيد اور عبادت الہی کا بیان ﴾

١/١ . عن القشيري، قال: أخبرنا الإمام أبو بكر محمد بن الحسين بن فورك رضي الله عنه، قال: حدثنا أحمد بن محمود بن خرزاذ، قال: حدثنا مسيح بن حاتم العكلي، قال: حدثنا الحجاجي عبد الله بن عبد الوهاب قال: حدثنا حماد بن زيد، عن سعيد بن سعيد بن حاتم العتكي، عن ابن أبي صدقة: عن محمد بن سيرين، عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: بينا رجل فيمن كان قبلكم لم يعمل خيراً قط إلا التوحيد، فقال لأهله: إذا مت فاحرقوني، ثم اسحقوني، ثم ذروا نضفي في البر ونضفي في البحر في يوم ريح. ففعلوا..... فقال الله عز وجل

١: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب التوحيد: ٤٥٤، الرقم: ٥٩

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في

الصحیح، کتاب أحادیث الأنبياء، باب حديث الغار، ١٢٨٢/٣،

الرقم: ٣٢٩١، ومسلم في الصحيح، كتاب التوبة، باب في سعة

رحمة الله تعالى وأنها سبقت غضبه، ٢١١٠/٤، الرقم: ٢٧٥٦،

والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب أرواح المؤمنين، ١١٢/٤،

الرقم: ٢٠٧٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر التوبة،

١٤٢١/٢، الرقم: ٤٢٥٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٣/٣،

الرقم: ١١١١١ -

لِلرَّيْحِ: أَدَّى مَا أَخَذْتُ، فَإِذَا هُوَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ فَقَالَ: اسْتَحْيَاءٌ مِنْكَ، فَغَفَرَ لَهُ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا جس نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لانے کے علاوہ کوئی نیکی نہ کی تھی، (وقتِ نزاع) اُس نے اپنے گھر والوں سے کہا: جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر میری خاک کو پیس دینا اور جس دن تیز ہوا چل رہی ہو اُس دن اُس کا آدھا حصہ خشکی میں اڑا دینا اور آدھا سمندر میں بہا دینا۔ اُس کے گھر والوں نے اُس کے مرنے کے بعد ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہوا کو حکم دیا کہ جو کچھ تو نے لیا ہے، پیش کرو۔ چنانچہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس سے دریافت فرمایا: تجھے کس چیز نے ایسا کرنے پر مجبور کیا؟ اُس نے عرض کیا: (مولا!) تجھ سے شرم کی وجہ سے، اس پر اللہ تعالیٰ نے اُسے بخش دیا۔“

۲/۲ . عَنْ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

۲: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب العبودية: ۳۱۴، الرقم: ۳۲  
وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الأذان، باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة، ۲۳۴/۱، الرقم: ۶۲۹، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب فضل إخفاء الصدقة، ۷۱۵/۲، الرقم: ۱۰۳۱، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في الحب في الله، ۵۹۸/۴، الرقم: ۲۳۹۱، والنسائي في السنن، كتاب آداب القضاة، باب الإمام العادل، ۲۲۲/۸، الرقم: ۵۳۸۰، وابن حبان في الصحيح، ۳۳۲/۱۶، الرقم: ۷۳۳۸، ومالك في الموطأ، ۹۵۲/۲، الرقم: ۱۷۰۹۔

أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ الصَّفَّارِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ تَعَالَى، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَى ذَلِكَ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ حُسْنٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ.

رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس دن جب کہ اللہ تعالیٰ کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا، اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کو اپنے سایہ میں لے گا۔ (وہ سات آدمی یہ ہیں): (۱) عادل حکمران، (۲) وہ نوجوان جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں پرورش پائی۔ (۳) وہ شخص جس کا دل مسجد سے نکلنے کے بعد مسجد کی طرف لگا رہتا ہو، یہاں تک کہ وہ مسجد میں واپس لوٹ آئے۔ (۴) وہ دو شخص، جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کی، اسی پر وہ اکٹھے ہوتے ہیں اور اسی پر جدا ہوتے ہیں۔ (۵) وہ آدمی جو خلوت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اُس کی آنکھیں بہنے لگیں۔ (۶) وہ شخص جسے حسن و جمال والی عورت دعوتِ گناہ دے، مگر وہ کہے: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔ (۷) اور وہ شخص جو اس قدر خفیہ خیرات کرے کہ اُس کے بائیں



ہاتھ کو بھی علم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا۔“

۳/۳. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ  
بْنِ عَبْدِانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْبَصِيرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ  
بْنُ مَعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ  
أَبِيهِ، عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرِ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَخْيَرِ مَعَايِشِ النَّاسِ كُلِّهِمْ رَجُلًا آخِذًا بِعِنَانِ  
فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، إِنْ سَمِعَ فَرْعَةً أَوْ هَيْعَةً كَانَ عَلَى مَتْنِ فَرَسِهِ يَبْتَغِي  
الْمَوْتَ أَوْ الْقَتْلَ فِي مَظَانِهِ أَوْ رَجُلًا فِي غَنِيمَةٍ فِي رَأْسِ شَعْفَةٍ مِنْ هَذِهِ  
الشَّعَافِ أَوْ فِي بَطْنِ وَادٍ مِنْ هَذِهِ الْأُودِيَةِ يُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ،  
وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ، لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمام

لوگوں میں سے بہتر زندگی اُس شخص کی ہے، جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ

۳: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب الخلوّة والعزلة: ۱۸۲،

الرقم: ۴

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في

الصحيح، كتاب الإمارة، باب فضل الجهاد والرباط، ۳/۳، ۱۵۰،

الرقم: ۱۸۸۹، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب العزلة،

۲/۱۳۱۶، الرقم: ۳۹۷۷، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/۲۵۷،

الرقم: ۸۸۳۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۹/۱۵۹، الرقم:

۱۸۲۶۲، وأبو عوانة في المسند، ۴/۴۷۴۔

پکڑے ہوئے ہو اور جو نہی اُسے کوئی کھٹکھاہٹ یا آہٹ سنائی دے، وہ اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہو جائے اور اُن جگہوں میں جائے جہاں موت، یا قتل کا خدشہ ہو، یا بہترین شخص وہ ہے، جو اپنی چند بکریاں لئے کسی پہاڑ کی چوٹی پر رہتا ہو، یا کسی وادی میں رہتا ہو اور وہاں نماز ادا کرتا ہو، زکوٰۃ دیتا ہو، اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت کرتا رہے، وہ دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں بھلائی ہی پر ہے۔“

۴/۴ . عَنْ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أُسْلَمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ فَقِيلَ لَهُ: كَيْفَ يَسْتَعْمَلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: يُوقِّعُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ.

رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

۴: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب الإرادة: ۳۲۰، الرقم: ۳۳ وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب القدر، باب ما جاء أن الله كتب كتابا لأهل الجنة وأهل النار، ۴/۴۵۰، الرقم: ۲۱۴۲ (وقال: هذا حديث حسن صحيح)، وابن حبان في الصحيح، ۲/۵۳، الرقم: ۳۴۱، والحاكم في المستدرک علی الصحیحین، ۱/۴۹۰، الرقم: ۱۲۵۷ (وقال: هذا حديث صحيح)، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۵/۲۹۵، الرقم: ۱۹۳۸، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير، ۲/۳۰۷، الرقم: ۸۱۷، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۴/۱۲۶، الرقم: ۵۰۸۶۔

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُس کو (نیک) عمل پر لگا دیتا ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کس طرح اُس سے عمل کراتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اُسے موت سے پہلے اعمالِ صالحہ کی توفیق بخشتا ہے۔“

## الْمَعْرِفَةُ بِاللَّهِ

### ﴿ معرفتِ الہی کا بیان ﴾

١/٥ . عَنْ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدْلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْعَتَكِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أُشْرَسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَيْسَى الشَّجَرِيُّ، عَنْ عَبَادِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ دِعَامَةَ الْبَيْتِ أَسَاسُهُ، وَدِعَامَةَ الدِّينِ الْمَعْرِفَةُ بِاللَّهِ تَعَالَى، وَالْيَقِينُ وَالْعَقْلُ الْقَامِعُ، فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَا الْعَقْلُ الْقَامِعُ؟ قَالَ: الْكَفُّ عَنْ مَعَاصِي اللَّهِ، وَالْحِرْصُ عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گھر کا تمام تر دار و مدار اُس کی بنیاد پر ہوتا ہے اور دین کا دار و مدار اللہ تعالیٰ کی معرفت، یقین اور ”عقل قانع“ پر ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! ”عقل قانع“ کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (اپنے آپ کو) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے روکنا اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی خواہش کرنا۔“

٥: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب المعرفة بالله: ٤٧٢،

الرقم: ٦٣

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الديلمي في

مسند الفردوس، ٢/٢٢٢، الرقم: ٣٠٧٧، والهندي في كنز العمال،

٣/٣٨١، الرقم: ٧٠٤٧-

## أَحْبَابُ الرَّسُولِ ﷺ

### ﴿ حضور ﷺ کے محبوب اُمتیوں کا بیان ﴾

۱/۶ . عَنْ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْبَصْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَشِيُّ، عَنْ نَعِيمِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَتَى أَلْقَى أَحْبَابِي؟ فَقَالَ أَصْحَابُهُ: بِأَبِينَا أَنْتَ وَأَمِنَا أَوْلَسْنَا أَحْبَابَكَ؟ فَقَالَ: أَنْتُمْ أَصْحَابِي، أَحْبَابِي: قَوْمٌ لَمْ يَرُونِي، وَآمَنُوا بِي، وَأَنَا إِلَيْهِمْ بِالْأَشْوَاقِ أَكْثَرُ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت انس رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں کب اپنے دوستوں سے ملوں گا؟ صحابہ کرام رضي الله عنهم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ہمارے ماں باپ آپ پر قربان! کیا ہم آپ کے دوست نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میرے صحابہ ہو لیکن میرے دوست وہ ہوں گے جنہوں نے مجھے دیکھا نہیں ہوگا لیکن مجھ پر ایمان لائیں گے۔ مجھے سب سے بڑھ کر ان سے ملنے کا شوق ہے۔“

۶: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب الصحبة: ٤٤٨، الرقم: ٥٨ وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٥٥، الرقم: ١٢٦٠١، والطبراني في المعجم الكبير، ١/٢١٢، الرقم: ٥٧٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٦٧، والحسيني في البيان والتعريف، ١/٣٢، الرقم: ٦٠: ٢/٩٤، الرقم: ١١٦١ - (بلفظ: وَدِدْتُ أَنِّي لَقَيْتُ إِخْوَانِي، قَالَ: فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ: أَوْ لَيْسَ نَحْنُ إِخْوَانُكَ؟ قَالَ: أَنْتُمْ أَصْحَابِي، وَلَكِنْ إِخْوَانِي الَّذِينَ آمَنُوا بِي وَلَمْ يَرُونِي -)

## الِاسْتِقَامَةُ

### ﴿ استقامت کا بیان ﴾

١/٧ . عَنْ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْإِمَامُ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ ثُوبَانَ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْصُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ دِينِكُمُ الصَّلَاةُ، وَلَنْ يُحَافِظَ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضور نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: دین پر قائم رہو اگرچہ تم اس کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ یہ بات جان لو کہ تمہارے دین میں سب سے افضل عمل نماز ہے اور مؤمن کے سوا کوئی وضو کی پابندی نہیں کرتا۔“

٧: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب الاستقامة: ٣٢٦، الرقم: ٣٤  
وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب المحافظة على الوضوء، ١/١٠١، الرقم: ٢٧٧، والدارمي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في الطهور، ١/١٧٤، الرقم: ٦٥٥، ومالك في الموطأ، ١/٣٤، الرقم: ٦٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٧٦، الرقم: ٢٢٤٣٢، والحاكم في المستدرک علی الصحیحین، ١/٢٢٠، الرقم: ٤٤٧۔

## الْمَحَبَّةُ

### ﴿ محبت کا بیان ﴾

١/٨ . عَنْ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحُسَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا السُّلَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ لَمْ يُحِبَّ لِقَاءَ اللَّهِ لَمْ يُحِبَّ لِقَاءَهُ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو

٨: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب المحبة: ٤٨٠، الرقم: ٦٤

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب من أحب لقاء الله أحب لقاءه، ٢٣٨٧/٥، الرقم: ٦١٤٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب من أحب لقاء الله أحب لقاءه، ومن كره لقاء الله كره لقاءه، ٢٠٦٦/٤، الرقم: ٢٦٨٤، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء فيمن أحب لقاء الله وأحب لقاءه، ٣٧٩/٣، الرقم: ١٠٦٧، وقال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب فيمن أحب لقاء الله، ١٠/٤، الرقم: ١٨٣٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الموت والاستعداد له، ١٤٢٥/٢، الرقم: ٤٢٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٠٧/٦، الرقم: ٢٥٧٦٩-

اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اُس سے ملاقات پسند فرماتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اُس سے ملنا پسند فرماتا ہے۔“

٢/٩ . عَنْ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكَ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا قَالَ لِجَبْرِيلَ: يَا جَبْرِيلُ، إِنِّي أَحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ. فَيُحِبُّهُ جَبْرِيلُ، ثُمَّ يُنَادِي جَبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يَضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ. وَإِذَا أَبْغَضَ اللَّهُ الْعَبْدَ قَالَ مَالِكٌ: لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَالَ فِي الْبُغْضِ مِثْلَ ذَلِكَ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

٩: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب المحبة: ٤٨٠، الرقم: ٦٦

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب كلام الرب مع جبريل، ونداء الله الملائكة، ٢٧٢١/٦، الرقم: ٧٠٤٧، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب إذا أحب الله عبداً حبه إلى عباده، ٢٠٣٠/٤، الرقم: ٢٦٣٧، ومالك في الموطأ، كتاب الشعر، باب ما جاء في المتحابين في الله، ٩٥٣/٢، الرقم: ١٧١٠، وابن حبان في الصحيح، ٨٦/٢، الرقم: ٣٦٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤١٣/٢، الرقم: ٩٣٤١، والطبراني في المعجم الأوسط، ١٦٠/٣، الرقم: ٢٨٠٠، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير، ٣٠١/٢، الرقم: ٨٠٥-



”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بلاتا ہے (اور حکم دیتا ہے) کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے لہذا تم بھی اس سے محبت کرو تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آسمانی مخلوق میں ندا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے لہذا تم بھی اس سے محبت کرو پھر آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین والوں (کے دلوں) میں بھی اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے ناراض ہوتا ہے، تو مالک فرماتے ہیں: میرا خیال ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ناراضگی کے بارے میں اسی طرح کی بات کہی۔“

۱۰/۳. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْإِمَامُ أَبُو بَكْرِ بْنُ فُورَكٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ حُرَّازٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ

۱۰: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب المحبة: ٤٨٩، ٤٩٠،

الرقم: ٦٧

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب علامة الحب في الله ﷻ، ٢٢٨٣/٥، الزم: ٥٨١٧، ٥٨١٨، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب المرء مع من أحب، ٢٠٣٤/٤، الرقم: ٢٦٤٠، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ماجاء أن المرء مع من أحب، ٥٩٦/٤، الرقم: ٢٣٨٧، وقال أبو عيسى: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، والنسائي في السنن الكبرى، ٣٤٤/٦، الرقم: ١١٧٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٩٢/٤، الرقم: ١٩٥١٤، وأبو يعلى في المسند، ١٠٠/٩، الرقم: ٥١٦٦، وابن حبان في الصحيح، الرقم: ٣١٦/٢، الرقم: ٥٥٧-

حَمَادِ بْنِ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قِيلَ لَهُ: إِنَّ الرَّجُلَ لِيُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا گیا: (یا رسول اللہ!) ایک شخص کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن ان سے کبھی ملا نہیں ہے (اس بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟) اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔“

## الذِّكْرُ وَالذُّعَاءُ

## ﴿ ذكر اور دعا کا بیان ﴾

١/١١ . عَنْ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الدَّيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلَى أَحَدٍ يَقُولُ: اللَّهُ، اللَّهُ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت انس رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی ایسے شخص پر قیامت قائم نہیں ہوگی جو اللہ اللہ کرنے والا ہو (یعنی جب تک زمین پر کوئی ایک بھی اللہ تعالیٰ کا نام لیوا باقی ہے اُس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی)۔“

٢/١٢ . عَنْ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِانَ، قَالَ:

١١: أَخْرَجَهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرَّسَالَةِ الْقُشَيْرِيَّةِ، بَابُ الذِّكْرِ: ٣٥٢، الرَّقْمُ: ٤٢ وَأَخْرَجَ الْمُحَدِّثُونَ هَذَا الْحَدِيثَ بِأَسَانِيدِهِمْ مِنْهُمْ: مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ الْإِيمَانِ، بَابُ ذَهَابِ الْإِيمَانِ آخِرَ الزَّمَانِ، ١/١٣١، الرَّقْمُ: ١٤٨، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الْمَصْنَفِ، ١١/٤٠٢، الرَّقْمُ: ٢٠٨٤٧، وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمَسْنَدِ، ٣/١٦٢، الرَّقْمُ: ١٢٦٨٢، وَأَبُو عَوَانَةَ فِي الْمَسْنَدِ، ٢، ١/٩٤، الرَّقْمُ: ٢٩٣، وَعَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ فِي الْمَسْنَدِ، ١/٣٧٣، الرَّقْمُ: ١٢٤٧۔

١٢: أَخْرَجَهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرَّسَالَةِ الْقُشَيْرِيَّةِ، بَابُ الذِّكْرِ: ٣٥٢، الرَّقْمُ: ٤٣ وَأَخْرَجَ الْمُحَدِّثُونَ هَذَا الْحَدِيثَ بِأَسَانِيدِهِمْ مِنْهُمْ: مُسْلِمٌ فِي —

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ حُمَيْدٍ،  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ  
حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ: اللَّهُ..... اللَّهُ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ زمین پر کوئی ایک بھی اللہ اللہ کرنے والا  
باقی ہوگا۔“

۱۳/۳. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَشْرِ بْنِ بَغْدَادٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ

..... الصحيح، كتاب الإيمان، باب ذهاب الإيمان آخر الزمان،  
۱/۱۳۱، الرقم: ۱۴۸، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب  
منه، ۴/۴۹۲، الرقم: ۲۲۰۷، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۲۶۳،  
الرقم: ۶۸۴۹، والحاكم في المستدرک علی الصحیحین، ۴/۵۴۰،  
الرقم: ۸۵۱۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۰۷، الرقم:  
۱۲۰۶۲، وأبو يعلى في المسند، ۶/۲۳۴، الرقم: ۳۵۲۶۔

۱۳: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب الذكر: ۳۵۲، الرقم: ۴۱  
وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في  
السنن، كتاب الدعوات، باب (۲)، ۵/۴۵۹، الرقم: ۳۳۷۷، وابن  
ماجة في السنن، كتاب الأدب، باب فضل الذكر، ۲/۱۲۴۵، الرقم:  
۳۷۹۰، ومالك في الموطأ، كتاب القرآن، باب ما جاء في ذكر الله  
تبارك وتعالى، ۱/۲۱۱، الرقم: ۴۹۲، والحاكم في المستدرک علی  
الصحیحین، ۱/۶۷۳، الرقم: ۱۸۲۵، وأحمد بن حنبل في المسند،  
۵/۱۹۵، الرقم: ۲۱۷۵۰۔

الْبُرْدَعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَلَا أَنْبِئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ، وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ، وَأَرْفَعَهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ مِنْ إِعْطَاءِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ، وَأَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ؟ قَالُوا: مَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ذِكْرُ اللَّهِ تَعَالَى. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت ابو درداء رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے عمل کے بارے میں نہ بتاؤں جو سب سے بہتر ہو اور جو تمہارے مالک کے نزدیک بھی سب سے اچھا اور پاکیزہ ہو، تمہارے درجات میں سب سے بلند، اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بھی بہتر ہو۔ اور تمہارے لیے اس سے بھی بہتر ہو کہ تمہارا دشمن سے مقابلہ ہو تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں ماریں۔ صحابہ کرام رضي الله عنهم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون سا عمل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔“

٤/١٤. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ الصَّفَّارِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

١٤: أَخْرَجَهُ الْقَشِيرِيُّ فِي الرَّسَالَةِ الْقَشِيرِيَّةِ، بَابِ التَّقْوَى: ١٨٨، الرَّقْمُ: ٥

وَأَخْرَجَ الْمُحَدِّثُونَ هَذَا الْحَدِيثَ بِأَسَانِيدِهِمْ مِنْهُمْ: أَحْمَدُ بْنُ

حَنْبَلٍ فِي الْمَسْنَدِ، ٨٢/٣، الرَّقْمُ: ١١٧٩١، وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ

الصَّغِيرِ، ١٥٦/٢، الرَّقْمُ: ٩٤٩، وَأَبُو يَعْلَى فِي الْمَسْنَدِ، ٢٨٣/٢،

الرَّقْمُ: ١٠٠، وَالْمُنْذَرِيُّ فِي التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيْبِ، بِزِيَادَةِ ”وَتَلَاوَةِ

كِتَابِهِ“ بَعْدَ ذِكْرِ اللَّهِ، ٣٤١/٢، الرَّقْمُ: ٤٣٤٧، وَالْهَيْثَمِيُّ فِي مَجْمَعِ

الزَّوَائِدِ، ٣٠١/١٠، وَخَطِيبُ بَغْدَادِي فِي تَارِيخِ بَغْدَادِ، ٣٩٢/٧.

الْفَضْلُ بْنُ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الْعَمِّيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلوات الله عليه وسلم فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَوْصِنِي فَقَالَ: عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ فَإِنَّهُ جَمَاعٌ كُلِّ خَيْرٍ، وَعَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فَإِنَّهُ رَهْبَانِيَّةُ الْمُسْلِمِ، وَعَلَيْكَ بِذِكْرِ اللَّهِ فَإِنَّهُ نُورٌ لَكَ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت ابو سعید خدری رضي الله عنه سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور نبی اکرم صلوات الله عليه وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھے نصیحت کیجئے؟ حضور نبی اکرم صلوات الله عليه وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچتے رہو کیونکہ اسی میں تمام نیکیاں شامل ہیں اور جہاد اختیار کرو کیونکہ مسلمان کی رہبانیت یہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو کیونکہ یہ تمہارے لئے نور ہے۔“

١٥/٥. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ بَشِيرٍ بَغْدَادِي، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ بْنُ صَفْوَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا، قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ، أَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه.

١٥: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب الذكر: ٣٥٤، الرقم: ٤٤

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الحاكم في

المستدرک علی الصحیحین، ١/٦٧١، الرقم: ١٨٢٠، وأبو يعلى في

المسند، ٣/٣٩٠، الرقم: ١٨٦٥، وعبد بن حميد في المسند،

١/٣٣٣، الرقم: ١١٠٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٦٧،

الرقم: ٢٥٠١، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٣٩٨، الرقم: ٥٢٨.

قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، ارْتَعُوا فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: مَجَالِسُ الذِّكْرِ، اغْدُوا، وَرَوْحُوا، وَاذْكُرُوا، مَنْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَتَهُ عِنْدَ اللَّهِ فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ مَنْزِلَةُ اللَّهِ عِنْدَهُ؟ فَإِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ، يَنْزِلُ الْعَبْدَ مِنْهُ حَيْثُ أَنْزَلَهُ مِنْ نَفْسِهِ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: لوگو! جنت کے باغات میں سے کھا لیا کرو، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جنت کے باغات کیا چیز ہے؟ فرمایا: مجالس ذکر۔ (پھر فرمایا:) تم صبح و شام اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنی قدر و منزلت دیکھنا چاہتا ہے، اُسے دیکھنا چاہئے کہ (خود) اُس کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی کیا منزلت ہے؟ اللہ تعالیٰ کے ہاں بندے کا وہی مقام ہے، جو مقام بندے کے دل میں اللہ تعالیٰ کا ہے۔“

٦/١٦. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الصَّفَّارُ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ

١٦: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب الدعاء: ٤٠٨، الرقم: ٥٢

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في فضل الدعاء، ٤٥٦/٥، الرقم: ٣٣٧١، والديلمي في مسند الفردوس، ٢٢٤/٢، الرقم: ٣٠٨٧، والحكيم الترمذي في نواذر الأصول، ١١٣/٢، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١٩١/١، والمنذرى في الترغيب والترهيب، ٣١٧/٢، الرقم: ٢٥٣٤.

الْعَوْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَامِلٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنُ لَهِيْعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلوات الله وسلامه عليه قَالَ: الدُّعَاءُ مَخُّ الْعِبَادَةِ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت انس بن مالک رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلوات الله وسلامه عليه نے فرمایا:

دعا عبادت کا مغز (یعنی خلاصہ اور جوہر) ہے۔“

١٧/٧. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ الْبَصْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْأَزْرَقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَعْلَمَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلوات الله وسلامه عليه كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى الْبَعِيرِ خَارِجًا إِلَى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: ﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ﴾ [الزحرف: ١٣، ١٤]،

١٧: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب أحكامهم في السفر: ٤٤٠،

الرقم: ٥٧

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب ما يقول إذا ركب إلى سفر الحج وغيره، ٩٧٨/٢، الرقم: ١٣٤٢، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب ما يقول الرجل إذا سافر، ٣٣/٣، الرقم: ٢٥٩٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٤٥١/٦، الرقم: ١١٤٦٦، وعبد الرزاق في المصنف، ١٥٥/٥، الرقم: ٩٢٣٢، وابن حبان في الصحيح، ٤١٣/٦، الرقم: ٢٦٩٦-



ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى، اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا. اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ، وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ، وَزَادَ فِيهِنَّ: آيُونَ، تَائِبُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت علی ازدی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کہیں سفر پر جانے کے لیے اونٹ پر سوار ہوتے تو تین بار اللہ اکبر فرماتے اور پھر یہ دعا پڑھتے: سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ. اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى، اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا. اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ. (پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لیے مسخر کر دیا، ہم اس کو مسخر کرنے والے نہ تھے، اور ہم اپنے پروردگار کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں۔) اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری کا سوال کرتے ہیں اور ان کاموں کا سوال کرتے ہیں جن سے تو راضی ہو۔ اے اللہ! ہمارے لیے اس سفر کو آسان کر دے۔ اے اللہ! اس سفر میں تو ہی ہمارا رفیق ہے اور ہمارے گھر میں نگہبان ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی تکلیفوں سے، رنج و غم سے اور اپنے اہل اور مال سے برے انجام سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔) جب آپ ﷺ سفر سے لوٹتے تب بھی یہی دعا پڑھتے اور ان کلمات کا اضافہ بھی فرماتے: آيُونَ، تَائِبُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. ہم واپس آنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔“

١٨/٨. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ عَبْدَانَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْبَصْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي قُمَاشٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زُرَّارَةَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّى بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلَاةً، فَأَوْجَزَ فِيهَا، فَقُلْتُ: خَفَّفْتَ أَبَا الْيَقْظَانَ، فَقَالَ: وَمَا عَلَيَّ مِنْ ذَلِكَ، وَلَقَدْ دَعَوْتُ اللَّهَ بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَسَأَلَهُ عَنِ الدَّعَوَاتِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبِ، وَقُدْرَتِكَ عَلَيَّ الْخَلْقِ أَحْيَيْتَنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّيْتَنِي مَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَشْيَتِكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُكَ الْقُصْدَ فِي الْغِنَى وَالْفَقْرِ، وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُكَ النَّظَرَ إِلَى وَجْهِكَ

١٨: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب الشوق: ٤٩٢، الرقم: ٦٨ وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: النسائي في السنن، كتاب السهو، باب نوع آخر، ٥٤/٣، الرقم: ١٣٠٥، وابن حبان في الصحيح، ٣٠٥/٥، الرقم: ١٩٧١، والحاكم في المستدرک علی الصحیحین، ٧٠٥/١، الرقم: ١٩٢٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٦٤/٤، الرقم: ١٨٣٥١، والبزار في المسند، ٢٣٠/٤، الرقم: ١٣٩٣، والهيثمي في موارد الظمآن، ١٣٦/١، الرقم: ٥٠٩.

الْكَرِيمِ وَشَوْقًا إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَاءٍ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ. اللَّهُمَّ  
زَيْنًا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت عطاء بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمار بن  
یاسر رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی اور اس میں تخفیف کی، میں نے پوچھا: اے ابو یقظان! آپ  
نے نماز میں اس قدر تخفیف کر دی؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے اس سے کوئی ڈر نہیں کیونکہ  
میں نے نماز میں اللہ تعالیٰ سے وہ دعا مانگی ہے، جو میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی  
تھی۔ جب وہ اٹھ کر روانہ ہوئے تو ایک آدمی اُن کے پیچھے ہو لیا اور اُس نے حضرت  
عمار رضی اللہ عنہ سے دعا کے بارے میں پوچھا؟ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے بتایا: (وہ دعا یہ ہے):

اللَّهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبِ، وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيَيْتَنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ  
خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّيْتَنِي مَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَشِيَّتَكَ فِي  
الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ  
فِي الْغِنَى وَالْفَقْرِ، وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا  
بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُكَ النَّظَرَ إِلَى وَجْهِكَ الْكَرِيمِ  
وَشَوْقًا إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَاءٍ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ. اللَّهُمَّ زَيْنًا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ،  
اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ.

”اے اللہ! تجھے تیرے علم غیب اور مخلوق پر تیری قدرت کا واسطہ، تو مجھے اُس  
وقت تک زندہ رکھ جب تک تو زندگی کو میرے لئے بہتر خیال کرے اور جب یہ خیال  
کرے کہ اب وفات میرے لئے بہتر ہے، تو مجھے موت دے، اے اللہ! میں تجھ سے  
درخواست کرتا ہوں کہ تو مجھے اپنا خوف عطا فرما، خواہ میں لوگوں سے غائب ہوں، یا حاضر۔  
مجھے خوشی اور غضب دونوں حالتوں میں حق بات کہنے کی توفیق عطا فرما۔ مالدار اور فقیر  
دونوں حالتوں میں مجھے میانہ روی کی توفیق دے۔ الہی! میں تجھ سے ایسی نعمتیں مانگتا ہوں،

جو مجھے ہلاکت میں نہ ڈالیں اور ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک چاہتا ہوں، جو منقطع ہونے والی نہ ہو۔ قضا کے بعد تیری رضا چاہتا ہوں اور موت کے بعد پرسکون زندگی۔ اے اللہ! میں تجھ سے (روزِ قیامت) تیرے دیدار اور تجھ سے ملاقات کا سوال کرتا ہوں کہ اس میں نہ کوئی نقصان ہو اور نہ گمراہ کرنے والا فتنہ۔ الہی! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین کر دے اور ہمیں ہدایت یافتہ راہنما بنا۔“

## تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ وَالسَّمَاعُ

### ﴿ تلاوتِ قرآن اور سماع کا بیان ﴾

۱/۱۹. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مِلْحَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَدِنَ اللَّهُ لَشَيْءٍ مَا أَدِنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا، جتنی توجہ سے نبی کے خوش الحانی اور بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنے کو سنتا ہے۔“

۱۹: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب السماع: ۵۰۶، الرقم: ۷۵ وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول النبي ﷺ الماهر بالقرآن مع السفارة الكرام البررة و زينوا القرآن بأصواتكم، ۶/۲۷۴۳، الرقم: ۷۱۰۵، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن، ۱/۵۴۵، الرقم: ۷۹۲، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب استحباب الترتيل في القراءة، ۲/۷۳، الرقم: ۱۴۷۳، والنسائي في السنن، كتاب الإفتتاح، باب تزيين القرآن بالصوت، ۲/۱۸۰، الرقم: ۱۰۱۷، والبيهقي في السنن الكبرى، ۲/۵، الرقم: ۲۲۵۶۔

٢٠/٢. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ فُورَكٍ رضي الله عنه، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ خُرَزَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَارِثِ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ صَدَقَةَ بِنْتِ أَبِي عِمْرَانَ، قَالَتْ: حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرثِدٍ، عَنْ زَادَانَ، عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: حَسِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ، فَإِنَّ الصَّوْتِ الْحَسَنَ يَزِيدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت براء بن عازب رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ خوشنما بنایا کرو، کیونکہ اچھی آواز قرآن کے حسن کو بڑھا دیتی ہے۔“

٢١/٣. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ عَبْدَانَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ الضَّبِّيُّ، قَالَ:

٢٠: أَخْرَجَهُ الْقَشِيرِيُّ فِي الرَّسَالَةِ الْقَشِيرِيَّةِ، بَابُ السَّمَاعِ: ٥٠٤، الرَّقْمُ: ٧٣

وَأَخْرَجَ الْمُحَدِّثُونَ هَذَا الْحَدِيثَ بِأَسَانِيدِهِمْ مِنْهُمْ: الدَّارِمِيُّ فِي

السَّنَنِ، كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ، بَابُ التَّغْنِي بِالْقُرْآنِ، ٥٦٥/٢، الرَّقْمُ:

٣٥٠١، وَابِيهَقِي فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ، ٣٨٦/٢، الرَّقْمُ: ٢١٤١ -

٢١: أَخْرَجَهُ الْقَشِيرِيُّ فِي الرَّسَالَةِ الْقَشِيرِيَّةِ، بَابُ السَّمَاعِ: ٥٠٤، ٥٠٥،

الرَّقْمُ: ٧٤

وَأَخْرَجَ الْمُحَدِّثُونَ هَذَا الْحَدِيثَ بِأَسَانِيدِهِمْ مِنْهُمْ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ

فِي الْمَصْنَفِ، بَابُ حَسَنِ الصَّوْتِ، ٤٨٤/٢، الرَّقْمُ: ٤١٧٣،

وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْأَوْسَطِ، ٢٩٣/٧، الرَّقْمُ: ٧٥٣١، وَالْمَقْدِسِيُّ

فِي الْأَحَادِيثِ الْمَخْتَارَةِ، ٨٨/٧، الرَّقْمُ: ٢٤٩٦، وَالْحَكِيمُ التِّرْمِذِيُّ -

حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَحْرَزٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِكُلِّ شَيْءٍ حِلْيَةٌ، وَحِلْيَةُ الْقُرْآنِ الصَّوْتُ الْحَسَنُ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کا ایک زیور (حسن) ہوتا ہے اور قرآن کا زیور خوبصورت آواز ہے۔“

٢٢/٤. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ الصَّفَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ أَبِي أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ:

..... في نوارد الأصول ، ٣٤/٣ ، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٧١/٧،  
وقال: رواه البزار عن أنس رضی اللہ عنہ۔

٢٢: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب السماع: ٥٠٢، ٥٠٣،  
الرقم: ٧٠

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب حفر الخندق، ١٠٤٣/٣، الرقم: ٢٦٧٩، وفي كتاب المناقب، باب دعاء النبي صلی اللہ علیہ وسلم أصلح الأنصار والمهاجرة، ١٣٨١/٣، الرقم: ٣٥٨٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب غزوة الأحزاب وهي الخندق، ١٤٣١/٣، الرقم: ١٨٠٤، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب أبي موسى الأشعري رضی اللہ عنہ، ٦٩٣/٥، الرقم: ٣٨٥٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٨٥/٥، الرقم: ٨٣١٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٨٧/٣، الرقم: ١٢٩٧٤، ١٣١٤٩۔

سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: كَانَتْ الْأَنْصَارُ يَحْفَرُونَ الْخَنْدَقَ فَجَعَلُوا يَقُولُونَ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا

عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

فَأَجَابَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

اللَّهُمَّ، لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ.

رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت انس رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ انصار (مدینہ منورہ کے گرد) خندق کھودنے میں مصروف تھے کہ انہوں نے یہ شعر پڑھے: ہم نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر جہاد کی بیعت کی جب تک ہم ہیں۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا:

اے اللہ، اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے پس تو (اس زندگی میں سرخرو ہونے کے لیے) انصار و مہاجرین پر کرم فرما۔“

٢٣/٥. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ،

قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَطَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَبَابُ

بْنُ مُحَمَّدِ التُّسْتَرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

٢٣: أَخْرَجَهُ الْقَشِيرِيُّ فِي الرَّسَالَةِ الْقَشِيرِيَّةِ، بَابُ السَّمَاعِ: ٥٠٤، الرَّقْمُ: ٧١

وَأَخْرَجَ الْمُحَدِّثُونَ هَذَا الْحَدِيثَ بِأَسَانِيدِهِمْ مِنْهُمْ: الْبُخَارِيُّ فِي

الصَّحِيحِ، كِتَابُ الْعِيدِينَ، بَابُ سَنَةِ الْعِيدِينَ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ، ٣٢٤/١،

الرَّقْمُ: ٩٠٩، وَفِي كِتَابِ الْمَنَاقِبِ، بَابُ مَقْدَمِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ

الْمَدِينَةِ، ٣/١٤٣٠، الرَّقْمُ: ٣٧١٦، وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ صَلَاةٍ —



بَكْرِ الْبُرْسَانِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ ﷺ، دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا قَيْنَتَانِ تُغْنِيَانِ بِمَا تَقَادَفَتْ بِهِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: دَعُهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ، فَإِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَعِيدُنَا هَذَا الْيَوْمُ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے، تو ان کے پاس دو گانے والیاں وہ اشعار گا رہی تھیں، جو انصار نے جنگِ بعاث میں ایک دوسرے کے خلاف کہے تھے، (یہ دیکھ کر) حضرت ابوبکر صدیق ﷺ نے دو بار فرمایا: شیطان کی بانسری، اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر! انہیں گانے دو، کیونکہ ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور آج کا دن ہماری عید کا دن ہے۔“

٦/٢٤. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ الضَّبِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ

..... العيدين، باب الرخصة في اللعب الذي لا معصية فيه في أيام العيد،  
٦٠٩/٢، الرقم: ٨٩٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨٠/٢٣،  
الرقم: ٢٨٧-

٢٤: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب السماع: ٥٠٤، الرقم: ٧٢  
وأخرج المحذثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه في  
السنن، كتاب النكاح، باب الغناء والدف، ٦١٢/١، الرقم: ١٩٠٠،  
والنسائي في السنن الكبرى، ٣/٣٣٢، الرقم: ٥٥٦٦، والبيهقي في  
السنن الكبرى، ٧/٢٨٩، الرقم: ١٤٤٦٨-

جَابِرٌ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا أَنْكَحَتْ ذَاتَ قَرَابَتِهَا مِنَ الْأَنْصَارِ. فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَهْدَيْتُمُ الْفَتَاةَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَرْسَلْتِ مَنْ يُغْنِي؟ قَالَتْ: لَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الْأَنْصَارَ فِيهِمْ غَزْلٌ، فَلَوْ أَرْسَلْتُمُ مَنْ يَقُولُ:

أَتَيْنَاكُمْ أَتَيْنَاكُمْ فَحَيُّونَا نُحَيِّكُمْ.

رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے اپنی کسی رشتہ دار انصاری لڑکی کی شادی کی، جب حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے لڑکی کو تحائف بھی دیئے ہیں؟ میں نے عرض کیا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اُس کے ہمراہ کوئی گانے والی بھی بھیجی ہے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: نہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انصار گانے کو بہت پسند کرتے ہیں، اگر تم اُس کے ہمراہ کوئی گانے والا کر دیتیں جو یہ کہتا:

ہم تمہارے پاس آئے، ہم تمہارے پاس آئے،

تم ہمیں مبارک باد دو، ہم تمہیں مبارک باد دیں۔“

## التَّوْبَةُ وَالِاسْتِغْفَارُ

### ﴿ توبہ و استغفار کا بیان ﴾

۱/۲۵. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ فُورَكٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ خِرَازٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلِ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَكْرِيَّا، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ، وَإِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا لَمْ يَضُرَّهُ ذَنْبٌ، ثُمَّ تَلَا: ﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ﴾ [البقرة، ۲: ۲۲۲] قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا عَلَامَةُ التَّوْبَةِ؟ قَالَ: النَّدَامَةُ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے ہے جیسے اُس نے گناہ کیا ہی نہیں اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت رکھتا ہے، تو کوئی گناہ اُسے ضرر نہیں پہنچا سکتا (یعنی اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندے کو سابقہ گناہوں سے توبہ کی توفیق عطا فرما کر اعمال

۲۵: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب التوبة: ۱۶۸، الرقم: ۱

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الديلمي في

مسند الفردوس، ۷۷/۲، الرقم: ۲۴۳۲، والبيهقي في شعب الإيمان،

۴۳۹/۵، الرقم: ۷۱۹۶، والسيوطي في الدر المنثور، ۱/۶۲۶-

صالحہ کی طرف ہدایت دیتا ہے)۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے سورہ بقرہ کی یہ آیت پڑھی: (بے شک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے اور خوب پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے)۔ آپ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! توبہ کی علامت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ندامت۔“

۲/۲۶. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّفَّارِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَاتِكَةَ طَرِيفِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ شَابٍ تَائِبٍ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو اس جوان سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں جو گناہوں سے توبہ کر چکا ہو۔“

۲۶: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب التوبة: ۱۶۸، الرقم: ۲

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الديلمي في

مسند الفردوس، ۴/۴۸، الرقم: ۶۱۵۳، والمنأوي في فيض القدير،

- ۴۸۴/۵

## الْمُجَاهِدَةُ

### ﴿ مجاہدہ کا بیان ﴾

۱/۲۷. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّفَّارِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْإِسْقَاطِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ كَاسِبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَفْضَلِ الْجِهَادِ، فَقَالَ: كَلِمَةٌ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ. فَدَمَعَتْ عَيْنَا أَبِي سَعِيدٍ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت ابوسعید خدری رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے افضل جہاد کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظالم بادشاہ کے سامنے عدل پر مبنی بات کرنا۔ اس پر حضرت ابوسعید رضي الله عنه کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔“

۲۷: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب المجاهدة: ۱۷۶، الرقم: ۳

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء أفضل الجهاد كلمة عدل عند سلطان جائر، ۴/۴۷۱، الرقم: ۲۱۷۴، وأبو داود في السنن، كتاب الملاحم، باب الأمر والنهي، ۴/۱۲۴، الرقم: ۴۳۴۴، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ۲/۱۳۲۹، الرقم: ۴۰۱۱، والبيهقي في شعب الإيمان، ۶/۹۳، الرقم: ۷۵۸۲۔

۲/۲۸ . عَنْ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيِّ، قَالَ:  
 أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ الصَّفَّارِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ:  
 حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ صَاحِبُ الزَّعْفَرَانِيِّ،  
 قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّهُ حَدَّثَهُ، قَالَ:  
 جَاءَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِكِسْرَةٍ خُبْزٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: مَا هَذِهِ  
 الْكِسْرَةُ يَا فَاطِمَةُ؟ قَالَتْ: قُرْصٌ خَبْزَتُهُ، وَلَمْ تَطْبُ نَفْسِي حَتَّى أَتَيْتَكَ  
 بِهَذِهِ الْكِسْرَةِ. فَقَالَ: أَمَا إِنَّهُ أَوَّلُ طَعَامٍ دَخَلَ فَمَّ أَبِيكَ مُنْذُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.  
 رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

وَفِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِقُرْصٍ شَعِيرٍ.

”حضرت انس بن مالک رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا  
 حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم کے لئے روٹی کا ایک ٹکڑا لے کر آئیں۔ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے  
 دریافت فرمایا: اے فاطمہ! یہ ٹکڑا کیسا ہے؟ عرض کیا: میں نے ایک روٹی پکائی تھی۔ آپ  
 کے بغیر میرے دل نے اسے کھانا پسند نہ کیا۔ لہذا میں یہ ٹکڑا لے کر آپ کی خدمت میں  
 حاضر ہوئی ہوں۔ اس پر آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: یہ پہلا کھانا ہے، جو تین دنوں میں تمہارے  
 باپ کے منہ میں گیا ہے۔“

اور بعض روایات میں ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جو کی روٹی لائی تھیں۔

۲۸: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب الجوع وترك الشهوة:

۲۳۴، الرقم: ۱۶

وأخرج المحدثون هنا الحديث بأسانيلهم منهم: أحمد بن حنبل في

المسند، ۲/۳، الرقم: ۱۳۲۴۶، والطبراني في المعجم الكبير، ۱/۲۵۸،

الرقم: ۷۵۰، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۷/۱۶۷، الرقم: ۲۵۹۷۔

## الزُّهْدُ وَالْوَرَعُ وَالتَّقْوَى

### ﴿ زہد و ورع اور تقویٰ کا بیان ﴾

۱/۲۹ . عَنْ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْمُرَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ الزَّاهِدُ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي طَاهِرٍ الْخُرَاسَانِيُّ. قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْعِزَّارِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْفَرِيَابِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدُّوَلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ حُسِنَ إِسْلَامُ الْمَرْءِ تَرَكَهُ مَا لَا يَعْنِيهِ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت ابو ذر غفاری رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کے اسلام کی خوبصورتی یہ ہے کہ وہ بے فائدہ چیزوں کو ترک کر دے۔“

۲۹: أَخْرَجَهُ الْقَشِيرِيُّ فِي الرَّسَالَةِ الْقَشِيرِيَّةِ، بَابُ الْوَرَعِ: ۱۹۴، الرَّقْمُ: ۷

وَأَخْرَجَ الْمُحَدِّثُونَ هَذَا الْحَدِيثَ بِأَسَانِيدِهِمْ مِنْهُمْ: التِّرْمِذِيُّ فِي السُّنَنِ، كِتَابُ الزُّهْدِ، بَابُ فِي مَنْ تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ يَضْحَكُ بِهَا النَّاسُ، ۵۵۸/۴، الرَّقْمُ: ۲۳۱۷-۲۳۱۸، وَابْنُ مَاجَةَ فِي السُّنَنِ، كِتَابُ الزُّهْدِ، بَابُ كَفِّ اللِّسَانِ فِي الْفِتْنَةِ، ۱۳۱۵/۲، الرَّقْمُ: ۳۹۷۶، وَمَالِكٌ فِي الْمَوْطَأِ، ۹۰۳/۲، الرَّقْمُ: ۱۶۰۴، وَابْنُ حِبَّانَ فِي الصَّحِيحِ، ۴۶۶/۱، الرَّقْمُ: ۲۲۹، وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمَسْنَدِ، ۲۰۱/۱، الرَّقْمُ: ۱۷۳۷-

٢/٣٠. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَمْرَةُ بْنُ يُوسُفَ السَّهْمِيُّ  
الْجُرْجَانِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَعْقُوبَ  
الْمُقْرِيَّ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ  
إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ هِشَامٍ،  
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي فَرُوقَةَ، عَنْ أَبِي خَلَادٍ: وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ،  
قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ أُوتِيَ زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَمَنْطِقًا  
فَاقْتَرَبُوا مِنْهُ فَإِنَّهُ يُلَقِّنُ الْحِكْمَةَ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”صحابی رسول حضرت ابوخلاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کسی انسان کو دیکھو کہ اُسے اس دنیا سے بے رغبتی کی توفیق اور قلتِ گفتار عطا کی ہے تو تم اُس کا قرب حاصل کرو، کیونکہ وہ حکمت کی تلقین کرتا ہے۔“

٣/٣١. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

٣٠: أَخْرَجَهُ الْقَشِيرِيُّ فِي الرَّسَالَةِ الْقَشِيرِيَّةِ، بَابُ الزُّهْدِ: ٢٠٢، الرَّقْمُ: ٨

وَأَخْرَجَ الْمُحَدِّثُونَ هَذَا الْحَدِيثَ بِأَسَانِيدِهِمْ مِنْهُمْ: ابْنُ مَاجَهَ فِي  
السُّنَنِ، كِتَابُ الزُّهْدِ، بَابُ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا، ١٣٧٣/٢، الرَّقْمُ:  
٤١٠١، وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْكَبِيرِ، ٣٩٢/٢٢، الرَّقْمُ: ٩٧٥،  
وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ، ٣٤٦/٧، الرَّقْمُ: ١٠٥٢٩، وَأَبُو نَعِيمٍ فِي  
حَلِيَةِ الْأَوْلِيَاءِ، ٤٠٥/١٠۔

٣١: أَخْرَجَهُ الْقَشِيرِيُّ فِي الرَّسَالَةِ الْقَشِيرِيَّةِ، بَابُ الْقِنَاعَةِ: ٢٦٤، الرَّقْمُ: ٢٤

وَأَخْرَجَ الْمُحَدِّثُونَ هَذَا الْحَدِيثَ بِأَسَانِيدِهِمْ مِنْهُمْ: ابْنُ مَاجَهَ فِي  
السُّنَنِ، كِتَابُ الزُّهْدِ، بَابُ الْوَرَعِ وَالتَّقْوَى، ١٤١٠/٢، الرَّقْمُ:  
٤٢١٧، وَالطَّبْرَانِيُّ فِي مَسْنَدِ الشَّامِيِّينَ، ٢١٥/١، الرَّقْمُ: ٣٨٥، —



أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ الْبَصْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَيُّوبَ الْمُقْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كُنْ وَرِعًا تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَكُنْ قَنِعًا تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَأَحْسِنُ مُجَاوِرَةً مَنْ جَاوَرَكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَأَقِلَّ الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پرہیزگار بنو، تم سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے۔ قناعت کرنے والے بنو، تم سب سے زیادہ شکر گزار ہو جاؤ گے۔ دوسرے لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو تو تم مومن بن جاؤ گے۔ اپنے پڑوسی سے اچھی طرح سے پیش آؤ، تم (پکے) مسلمان بن جاؤ گے۔ کم ہنسو، کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔“

۴/۳۲. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيِّ، قَالَ:

..... والبيهقي في شعب الإيمان، ۵/۵۳، الرقم: ۵۷۵۰، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱۰/۳۶۵۔

۳۲: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب الحرية: ۳۴۸، الرقم: ۴۰ وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۱۰۶، الرقم: ۳۴۵۵۲، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى: ۴۲۷، الرقم: ۷۸۶، والديلمي في مسند الفردوس، ۱/۳۴۲، الرقم: ۱۳۶۵، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۱۳۹۔

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْبَصْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قَمَاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ النَّطَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا نَعِيمُ بْنُ مُورِّعِ بْنِ ثُوبَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْمَكِّيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ مَا قَنَعَتْ بِهِ نَفْسُهُ، وَإِنَّمَا يَصِيرُ إِلَى أَرْبَعَةِ أَذْرُعٍ وَشِبْرٍ وَإِنَّمَا يَرْجِعُ الْأَمْرُ إِلَى آخِرِهِ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے لئے (دنیا میں سے) صرف اسی قدر کافی ہے، جس سے تمہارا نفس قناعت کرے کیونکہ تم صرف چار ہاتھ اور ایک بالشت زمین میں جاؤ گے، اور بے شک فیصلہ تو انجام پر ہی ٹھہرتا ہے۔“

۵/۳۳. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْبَصْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْإِسْقَاطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ نَافِعُ بْنُ هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رضي الله عنه يَقُولُ: قِيلَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، مَنْ آلُ مُحَمَّدٍ؟ قَالَ: كُلُّ تَقِيٍّ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت انس رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا: یا نبی اللہ! آل محمد کون لوگ ہیں؟ فرمایا: ہر متقی۔“

۳۳: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب التقوى: ۱۸۸، الرقم: ۶

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في المعجم الأوسط، ۳/۳۳۸، الرقم: ۳۳۳۲، وفي المعجم الصغير، ۱/۱۹۹، الرقم: ۳۱۸، والديلمي في مسند الفردوس، ۱/۴۱۸، الرقم: ۱۶۹۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۲۶۹، والسيوطي في الدر المنثور، ۴/۶۰۔

## الْخَوْفُ وَالرَّجَاءُ

### ﴿خشيتِ الهی اور رحمتِ الهی کی امید کا بیان﴾

۱/۳۴. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ  
 إِبْرَاهِيمَ الْمَهْرَجَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ  
 الْحُسَيْنِ بْنِ الشَّرَفِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى  
 بْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ رضي الله عنه،  
 قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَوْ تَعَلَّمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ  
 كَثِيرًا. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

۳۴: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب الخوف: ۲۱۴، الرقم: ۱۲  
 وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في  
 الصحيح، كتاب الرقاق، باب قول النبي ﷺ: لو تعلمون ما أعلم،  
 ۲۳۷۹/۵، الرقم: ۶۱۲۱، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل،  
 باب توقيره وترك إكثار سؤاله، ۱۸۳۲/۴، الرقم: ۲۳۵۹، والترمذي  
 في السنن، كتاب الزهد، باب في قول النبي ﷺ: لو تعلمون ما أعلم  
 لضحكتكم قليلا، ۵۵۶/۴، الرقم: ۲۳۱۳، وابن ماجه في السنن،  
 كتاب الزهد، باب الخزن والبكاء، ۱۴۰۲/۲، الرقم: ۴۱۹۱، وابن  
 حبان في الصحيح، ۷۳/۲، الرقم: ۳۵۸، وابن خزيمة في الصحيح،  
 ۳۲۴/۲، الرقم: ۱۳۹۵، والحاكم في المستدرک علی الصحیحین،  
 ۵۵۴/۲، الرقم: ۳۸۸۳، والدارمي في السنن، ۳۹۶/۲، الرقم: ۲۷۳۵-

”حضرت انس رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں اُن امور کا علم ہو جائے، جن کا مجھے علم ہے، تو تمہاری ہنسی کم ہو جائے اور رونا زیادہ ہو جائے۔“

٢/٣٥ . عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْأَصَمُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْخَضِرُ بْنُ أَبَانَ الْهَاشِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَوَّارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ عَلَى شَابٍ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ، فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدُكَ؟ فَقَالَ: أَرْجُو اللَّهَ تَعَالَى وَأَخَافُ ذُنُوبِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: شَيْئَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي هَذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا يَرْجُو، وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت انس رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے نوجوان کے پاس تشریف لے گئے جو فوت ہونے کے قریب تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے دریافت فرمایا: تم اپنے بارے میں کیا محسوس کرتے ہو؟ وہ عرض کرنے لگا: بے شک مجھے اللہ تعالیٰ

٣٥: أَخْرَجَهُ الْقَشِيرِيُّ فِي الرَّسَالَةِ الْقَشِيرِيَّةِ، بَابِ أَحْوَالِهِمْ عَنِ الْخُرُوجِ مِنَ

الدُّنْيَا: ٤٦٢، الرَّقْمُ: ٦١

وَأَخْرَجَ الْمُحَدِّثُونَ هَذَا الْحَدِيثَ بِأَسَانِيدِهِمْ مِنْهُمْ: التِّرْمِذِيُّ فِي

السُّنَنِ، كِتَابِ الْجَنَائِزِ، بَابِ (١١)، ٣/٣١١، الرَّقْمُ: ٩٨٣، وَابْنُ مَاجَةَ

فِي السُّنَنِ، كِتَابِ الزُّهْدِ، بَابِ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَالِاسْتِعْدَادِ لَهُ، ٢/١٤٢٣،

الرَّقْمُ: ٤٢٦١، وَالنَّسَائِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى، ٦/٢٦٢، الرَّقْمُ:

١٠٩٠١، وَالْمَقْدِسِيُّ فِي الْأَحَادِيثِ الْمُخْتَارَةِ، ٤/٤١٣، الرَّقْمُ:

١٥٨٧، وَعَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ فِي الْمَسْنَدِ، ١/٤٠٤، الرَّقْمُ: ١٣٧٠-

کی بارگاہ سے (رحمت کی) اُمید بھی ہے اور اپنے گناہوں کا خوف بھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وقتِ نزاع بندہ مومن کے دل میں جب یہ دونوں باتیں جمع ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اُسے وہی عطا فرماتا ہے جس کی وہ اُمید رکھتا ہے اور جس کا اُسے ڈر ہوتا ہے اُس سے بے خوف کرتا ہے۔“

۳/۳۶. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُبَيْشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدِ اللَّيْثِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ، مِنْ وَصْبٍ، أَوْ نَصْبٍ، أَوْ حَزَنِ، أَوْ أَلَمٍ يَهْمُهُ، إِلَّا كَفَرَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تھکان، بیماری، غم، یا بے قرار کرنے والا کوئی بھی دکھ

۳۶: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب الحزن: ۲۳۰، الرقم: ۱۵ وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض، ۴/۱۹۹۲، الرقم: ۲۵۷۳، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في ثواب المريض، ۳/۲۹۸، الرقم: ۹۶۶، والبيهقي في شعب الإيمان، ۷/۱۵۷، الرقم: ۹۸۳۱، والديلمي في مسند الفردوس، ۴/۴۹، الرقم: ۶۱۵۶۔

کسی مومن بندے کو لگ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے بدلہ میں اُس کے بعض گناہ معاف فرما دیتا ہے۔“

٤/٣٧. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ وَاسِطِ بْنِ الْحَبَابِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ دَلْوَيْةِ الدَّقَاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ تَعَالَى، حَتَّى يَلْجَأَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ. وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانٌ جَهَنَّمَ فِي مَنْخَرِي عَبْدٍ أَبَدًا.

رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئے، وہ دوزخ میں نہیں جائے گا، یہاں تک کہ تھنوں میں دودھ

٣٧: أَخْرَجَهُ الْقَشِيرِيُّ فِي الرَّسَالَةِ الْقَشِيرِيَّةِ، بَابُ الْخَوْفِ: ٢١٤، الرَّقْمُ: ١١

وَأَخْرَجَ الْمُحَدِّثُونَ هَذَا الْحَدِيثَ بِأَسَانِيدِهِمْ مِنْهُمْ: التِّرْمِذِيُّ فِي

السُّنَنِ، كِتَابُ فَضَائِلِ الْجِهَادِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْغُبَارِ فِي سَبِيلِ

اللَّهِ، ٤/١٧١، الرَّقْمُ: ١٦٣٣، وَالنَّسَائِيُّ فِي السُّنَنِ، كِتَابُ الْجِهَادِ،

بَابُ فَضْلِ مَنْ عَمِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَلَى قَدَمِهِ، ٦/١٢، الرَّقْمُ: ٣١٠٧،

وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمُسْنَدِ، ٢/٥٠٥، الرَّقْمُ: ١٠٥٦٧، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

فِي الْمَصْنَفِ، ٧/١٢٧، الرَّقْمُ: ٣٤٧٠٨، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ،

١/٤٩٠، الرَّقْمُ: ٨٠٠-

واپس نہ چلا جائے (اور یہ ناممکن ہے) اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار (یعنی جہاد کا غبار) اور جہنم کا دھواں (دونوں) ایک بندے کے نتھنوں میں جمع نہیں ہو سکتے۔“

۵/۳۸. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ الصَّفَّارِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُسْلِمِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ، فَرَأَيْتُ عِنْدَهُ شَهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ، فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ، قُلْتُ لِشَهْرٍ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ تَعَالَى، زَوَّدَنِي، زَوَّدَكَ اللَّهُ تَعَالَى. فَقَالَ: نَعَمْ، حَدَّثْتَنِي عَمِّي أُمُّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ عَنْ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَبُّكُمْ ﷻ: عِبْدِي، مَا عَبَدْتَنِي وَرَجَوْتَنِي وَلَمْ تُشْرِكْ بِي شَيْئًا غَفَرْتُ لَكَ عَلَيَّ مَا كَانَ مِنْكَ، وَلَوْ اسْتَقْبَلْتَنِي بِمِلْءِ الْأَرْضِ خَطَايَا وَذُنُوبًا، اسْتَقْبَلْتُكَ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً، فَاغْفِرْ لَكَ وَلَا أَبَالِي. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت علاء بن زید کہتے ہیں کہ میں حضرت مالک بن دینار کے پاس گیا تو دیکھا کہ ان کے پاس حضرت شہر بن حوشب بیٹھے ہوئے ہیں، جب میں ان کے پاس سے

۳۸: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب الرجاء: ۲۲۲، الرقم: ۱۳  
وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أحمد بن حنبل في المسند، ۵/۱۵۴، الرقم: ۲۱۴۰۶، وابن الجعد في المسند: ۴۹۱، الرقم: ۳۴۲۳، وأبو القاسم هبة الله في اعتقاد أهل السنة، ۶/۱۰۶۸، الرقم: ۱۹۹۱، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲/۱۶، الرقم: ۱۰۴۰، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱/۵۰۹۔

آنے لگا تو میں نے حضرت شہر سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! مجھے زادِ راہ دیجئے (یعنی نصیحت کیجئے) اللہ تعالیٰ آپ کو زادِ راہ دے! حضرت شہر بن حوشبؓ کہنے لگے: ہاں، مجھے میری پھوپھی ام درداء نے حدیث بیان کی حضرت ابو الدرداءؓ سے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے! تو نے اگر میرے ساتھ شرک نہ کیا، میری عبادت کی اور مجھ سے پر امید رہا، تو میں تیرے تمام گناہ معاف کر دوں گا۔ اگر تو میرے پاس زمین بھر گناہ بھی لائے گا تو میں اتنی ہی مغفرت کے ساتھ تیرا استقبال کروں گا، اور تجھے بخش دوں گا، اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔“

۶/۳۹ . عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ طَرِيفٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ شَعِيرٍ مِنْ إِيْمَانٍ، ثُمَّ يَقُولُ: أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ، ثُمَّ يَقُولُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَجْعَلُ مَنْ آمَنَ بِي سَاعَةً مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِي. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

۳۹: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب الرجاء: ۲۲۲، الرقم: ۱۴

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في

المعجم الأوسط، ۲۰۱/۴، ۲۰۲، الرقم: ۳۹۷۶، وفي المعجم

الصغير، ۱۱۴/۲، الرقم: ۸۷۵، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق،

۷۴/۵۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳۸۰/۱۰۔



”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روزِ قیامت اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے، اُسے جہنم سے نکال دو۔ پھر فرمائے گا: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے، اُسے بھی جہنم سے نکال دو۔ پھر فرمائے گا: مجھے میری عزت و جلال کی قسم! جو شخص مجھ پر ایمان لایا، جو شخص دن یا رات کی کسی (بھی) گھڑی ایمان لایا میں اُسے اُس شخص کے مقام پر نہیں رکھوں گا جو مجھ پر ایمان ہی نہیں لایا۔“

## التَّوَكُّلُ

### ﴿توكل بالله كما بيان﴾

٤٠/١. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْإِمَامُ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الْقَاهِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلَّى الله عليه وآله وسلم قَالَ: أُرِيتُ الْأُمَّمَ بِالْمَوْسِمِ فَرَأَيْتُ أُمَّتِي قَدْ مَلَأُوا السَّهْلَ وَالْجَبَلَ، فَأَعْجَبْتَنِي كَثْرَتُهُمْ وَهَيْئَتُهُمْ فَقِيلَ لِي: أَرْضَيْتَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: وَمَعَ هَؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ

٤٠: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب التوكل: ٢٧٠، الرقم: ٢٥  
وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب يدخل الجنة سبعون ألفاً بغير حساب، ٢٣٩٦/٥، الرقم: ٦١٧٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب، ١٩٧/١، الرقم: ٢١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٥٤/١، الرقم: ٤٣٣٩، وابن حبان في الصحيح، ٤٤٧/١٣، الرقم: ٦٠٨٤، والطيالسي في المسند، ٤٧/١، الرقم: ٣٥٢، والحاكم في المستدرک علی الصحیحین، ٤/٤٦٠، الرقم: ٨٢٧٨، وأبو يعلى في المسند، ٢٣٣/٩، الرقم: ٥٣٤٠.

الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، لَا يَكْتَوُونَ، وَلَا يَتَطَيَّرُونَ، وَلَا يَسْتَرْقُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ، فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنِ الْأَسَدِيِّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ. فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: ادْعُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حج کے موقع پر مجھے سابقہ اُمتوں کا مشاہدہ کرایا گیا۔ پھر میں نے اپنے اُمتیوں کو دیکھا کہ انہوں نے پہاڑوں اور وادیوں کو بھرا ہوا ہے، مجھے اُن کی کثرت اور حالت پر تعجب ہوا۔ مجھ سے پوچھا گیا: کیا آپ راضی ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ کی خاطر ان میں وہ ستر ہزار اُمتی بھی شامل ہیں جو بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نہ داغ لگوا کر علاج کراتے تھے، نہ بدشگونی لیتے تھے، اور نہ غیر شرعی جھاڑ پھونک کراتے تھے، یہ اپنے رب پر کلاماً بھروسہ کرتے تھے۔ پس حضرت عکاشہ بن محسن اسدی ؓ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے اُن میں شامل فرمائے؟ آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! اسے اُن میں شامل فرمائے۔ پھر ایک دوسرے شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی اُن میں شامل فرمائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ اس معاملے میں تجھ پر سبقت لے گیا ہے۔“

## الصَّبْرُ وَالشُّكْرُ وَالرِّضَا

### ﴿ صبر و شکر اور رضا کا بیان ﴾

١/٤١ . عَنْ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْبَصْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ الْخَرَّازِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أُسَيْدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزِّيَّاتِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَفَعَتْهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صبر تو وہ ہے، جو صدمہ کی پہلی ٹھوکر لگنے پر کیا جاتا ہے۔“

٤١: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب الصبر: ٢٩٤، الرقم: ٢٨ وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب زيارة القبور، ١/٤٣٠، الرقم: ١٢٢٣، وفي كتاب الجنائز، باب الصبر عند الصدمة الأولى، ١/٤٣٨، الرقم: ١٢٤٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب في الصبر على المصيبة عند الصدمة الأولى، ٢/٦٣٧، الرقم: ٩٢٦، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء أن الصبر عند الصدمة الأولى ٣/٣١٤، الرقم: ٩٨٨، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب الصبر عند الصدمة، ٣/١٩٢، الرقم: ٣١٢٤، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في الصبر على المصيبة، ١/٥٠٩، الرقم: ١٥٩٦ -

٢/٤٢. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِانَ الْأَهْوَازِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الصَّفَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْإِسْقَاطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِنْجَابٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى، عَنْ أَبِي خَبَّابٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، فَقُلْتُ: أَخْبَرِينَا بِأَعْجَبِ مَا رَأَيْتِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَبَكَتْ، وَقَالَتْ: وَآيُ شَأْنِهِ لَمْ يَكُنْ عَجَبًا؟ إِنَّهُ أَتَانِي فِي لَيْلَةٍ فَدَخَلَ مَعِيَ فِي فِرَاشِي، أَوْ قَالَ: فِي لِحَافِي حَتَّى مَسَّ جِلْدِي جِلْدَهُ قَالَ: يَا بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ، ذُرِينِي أَتَعْبُدُ لِرَبِّي. قَالَتْ: قُلْتُ: إِنِّي أَحِبُّ قُرْبَكَ فَأَذْنُتُ لَهُ، فَقَامَ إِلَى قَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَأَكْثَرَ صَبَّ الْمَاءِ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَبَكَى، حَتَّى سَأَلَتْ دَمُوعُهُ عَلَى صَدْرِهِ، ثُمَّ رَكَعَ فَبَكَى، ثُمَّ سَجَدَ فَبَكَى، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَبَكَى، فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى جَاءَ بِلَالٌ فَأَذَنَهُ بِالصَّلَاةِ. فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا يُبْكِيكَ، وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ فَقَالَ: أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟ وَلِمَ لَا أَفْعَلُ، وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ﴾

٤٢: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب الشكر: ٢٨٢، الرقم: ٢٦

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن حبان في

الصحيح، ٣٨٦/٢، الرقم: ٦٢٠، والمنذري في الترغيب والترهيب،

٢٤٣/٢، الرقم: ٢٢٥٥، والحسيني في البيان والتعريف، ١٢٥/١،

الرقم: ٣٢٣-

وَالنَّهَارِ لَايَتِ لِأُولَى الْأَلْبَابِ ﴿ (آل عمران، ۳: ۱۹۰). رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت عطاءؓ سے مروی ہے کہ میں حضرت عبید بن عمیرؓ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا: آپ نے رسول اللہ ﷺ میں کون سی بات سب سے زیادہ پسندیدہ دیکھی ہے وہ ہمیں بیان فرمائیے۔ آپ یہ سن کر رو پڑیں اور فرمانے لگیں: حضور نبی اکرم ﷺ کی کون کون سی بات پسندیدہ نہ تھی؟ ایک رات آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے ساتھ میرے بستر میں یا فرمایا میرے لحاف میں داخل ہو گئے۔ یہاں تک کہ میرا جسم اُن کے جسم کے ساتھ مس ہو گیا، پھر فرمانے لگے: اے ابو بکر کی بیٹی! مجھے اجازت دو میں اپنے رب کی عبادت کر لوں۔ میں نے عرض کیا: میں آپ کے قریب رہنا چاہتی ہوں، پھر میں نے آپ ﷺ کو اجازت دے دی۔ آپ ﷺ اٹھ کر پانی کے مشکیزے کی طرف گئے اور وضوء کیا اور بہت سا پانی بہایا۔ پھر نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ رونے لگ گئے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے آنسو، آپ ﷺ کے سینہ مبارک پر بہنے لگے۔ پھر رکوع میں جا کر گریہ کرتے رہے۔ اسی طرح حالتِ سجدہ میں بھی روتے رہے پھر سر اٹھا کر روتے رہے۔ آپ ﷺ اسی طرح گریہ و زاری کرتے رہے، حتیٰ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آ کر آپ ﷺ کو نماز کی اطلاع دی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو کیا چیز رلاتی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی خاطر آپ کی اُمت کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمادئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ اور میں ایسا کیوں نہ کروں؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ آیت اتاری ہے: ﴿بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور شب و روز کی گردش میں عقل سلیم والوں کے لیے﴾ (اللہ کی قدرت کی) نشانیاں ہیں ﴿۰﴾۔“

٣/٤٣. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْبَصْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْكَرِيمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ السَّلَالُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الْعَبَادَانِيُّ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَيْسَى الرَّقَاشِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: بَيْنَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي مَجْلِسٍ لَهُمْ، إِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُورٌ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَرَفَعُوا رُؤُوسَهُمْ، فَإِذَا الرَّبُّ تَعَالَى قَدْ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، سَلُونِي. فَقَالُوا: نَسَأَلُكَ الرَّضَا عَنَّا، قَالَ تَعَالَى: رِضَايَ قَدْ أَحَلَّكُمْ دَارِي، وَأَنَا لَكُمْ، كَرَامَتِي هَذَا أَوَانُهَا، فَاسْأَلُونِي. قَالُوا: نَسَأَلُكَ الزِّيَادَةَ. قَالَ: فَيُؤْتُونَ بِنَجَائِبٍ مِنْ يَاقُوتٍ أَحْمَرَ أَزْمَّتُهَا زُمُرْدٌ أَخْضَرٌ، وَيَاقُوتٍ أَحْمَرٌ، فَجَاؤُوا عَلَيْهَا، تَضَعُ حَوَافِرَهَا عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهَا فَيَأْمُرُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ بِأَشْجَارٍ عَلَيْهَا الشِّمَارُ، وَتَجِيءُ جَوَارِحُ مِنَ الْحُورِ الْعَيْنِ، وَهِنَّ يَقْلُنَ: نَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبُؤُسُ، وَنَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَمُوتُ، أَزْوَاجُ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ كِرَامٍ، وَيَأْمُرُ اللَّهُ،

٤٣: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب الرضا: ٣٠٨، الرقم: ٣١

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فيما أنكرت الجهمية، ١/٦٥، الرقم: ١٨٤، وأبو القاسم هبة الله في اعتقاد أهل السنة، ٣/٤٨٢، الرقم: ٨٣٦، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٢٠٨، ٢٠٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٣١٠، الرقم: ٥٧٤٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٩٨، والسيوطي في الدر المنثور، ٧/٣٢٤.

سُبْحَانَهُ بِكُثْبَانٍ مِنْ مِسْكِ أَبْيَضٍ أَذْفَرَ، فَتَثِيرُ عَلَيْهِمْ رِيْحًا يُقَالُ لَهَا الْمَثِيرَةُ حَتَّى تَنْتَهِيَ بِهِمْ إِلَى جَنَّةِ عَدْنٍ، وَهِيَ قَصَبَةُ الْجَنَّةِ، فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبَّنَا قَدْ جَاءَ الْقَوْمُ. فَيَقُولُ اللَّهُ: مَرْحَبًا بِالصَّادِقِينَ. مَرْحَبًا بِالطَّائِعِينَ.

قَالَ: فَيُكْشَفُ لَهُمُ الْحِجَابُ ..... فَيَنْظُرُونَ إِلَى اللَّهِ وَعَجَلٌ ..... فَيَتَمَتُّعُونَ بِنُورِ الرَّحْمَنِ، حَتَّى لَا يُبْصِرَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ يَقُولُ: أَرْجِعُوهُمْ إِلَى الْقُصُورِ بِالتَّحْفِ قَالَ: فَيَرْجِعُونَ، وَقَدْ أَبْصَرَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ﴾ (فصلت، ۴۱: ۳۲). رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت اپنی مجلس میں بیٹھے ہوں گے کہ یکا یک جنت کے دروازے پر نور ظاہر ہوگا۔ اہل جنت اپنا سر اٹھا کر دیکھیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں دیکھ رہا ہوگا اور فرمائے گا: اے اہل جنت! مجھ سے (جو چاہو) مانگ لو، اہل جنت جواب دیں گے: ہم صرف یہی چاہتے ہیں کہ تو ہم سے راضی ہو جا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری رضا ہی کی بدولت تو تم میرے گھر میں آئے ہو اور تمہیں میری طرف سے عزت حاصل ہوئی ہے، یہی وقت ہے مجھ سے مانگ لو، اہل جنت عرض کریں گے: ہم تیری مزید رضا چاہتے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر ان کے پاس سرخ یا قوت کی اونٹنیاں لائی جائیں گی۔ جن کی باگیں سبز رنگ کے زمرد اور سرخ رنگ کے یا قوت کی ہوں گی چنانچہ وہ ان پر بیٹھ آئیں گے۔ ان اونٹنیوں کے قدم (تیز رفتاری کے باعث) اس قدر دور پڑیں گے، جس قدر نگاہ پہنچ سکتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ پھلدار درختوں کو حکم دے گا (کہ ان کے لئے پھل گرائیں)۔ پھر موٹی آنکھوں والی



حوریں آئیں گی اور کہیں گی: ہم نازک اندام ہیں، ہمیں کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ ہم ہمیشہ جنت میں رہنے والیاں ہیں، ہمیں کبھی موت نہ آئے گی۔ ہم مومنوں کی باعزت بیویاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفید خوشبودار کستوری کے ٹیلے کو حکم فرمائے گا تو وہ ان پر خوشبو برسائے گا، جس کا نام مشیرہ ہوگا۔ یہاں تک کہ حوریں انہیں لے کر جنت عدن میں آ جائیں گی۔ یہ جنت کا بہترین حصہ ہے، یہ دیکھ کر فرشتے کہیں گے: اے ہمارے رب! یہ لوگ آگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: خوش آمدید! اے سچ بولنے والو! خوش آمدید! اے عبادت گزارو!

”حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر ان کے لئے پردہ اٹھایا جائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھیں گے اور نورِ رحمن کو دیکھ کر اس قدر لطف اندوز ہوں گے کہ ایک دوسرے کو نہیں دیکھیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: انہیں (ان کو عطا کردہ) تحفوں کے ساتھ (ان کے) محلات میں لے جاؤ، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب وہ واپس آئیں گے، تو ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان اسی بارے میں ہے: ﴿(یہ) بڑے بخشنے والے، بہت رحم فرمانے والے (رب) کی طرف سے مہمانی ہے۔﴾“

## الصِّدْقُ وَالْإِخْلَاصُ وَالْيَقِينُ

### ﴿ صدق و اخلاص اور يقين کا بیان ﴾

١/٤٤ . عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْإِمَامُ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: لَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا، وَلَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

٤٤ : أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب الصدق: ٣٣٦، الرقم: ٣٧ وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب قول الله تعالى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ وما ينهى عن الكذب، ٢٢٦١/٥، الرقم: ٥٧٤٣، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب قبح الكذب وحسن الصدق وفضله، ٢٠١٣/٤، الرقم: ٢٦٠٧، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في الصدق والكذب، ٣٤٧/٤، الرقم: ١٩٧١، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في التشديد في الكذب، ٢٩٧/٤، الرقم: ٤٩٨٩، وابن حبان في الصحيح، ٥٠٧/١، الرقم: ٢٧٢ -

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کا ارادہ کرتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے، انسان ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کا ارادہ کرتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔“

۲/۴۵. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْبَصْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرِيَابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو طَالُوتَ، قَالَ: حَدَّثَنِي هَانِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُقْبَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عُبَلَةَ الْعُقَيْلِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطِيَّةُ بْنُ وَشَّاحٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثٌ لَا يُغْلَى عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ، وَمُنَاصَحَةُ وُلَاةِ الْأُمُورِ، وَلِزُومُ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۴۵: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب الإخلاص: ۳۳۰، الرقم: ۳۵  
وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الحث على تبليغ السماع، ۳۴/۵، الرقم: ۲۶۵۸، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب من بلغ علماً، ۸۴/۱، الرقم: ۲۳۰، والدارمي في السنن، المقدمة، باب الاقتداء بالعلماء، ۸۷/۱، الرقم: ۲۳۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۸۲/۴، الرقم: ۱۶۸۰۰، والبزار في المسند، ۳۴۳/۸، الرقم: ۴۳۱۷، والبيهقي في شعب الإيمان، ۶۶/۶، الرقم: ۷۵۱۴، والطبراني في المعجم الأوسط، ۲۳۴/۵، الرقم: ۵۱۷۹۔

تین باتوں میں مسلمان کے دل کو خیانت نہیں کرنی چاہیے، خلوص نیت کے ساتھ عمل کرنے میں، حکام کو نصیحت کرنے میں اور مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑ لینے میں۔“

٣/٤٦. عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الْقَشِيرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّيْخَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيَّ، يَقُولُ: وَقَدْ سَأَلْتُهُ عَنِ الْإِخْلَاصِ: مَا هُوَ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ سَعِيدٍ، وَأَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنِ زَكَرِيَّا، وَقَدْ سَأَلْتُهُمَا عَنِ الْإِخْلَاصِ، فَقَالَا: سَمِعْنَا عَلِيَّ بْنَ إِبْرَاهِيمَ الشَّقِيقِيَّ، وَقَدْ سَأَلْنَاهُ عَنِ الْإِخْلَاصِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ: مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ الْخَصَّافِ، وَقَدْ سَأَلْتُهُ عَنِ الْإِخْلَاصِ، فَقَالَ: سَأَلْتُ أَحْمَدَ بْنَ بَشَّارٍ عَنِ الْإِخْلَاصِ: مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا يَعْقُوبَ الشَّرِيطِيَّ عَنِ الْإِخْلَاصِ: مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ أَحْمَدَ بْنَ غَسَّانَ عَنِ الْإِخْلَاصِ: مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ الْوَاحِدِ بْنَ زَيْدٍ عَنِ الْإِخْلَاصِ: مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الْإِخْلَاصِ مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ حُدَيْفَةَ عَنِ الْإِخْلَاصِ: مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْإِخْلَاصِ: مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْإِخْلَاصِ: مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ رَبَّ الْعِزَّةِ عَنِ الْإِخْلَاصِ مَا هُوَ؟ قَالَ: سِرٌّ مِنْ سِرِّي

٤٦: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب الإخلاص: ٣٣٠، ٢٣١،

الرقم: ٣٦

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الديلمي في

مسند الفردوس، ٣/١٨٧، الرقم: ٤٥١٣، والعسقلاني في فتح

الباري بشرح صحيح البخاري، ٤/١٠٩ (مختصراً).

اَسْتَوْدَعْتُهُ قَلْبَ مَنْ أَحْبَبْتُهُ مِنْ عِبَادِي. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اخلاص کیا ہے؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ اخلاص کیا ہے؟ حضرت جبریل نے عرض کیا: میں نے اللہ رب العزت سے پوچھا کہ اخلاص کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ میرے رازوں میں سے ایک راز ہے، جسے میں اُس شخص کے دل میں القاء کرتا ہوں، جس سے میں محبت کرتا ہوں۔“

۴/۴۷. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُورَكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ خُرَزَادَةَ الْأَهْوَازِيُّ بِهَا، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَشَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا تُرْضِينَ أَحَدًا بِسَخَطِ اللَّهِ تَعَالَى، وَلَا تَحْمَدَنَّ أَحَدًا عَلَى فَضْلِ اللَّهِ ﷻ، وَلَا تَدْمَنَّ أَحَدًا عَلَى مَا لَمْ يُؤْتِكَ اللَّهُ تَعَالَى، فَإِنَّ رِزْقَ اللَّهِ لَا يَسُوقُهُ إِلَيْهِ حِرْصٌ حَرِيصٍ وَلَا يَرُدُّهُ عَنْكَ

۴۷: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب اليقين: ۲۸۸، الرقم: ۲۷

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في المعجم الكبير، ۲۱۵/۱۰، الرقم: ۱۰۵۱۴، والقضاعي في مسند الشهاب، ۹۱/۲، الرقم: ۹۴۷۰، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲۲۱/۱، الرقم: ۲۰۸، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱۷۵/۷، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۲۲۱/۴.

كَرَاهَةً كَارِهِ، وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى، بَعَدَلِهِ وَقِسْطِهِ جَعَلَ الرُّوحَ وَالْفَرَحَ فِي  
الرِّضَا وَالْيَقِينِ، وَجَعَلَ الِهَمَّ وَالْحُزْنَ فِي الشَّكِّ وَالسَّخَطِ.

رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے کسی کو راضی نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کی طرف  
سے کی گئی نوازشات پر کسی اور کی تعریف نہ کرو، اور جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا نہیں  
فرمائیں ان پر کسی کی مذمت نہ کرو۔ کیونکہ حریص کا حرص اللہ تعالیٰ کے رزق کو تمہارے  
پاس نہیں لاسکتا اور نہ کسی شخص کے ناپسند کرنے سے وہ رزق تم سے روکا جاسکتا ہے۔ اللہ  
تعالیٰ نے اپنے عدل و انصاف سے راحت اور خوشی، اپنی رضا اور یقین میں رکھی ہے اور غم  
والم کو شک اور ناراضگی میں رکھا ہے۔“

## الْحَيَاءُ وَالْغَيْرَةُ

### ﴿ حياء اور غیرت کا بیان ﴾

۱/۴۸. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِوَسِّ  
الْحِيرِيُّ الْمُرَكِّيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ  
النَّحْوِيُّ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْهَيْثَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا  
مُوسَى بْنُ حَيَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ  
نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْحَيَاءُ مِنَ  
الْإِيمَانِ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حیا ایمان کا حصہ ہے۔“

۴۸: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب الحياء: ۳۴۲، الرقم: ۳۸  
وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في  
الصحيح، كتاب الإيمان، باب الحياء من الإيمان، ۱/۱۷، الرقم:  
۲۴، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان عدد شعب  
الإيمان، ۱/۶۳، الرقم: ۳۶، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان،  
باب ما جاء أن الحياء من الإيمان، ۱/۱۱، الرقم: ۲۶۱۵، والنسائي  
في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب الحياء، ۱/۱۲۱، الرقم:  
۵۰۳۳، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في الحياء،  
۲/۲۵۲، الرقم: ۴۷۹۵۔

٤٩/٢. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ وُسِّ الْمُرَكِّيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَمَزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَزَّازُ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَاتِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: مَا أَحَدٌ أُغِيرَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى، وَمِنْ غَيْرَتِهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ.

رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں ہے، اسی غیرت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمام فواحش کو، خواہ ظاہری ہوں، یا باطنی، حرام قرار دیا ہے۔“

٤٩: أخرج القشيري في الرسالة القشيرية، باب الغيرة: ٣٩٦، الرقم: ٤٩

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب تفسير القرآن، باب قوله عَلَيْكَ: ﴿قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّي الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ﴾، ٤/١٦٩٩، الرقم: ٤٣٦١، ومسلم في الصحيح، كتاب التوبة، باب غيرة الله تعالى وتحريم الفواحش، ٤/٢١١٤، الرقم: ٢٧٦٠، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب منه، ٥/٥٤٢، الرقم: ٣٥٣٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤/٥٣، الرقم: ١٧٧٠٧، أبو يعلى في المسند، ٩/٥٩، الرقم: ٥١٢٣-



۳/۵۰. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّفَّارِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ بُنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رِجَاءٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يَغَارُ، وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ، وَغَيْرَةُ اللَّهِ تَعَالَى: أَنْ يَأْتِيَ الْعَبْدُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی غیرت کرتا ہے اور مومن بھی غیرت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کو اس پر غیرت آتی ہے کہ بندہ وہ کام کرے جن کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔“

۴/۵۱. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

۵۰: أَخْرَجَهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرَّسَالَةِ الْقُشَيْرِيَّةِ، بَابُ الْغِيْرَةِ: ۳۹۶، الرَّقْمُ: ۵۰. وَأَخْرَجَ الْمُحَدِّثُونَ هَذَا الْحَدِيثَ بِأَسَانِيدِهِمْ مِنْهُمْ: الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الْغِيْرَةِ، ۲/۵، الرَّقْمُ: ۴۹۲۵، وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ التَّوْبَةِ، بَابُ غِيْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَتَحْرِيْمِ الْفَوَاحِشِ، ۴/۴، الرَّقْمُ: ۲۱۱۴، وَالتِّرْمِذِيُّ فِي السُّنَنِ، كِتَابُ الرِّضَاعِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغِيْرَةِ، ۳/۴۷۱، الرَّقْمُ: ۱۱۶۸، وَابْنُ حِبَّانٍ فِي الصَّحِيحِ، ۱/۵۲۸، الرَّقْمُ: ۲۹۳، وَأَبُو يَعْلَى فِي الْمَسْنَدِ، ۱۰/۳۹۵، الرَّقْمُ: ۵۹۹۸.

۵۱: أَخْرَجَهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرَّسَالَةِ الْقُشَيْرِيَّةِ، بَابُ الْحَيَاءِ: ۳۴۲، الرَّقْمُ: ۳۹. وَأَخْرَجَ الْمُحَدِّثُونَ هَذَا الْحَدِيثَ بِأَسَانِيدِهِمْ مِنْهُمْ: التِّرْمِذِيُّ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقُ وَالْوَرَعُ، بَابُ (۲۴)، —

الإِسْمَاعِيلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ إِسْحَقَ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صلَّى الله عليه وآله وسلم قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ: اسْتَحْيُوا مِنْ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ، قَالُوا: إِنَّا نَسْتَحْيِي يَا نَبِيَّ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ. قَالَ: لَيْسَ ذَلِكَ، وَلَكِنَّ مَنْ اسْتَحْيَا مِنْ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ، فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا وَعَى، وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوَى، وَلْتَذْكَرِ الْمَوْتَ وَالْبَلَى، وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ اسْتَحْيَا مِنْ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضي الله عنه سے مروی ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم صلَّى الله عليه وآله وسلم نے اپنے صحابہ رضي الله عنهم سے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے حیا کرو جیسا حیا کرنے کا حق ہے۔ صحابہ کرام رضي الله عنهم نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! الحمد للہ (تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں) ہم (اُس کی توفیق سے) حیا کرتے ہیں۔ آپ صلَّى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: یہ حیا نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ سے حیا کرنا یہ ہے کہ انسان اپنے سر اور جن اعضاء پر وہ مشتمل ہے (ناک، کان، آنکھ وغیرہ) کی (گناہوں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے) حفاظت کرے۔ پیٹ اور جن کو وہ

..... ۶۳۷/۴، الرقم: ۲۴۵۸، والحاكم في المستدرک على الصحيحين،

۳۵۹/۴، الرقم: ۷۹۱۵ (وقال: هذا حديث صحيح)، وابن أبي شيبة

في المصنف، ۷۷/۷، الرقم: ۳۴۳۲۰، وأحمد بن حنبل في المسند،

۳۸۷/۱، الرقم: ۳۶۶۴۔

حاوی ہے (یعنی شرم گاہ اور ٹانگیں) کو (اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے) محفوظ رکھے۔ موت اور اُس کے بعد گل سڑ جانے کو یاد رکھے، جو کوئی آخرت کو یاد رکھے وہ دنیا کی زینت کو چھوڑ دیتا ہے اور جس نے ایسا کیا اُس نے ہی اللہ تعالیٰ سے کما حقہ جیا کیا۔“

## الْأَخْلَاقُ الْحَسَنَةُ

### ﴿ أَخْلَاقِ حَسَنَةٍ كَمَا بَيَّان ﴾

۱/۵۲. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الصَّفَّارُ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ غَالِبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَشَّارُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّمِيرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُ إِيمَانًا؟ قَالَ: أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.

رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت انس رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ! مومنوں میں سب سے افضل ترین ایمان کس کا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ان میں بہترین اخلاق کا مالک ہے۔“

۵۲: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب الخلق: ۳۸۰، الرقم: ۴۷ وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الرضاع، باب ما جاء في حق المرأة على زوجها، ۴۶۶/۳، الرقم: ۱۱۶۲، وابن حبان في الصحيح، ۲/۲۲۷، الرقم: ۴۷۹، والحاكم في المستدرک علی الصحیحین، ۱/۴۳، الرقم: ۲، وقال: هذا حديث صحيح، والدارمي في السنن، ۲/۴۱۵، الرقم: ۲۷۹۲، وعبد الرزاق في المصنف، ۳/۷۲، الرقم: ۴۸۴۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۴۷۲، الرقم: ۱۰۱۱۰، وأبو يعلى في المسند، ۷/۲۳۷، الرقم: ۴۲۴۰ -

## الْجُودُ وَالسَّخَاءُ وَالْفَقْرُ

### ﴿ جو د و سخا اور فقر کا بیان ﴾

۱/۵۳ . عَنْ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْعَبَّاسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: السَّخِيُّ: قَرِيبٌ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى، قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ، قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ، بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ. وَالْبَخِيلُ: بَعِيدٌ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى، بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ، بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ، قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ. وَالْجَاهِلُ السَّخِيُّ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنَ الْعَابِدِ الْبَخِيلِ.

رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

فرمایا: سخی اللہ تعالیٰ سے قریب، لوگوں سے قریب اور جنت سے قریب ہوتا ہے جبکہ دوزخ

۵۳: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب الجود والسخاء: ۳۸۸،

الرقم: ۴۸

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في

السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في السخاء، ۳۴۲/۴، الرقم:

۱۹۶۱، والطبراني في المعجم الأوسط، ۲۷/۳، الرقم: ۲۳۶۳،

والبيهقي في شعب الإيمان، ۴۲۸/۷، الرقم: ۱۰۸۴۷، والمنذري

في الترغيب والترهيب، ۲۵۸/۳، الرقم: ۳۹۴۶۔

سے دور ہوتا ہے۔ بخیل اللہ تعالیٰ سے دور، لوگوں سے دور، جنت سے دور، اور جہنم کے قریب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو جاہل سخی، بخیل عابد سے زیادہ محبوب ہے۔“

۲/۵۴. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ شَجَاعِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى الْبَزَّازُ بَبْغَدَادَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْأَنْبَارِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ الصَّائِغِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُبَيْصَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ، نِصْفِ يَوْمٍ.

رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان فقراء، امیر مسلمانوں سے نصف دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور وہ (نصف دن) پانچ سو سال کے برابر ہوگا۔“

۵۴: أَخْرَجَهُ الْقَشِيرِيُّ فِي الرَّسَالَةِ الْقَشِيرِيَّةِ، بَابُ الْفَقْرِ: ٤١٦، الرَّقْمُ: ٥٣

وَأَخْرَجَ الْمُحَدِّثُونَ هَذَا الْحَدِيثَ بِأَسَانِيدِهِمْ مِنْهُمْ: التِّرْمِذِيُّ فِي السُّنَنِ، كِتَابُ الزُّهْدِ، بَابُ مَا جَاءَ أَنْ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ، ٤/٥٧٨، الرَّقْمُ: ٢٣٥٣، وَابْنُ مَاجَةَ فِي السُّنَنِ، كِتَابُ الزُّهْدِ، بَابُ مَنْزِلَةِ الْفُقَرَاءِ، ٢/١٣٨٠، الرَّقْمُ: ٤١٢٢، وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي الْمُسْنَدِ، ٢/٥١٢، الرَّقْمُ: ١٠٦٦٣، وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْأَوْسَطِ، ٧/٣١٥، الرَّقْمُ: ٧٦٠٥، وَابْنُ بَيْهَقٍ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ، ٧/٣٠١، الرَّقْمُ: ١٠٣٨٢.

## الصَّمْتُ وَقِلَّةُ الْكَلَامِ

﴿ خاموشی اور کم گوئی اختیار کرنے کا بیان ﴾

۱/۵۵ . عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الْأَصْبَهَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُقِلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

۵۵: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب الصمت: ۲۰۸، الرقم: ۹  
وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره، ۲۲۴۰/۵، الرقم: ۵۶۷۲، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الحث على إكرام الجار والضيف ولزوم الصمت إلا عن الخير، ۶۸/۱ الرقم: ۴۷، والترمذي في السنن، كتاب الصفة والرقائق والورع، باب (۵۰)، ۶۵۹/۴، الرقم: ۲۵۰۰، وقال: هذا حديث صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في حق الجوار، ۳۳۹/۴، الرقم: ۵۱۵۴، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب حق الجوار، ۱۲۱۱/۲، الرقم: ۳۶۷۲-

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ عزوجل پر اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے ہمسائے کو نہ ستائے، اور جو اللہ عزوجل اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے مہمان کی عزت کرے، اور جو اللہ عزوجل اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے، وہ منہ سے اچھی بات نکالے یا خاموش رہے۔“

۲/۵۶. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُوسَى الْأَسَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أَمَامَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلَيْسَعَكَ بَيْتَكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ.  
رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نجات کیا ہے؟ فرمایا: اپنی زبان کو (بری باتوں سے) روک رکھو، تمہارا گھر تمہارے لئے کشادہ ہو جائے (زیادہ وقت اپنے گھر میں ہی گزارو) اور اپنے گناہوں پر رویا کرو۔“

۵۶: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب الصمت: ۲۰۸، الرقم: ۱۰

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في حفظ اللسان، ۶۰۵/۴، الرقم، ۲۴۰۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۵۹/۵، الرقم: ۲۲۲۸۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۷۰/۱۷، الرقم: ۷۴۱، والبيهقي في شعب الإيمان، ۴۹۲/۱، الرقم: ۸۰۵۔



## الْأَدَبُ وَالتَّكْرِيمُ

### ﴿ ادب و تکریم کا بیان ﴾

۱/۵۷. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْبَصْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَالِمٍ الْقَزَّازُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ بَيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّجَاءِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهِ إِلَّا قَيَّضَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ مَنْ يُكْرِمُهُ عِنْدَ سِنِّهِ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت انس بن مالک رضي الله عنه سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو نوجوان کسی بوڑھے کے سن رسیدہ ہونے کی وجہ سے اُس کی عزت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس جوان کے لیے کسی کو مقرر فرما دیتا ہے جو اُس کے بڑھاپے میں اُس کی عزت کرتا ہے۔“

۵۷: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب حفظ قلوب المشايخ

وترك الخلاف عليهم: ٤٩٨، الرقم: ٦٩

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في

السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في إجلال الكبير، ٣٧٢/٤،

الرقم: ٢٠٢٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩٤/٦، الرقم: الرقم:

٥٩٠٣، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢٠/٢، الرقم: ٨٠٢،

والبيهقي في شعب الإيمان، ٤٦١/٧، الرقم: ١٠٩٩٣ -

۲/۵۸. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الصَّفَّارُ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا غَنَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنِ النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: حَقُّ الْوَالِدِ عَلَى وَالِدِهِ: أَنْ يُحْسِنَ اسْمَهُ، وَيُحْسِنَ مَرْضَعَهُ، وَيُحْسِنَ أَدَبَهُ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بچے کا اپنے باپ پر حق ہے کہ وہ اُس کا اچھا نام رکھے، اُس کی اچھی رضاعت کا انتظام کرے اور اُسے اچھا ادب سکھائے۔“

۵۸: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب الأدب: ۴۳۴، الرقم: ۵۶

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البيهقي

في شعب الإيمان، ۶/۴۰۰، الرقم: ۸۶۶۸-

## الأخوة والفتوة

### ﴿ أخوت وموَدّت كما بيان ﴾

١/٥٩ . عَنْ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا بِهِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا بِهِ أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِهِ يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنِ كَاسِبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: وَلَا يَزَالُ اللَّهُ تَعَالَى فِي حَاجَةِ الْعَبْدِ مَا دَامَ الْعَبْدُ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ.

رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

٥٩: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب الفتوة: ٣٦٠، الرقم: ٤٥

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب المظالم، باب لا يظلم المسلم المسلم ولا يسلمه، ٨٦٢/٢، الرقم: ٢٣١٠، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم الظلم، ١٩٩٦/٤، الرقم: ٢٥٨٠، والترمذي في السنن، كتاب الحدود، باب ما جاء في الشرع على المسلم، ٣٤/٤، الرقم: ١٤٢٥، وأبوداود في السنن، كتاب الأدب، باب المؤاخاة، ٢٧٣/٤، الرقم: ٤٨٩٣ والنسائي في السنن الكبرى، ٣٠٩/٤، الرقم: ٧٢٩١ وأحمد بن حنبل في المسند، ٩١/٢، الرقم: ٥٦٤٦ -

”حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے کام آتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے کام میں (مدد کرتا) رہتا ہے۔“

## الْكِبْرُ وَالْحَسَدُ

### ﴿ تكبر اور حسد کا بیان ﴾

۱/۶۰. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْمُرَكِّيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بَانَ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ فَضْلِ الْفُقَيْمِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، الْكِبْرُ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

۶۰: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب الخشوع والتواضع: ۲۴۰،

الرقم: ۱۷

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب تحريم الكبر وبيانه، ۱/۹۳، الرقم: ۹۱، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في الكبر، ۴/۳۶۱، الرقم: ۱۹۹۹، وابن حبان في الصحيح، ۱۲/۲۸۰، الرقم: ۵۴۶۶، وأبو عوانة في المسند، ۲/۳۹، الرقم: ۸۵-

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہ جائے گا اور جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا، وہ دوزخ میں نہ جائے گا۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک شخص پسند کرتا ہے اُس کا لباس عمدہ ہو؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے۔ تکبر تو حق بات قبول نہ کرنا اور لوگوں کو حقیر جاننا ہے۔“

٢/٦١. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ الْفَرَائِضِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، وَهُوَ الْمِصْبِيُّ، عَنْ هَارُونَ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ حَصِيفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبَرٍ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

٦١: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب الخشوع والتواضع: ٢٤٢،

الرقم: ١٩

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في

السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في الكبر، ٣٦٠/٤، الرقم: ١٩٩٨،

أبو داود في السنن، كتاب اللباس، باب ما جاء في الكبر، ٥٩/٤، الرقم:

٤٠٩١، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب البرائة من الكبر والتواضع،

١٣٧٩/٢، الرقم: ٤١٧٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٥١/١، الرقم:

٤٣١٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٧٥/١٠، الرقم: ١٠٠٠٠ -

نے فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا۔“

۳/۶۲. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْبَصْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عِمْرَانَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَعْبُدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ هُنَّ أَصْلُ كُلِّ خَطِيئَةٍ فَاتَّقُوهُنَّ وَاحْذَرُوهُنَّ: إِيَّاكُمْ وَالْكِبْرَ، فَإِنَّ إِبْلِيْسَ حَمَلَهُ الْكِبْرُ عَلَى أَنْ لَا يَسْجُدَ لِآدَمَ وَإِيَّاكُمْ وَالْحِرْصَ، فَإِنَّ آدَمَ حَمَلَهُ الْحِرْصُ عَلَى أَنْ أَكَلَ فِي الشَّجَرَةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ ابْنَ آدَمَ إِنَّمَا قَتَلَ أَحَدَهُمَا صَاحِبَهُ حَسَدًا. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ہر برائی کی جڑ ہیں۔ پس تم ان سے ڈرو اور ان سے پرہیز کرو (وہ یہ ہیں): تم تکبر سے پرہیز کرو کیونکہ تکبر نے ہی ابلیس کو حضرت آدم عليه السلام کو سجدہ کرنے سے روکا تھا۔ تم حرص سے بچو کیونکہ حرص نے ہی حضرت آدم عليه السلام کو (ممنوعہ) درخت کے پتے کھانے پر مجبور کیا۔ تم حسد سے بچو کیونکہ حضرت آدم عليه السلام کے دو بیٹوں میں سے ایک نے اپنے بھائی کو حسد کی بنا پر ہی قتل کیا۔“

۶۲: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب الحسد: ۲۵۶، الرقم: ۲۱  
وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن عساكر  
في تاريخ مدينة دمشق، ۳۹/۴۹، ۴۰۔

## الْغَيْبَةُ

### ﴿ غَيْبَتِ كَا بَيَان ﴾

١/٦٣ . عَنْ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
 الْإِسْمَاعِيلِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ  
 الْخَلِيلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيْسَى بْنِ  
 بِنْتِ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَمِيدٍ، عَنْ مُوسَى  
 بْنِ وَرْدَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: أَنَّ رَجُلًا قَامَ، وَهُوَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم  
 قَبْلَ ذَلِكَ جَالِسٌ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: مَا أَعْجَزَ فُلَانًا، فَقَالَ صلی اللہ علیہ وسلم:  
 أَكَلْتُمْ أَخَاكُمْ وَاعْتَبْتُمُوهُ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص پہلے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی مجلس میں بیٹھا تھا۔ جب وہ اٹھ کر چلا گیا تو حاضرین میں سے کسی نے کہا: یہ شخص کس  
 قدر کمزور ہے؟ اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اپنے بھائی کو کھایا ہے اور اس  
 کی غیبت کی ہے۔“

٦٣: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب الغيبة: ٢٦٠، الرقم: ٢٢

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في

المعجم الأوسط، ١/١٤٥، الرقم: ٤٥٨، والهيثم في مجمع

الزوائد، ٨/٩٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٣٢٧، الرقم:

٤٢٨٩، والسيوطي في الدر المنثور، ٧/٥٧٥-



## الْوَلَايَةُ وَإِثْبَاتُ كَرَامَاتِ الْأَوْلِيَاءِ

### ﴿ولايت اور کرامات اولیاء کا اثبات﴾

١/٦٤ . عَنْ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَمَزَةُ بْنُ يُونُسَ السَّهْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَافِظُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ بْنِ حَمِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْمُقْرِي، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ الْخَيَّاطُ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ مَيْمُونِ مَوْلَى عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: مَنْ أَدَى وَلِيًّا فَقَدْ اسْتَحَلَّ مُحَارَبَتِي، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ الْعَبْدُ بِمِثْلِ آدَاءِ مَا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، مَا تَرَدَّدْتُ فِي شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدَّدِي فِي قَبْضِ رُوحِ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ، لِأَنَّهُ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ

٦٤: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب الولاية: ٤٠٢، الرقم: ٥١

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أحمد بن حنبل في المسند، ٢٥٦/٦، الرقم: ٢٦٢٣٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ١٣٩/٩، الرقم: ٩٣٥٢، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير، ٢٧٠/٢، الرقم: ٦٩٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/١، والديلمي في مسند الفردوس، ١٦٨/٣، الرقم: ٤٤٤٥، و العسقلاني في فتح الباري، ٣٤٢/١١، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ٣٥٨/١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٦٩/١٠، وقال: رواه البزار والطبراني وأحمد ورجال أحمد رجال الصحيح.

مَسَاءَتَهُ وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس نے میرے کسی ولی کو تکلیف دی تو اُس نے میرے ساتھ جنگ کو حلال جانا اور کسی بندے کو میرا قرب جس قدر فرائض کی ادائیگی سے ہوتا ہے کسی اور چیز سے نہیں ہوتا۔ (فرائض کی ادائیگی کے بعد) میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اُس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ میں کبھی بھی کسی کام میں اتنا تردد نہیں کرتا جسے میں کرنے والا ہوتا ہوں جتنا تردد میں اپنے اس بندہ مومن کی روح قبض کرنے میں کرتا ہوں کیونکہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کی تکلیف کو ناپسند کرتا ہوں۔ حالانکہ اُس کا موت سے چھٹکارا بھی نہیں۔“

۶۵/۲. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ عَبْدَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ الصَّفَّارِ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

۶۵: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب المحبة: ۴۸۰، الرقم: ۶۵  
وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أحمد بن  
حنبل في المسند، ۲۵۶/۶، الرقم: ۲۶۲۳۶، والطبراني في المعجم  
الأوسط، ۱۳۹/۹، الرقم: ۹۳۵۲، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير،  
۲/۲۷۰، الرقم: ۶۹۹، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۵/۱، والديلمي  
في مسند الفردوس، ۱۶۸/۳، الرقم: ۴۴۴۵، والعسقلاني في فتح  
الباري، ۳۴۲/۱۱، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ۳۵۸/۱،  
والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۶۹/۱۰، وقال: رواه البزار والطبراني  
وأحمد ورجال أحمد رجال الصحيح۔

اللَّهُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ صَدَقَةَ الدِّمَشْقِيِّ، عَنْ هِشَامِ الْكُتَّانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنْ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، عَنْ رَبِّهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى قَالَ: مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ، وَمَا تَرَدَّدْتُ فِي شَيْءٍ كَتَرَدُّدِي فِي قَبْضِ نَفْسِ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَدَاءِ مَا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَلَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، وَمَنْ أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ لَهُ سَمْعًا وَبَصَرًا وَيَدًا وَمُؤَيَّدًا.

رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جبریل امین علیہ السلام سے اور وہ اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے میرے کسی ولی کی توہین کی تو اُس نے میرے ساتھ جنگ کا آغاز کیا۔ اور میں کبھی بھی کسی چیز میں اتنا تردد نہیں کرتا جتنا تردد میں اپنے اس بندے کی روح قبض کرنے میں کرتا ہوں کیونکہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کی تکلیف پسند نہیں کرتا۔ حالانکہ موت اُسے آنی ہی ہے۔ میرا کوئی بندہ میرے نزدیک فرائض کی ادائیگی سے زیادہ محبوب چیز سے میرے قریب نہیں آتا اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے سے میرے قریب آتا رہتا ہے، تا آنکہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جس سے میں محبت کروں، میں اُس کے کان، آنکھ، ہاتھ اور اس کا مددگار بن جاتا ہوں۔“

٣/٦٦. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ  
 الْإِسْفَرَايِينِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ،  
 قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ، وَزَيْدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الدِّمَشْقِيُّ وَعَبْدُ  
 الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ الدَّيْرِعَاقُولِيُّ، وَأَبُو الْخَصِيبِ بْنُ الْمُسْتَنِيرِ  
 الْمِصْبِصِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ الزُّهْرِيِّ،  
 عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: انْطَلَقَ ثَلَاثَةَ رَهْطٍ مِمَّنْ  
 كَانَ قَبْلَكُمْ، فَأَوَاهُمُ الْمَبِيتُ إِلَى غَارٍ فَدَخَلُوهُ، فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِنْ  
 الْجَبَلِ، فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ. فَقَالُوا: إِنَّهُ وَاللَّهِ، لَا يُنَجِّيكُمْ مِنْ هَذِهِ  
 الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللَّهَ تَعَالَى بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: إِنَّهُ  
 كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا،  
 فَعَاقَبَنِي طَلَبُ الشَّجَرِ يَوْمًا، فَلَمْ أُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتَّى نَامَا، فَحَلَبْتُ لَهُمَا

٦٦: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب إثبات كرامات الأولياء:

٥٢٦، ٥٢٧، الرقم: ٧٧

وأخرج المحذثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في  
 الصحيح، كتاب الإجارة، باب من استأجر أجيراً فترك الأجير أجره  
 فعمل فيه المستأجر فزاد، ٧٩٣/٢، الرقم: ٢١٥٢، ومسلم في  
 الصحيح، كتاب التوبة، باب قصة أصحاب الغار الثلاثة، ٢١٠٠/٤،  
 ٢١٠٠١، الرقم: ٢٧٤٣، والطبراني في مسند الشاميين، ٢٢٨/٤،  
 ٢٢٩، الرقم: ٣١٤٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤١٢/٥، الرقم:

غُبُوقَهُمَا، فَجِئْتُهُمَا بِهِ، فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمِينَ فَتَحَرَّجْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا،  
 وَكَرِهْتُ أَنْ أُغْبِقَ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا، فَقُمْتُ وَالْقَدْحُ عَلَى يَدَيَّ  
 أَنْتَظِرُ اسْتِيقَاظَهُمَا حَتَّى بَرَقَ الْفَجْرُ، فَاسْتَيْقَظَا، فَشَرِبَا غُبُوقَهُمَا، اَللَّهُمَّ  
 إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهَكَ فَافْرِجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْفَرَجَتْ  
 إِنْفِرَاجًا لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَقَالَ  
 الْآخِرُ: اَللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمِّ، وَكَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ،  
 فَرَاوَدْتَهَا عَنْ نَفْسِهَا، فَاْمْتَنَعَتْ، حَتَّى اَلَمْتُ بِهَا سَنَةً مِنَ السِّنِينَ،  
 فَجَاءَتْنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ عَلَى أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ  
 نَفْسِهَا، فَفَعَلْتُ حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا، قَالَتْ: لَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَفْضَّ  
 اَلْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوعِ عَلَيْهَا فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ  
 أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِي أُعْطَيْتُهَا، اَللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ  
 ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهَكَ فَافْرِجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ، فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ  
 أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثُمَّ قَالَ الثَّالِثُ:  
 اَللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجْرَاءَ فَأَعْطَيْتُهُمْ أَجُورَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْهُمْ  
 تَرَكَ الَّذِي لَهُ وَذَهَبَ، فَثَمَرْتُ أَجْرَهُ، فَجَاءَنِي بَعْدَ حِينٍ فَقَالَ: يَا عَبْدَ  
 اللَّهِ، أَدِّ إِلَيَّ أَجْرَتِي، فَقُلْتُ لَهُ: كُلُّ مَا تَرَى مِنْ أَجْرَتِكَ مِنَ الْإِبِلِ  
 وَالْغَنَمِ وَالْبَقَرِ وَالرَّقِيقِ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، لَا تَسْتَهْزِئْ بِي فَقُلْتُ: إِنِّي لَا  
 اسْتَهْزِئُ بِكَ، فَأَخَذَ ذَلِكَ كُلَّهُ فَاسْتَاقَهُ، وَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا. اَللَّهُمَّ

فَإِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهَكَ فَافْرِجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ  
فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوا مِنَ الْغَارِ يَمْشُونَ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں سے تین آدمی جا رہے تھے کہ رات گزارنے کے لئے وہ ایک غار میں داخل ہوئے۔ پہاڑ سے ایک پتھر نے لڑھک کر غار سے اُن کے نکلنے کا راستہ بند کر دیا۔ اُنہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اس پتھر سے بچ نہیں سکتے مگر یوں کہ اپنے کسی نیک کام کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ اُن میں سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ! میرے ماں باپ بہت بوڑھے ہو گئے تھے اور میں اُن سے پہلے اپنے گھر کے کسی فرد کو دودھ نہیں پلاتا تھا۔ ایک دن مجھے لکڑیوں کی تلاش کے باعث زیادہ دیر ہو گئی اور میں اُن کے پاس نہ آسکا حتیٰ کہ وہ سو گئے۔ میں نے اُن کے لیے دودھ دوہا اور اُسے لے کر اُن کے پاس آیا تو وہ سوئے ہوئے تھے۔ میں نے اُنہیں جگانا مناسب نہ سمجھا اور نہ ہی میں نے اُن سے پہلے گھر کے کسی فرد کو دودھ پلانا پسند کیا۔ میں اُسی جگہ کھڑے ہو کر اُن کے جاگنے کا انتظار کرنے لگا اور پیالہ میرے ہاتھ میں تھا یہاں تک کہ فجر ہو گئی۔ پس وہ بیدار ہوئے اور اُنہوں نے دودھ پیا۔ اے اللہ! اگر یہ کام میں نے تیری رضا کے لیے کیا تو اس پتھر کو ہمارے راستے سے ہٹا دے۔ پس وہ قدرے ہٹ گیا لیکن وہ وہاں سے نکل نہیں سکتے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دوسرا یوں گویا ہوا، اے اللہ! میرے چچا کی بیٹی جس کو میں سب سے زیادہ پیار کرتا تھا۔ میرا دل اُس پر مائل تھا لیکن وہ مجھ سے بچتی رہتی تھی۔ ایک سال اُسے قحط کا سامنا ہوا تو وہ میرے پاس آئی، میں نے اُسے اس شرط پر ایک سو بیس دینار دیئے کہ وہ میرے اور اپنے درمیان رکاوٹ نہ ڈالے۔ اُس نے یہ بات مان لی لیکن جب میں اُس پر قادر ہوا تو اُس نے کہا: آپ کے لیے حلال نہیں کہ آپ بند مہر کو ناحق توڑیں۔ میں اُس سے ہٹ گیا۔ حالانکہ وہ مجھے سب سے پیاری تھی اور جو سونا

میں نے اُسے دیا تھا وہ بھی چھوڑ دیا۔ اے اللہ! اگر یہ کام میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا تھا تو جس مصیبت میں ہم ہیں اس سے ہمارے لیے راستہ نکال۔ چنانچہ پتھر کچھ سرک گیا لیکن اتنا نہیں کہ وہ نکل سکیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تیسرا شخص عرض گزار ہوا: اے اللہ! میں نے کچھ آدمی مزدوری پر لگائے تو جب انہیں مزدوری دی تو ایک نے نہ لی اور چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے اُس کی مزدوری کو کام میں لگایا جس سے بہت مال بڑھ گیا۔ ایک مدت کے بعد وہ میرے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے بندے! میری مزدوری تو ادا کرو۔ میں نے اُس سے کہا کہ جو تم اونٹ، گائے، بکریاں اور غلام دیکھ رہے ہو یہ سب تمہاری اجرت ہیں۔ اُس نے کہا: اے اللہ کے بندے! میرے ساتھ مذاق نہ کیجئے۔ میں نے کہا: میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا۔ پس وہ سب کچھ لے گیا اور اُن میں سے کوئی چیز نہ چھوڑی۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ کام صرف تیری رضا کے لیے کیا تھا تو ہم جس مصیبت میں ہیں اس سے ہمیں راستہ دے۔ چنانچہ پتھر ہٹ گیا اور وہ باہر نکل کر اپنی منزل کی طرف چل پڑے۔“

۴/۶۷ . عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ  
الْإِسْفَرَايِينِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ،

۶۷: أَخْرَجَهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرَّسَالَةِ الْقُشَيْرِيَّةِ، بَابِ إِثْبَاتِ كَرَامَاتِ الْأَوْلِيَاءِ:

۵۲۵، ۵۲۶، الرِّقْمُ: ۷۶

وَأَخْرَجَ الْمُحَدِّثُونَ هَذَا الْحَدِيثَ بِأَسَانِيدِهِمْ مِنْهُمْ: الْبُخَارِيُّ فِي

الصَّحِيحِ، كِتَابِ أَحَادِيثِ الْأَنْبِيَاءِ، بَابِ قَوْلِ اللَّهِ: ﴿وَإِذْ كَرَّمْنَا

الْكِتَابَ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا﴾، ۱۲۶۸/۳، الرِّقْمُ: ۳۲۵۳،

وَمُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ، كِتَابِ الْبِرِّ وَالصَّلَاةِ وَالْأَدَابِ، بَابِ تَقْدِيمِ بَرِّ

الْوَالِدِينَ عَلَى التَّطَوُّعِ بِالصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا، ۱۹۷۶/۴، ۱۹۷۷، الرِّقْمُ:

۲۵۵۰، وَابْنُ حِبَّانَ فِي الصَّحِيحِ، ۴۱۱/۱۴، ۴۱۲، الرِّقْمُ: ۶۴۸۹، —

قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلَّى الله عليه وآله وسلم: قَالَ أَبُو عَوَانَةَ: وَحَدَّثَنِي الصَّنْعَانِيُّ وَأَبُو أُمِيَّةَ قَالَا: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ الْمَرْوَزِيِّ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صلَّى الله عليه وآله وسلم قَالَ: لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةً: عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام، وَصَبِيٌّ فِي زَمَنِ جُرَيْجٍ وَصَبِيٌّ آخَرٌ. فَأَمَّا عَيْسَى فَقَدْ عَرَفْتُمُوهُ. وَأَمَّا جُرَيْجٌ فَكَانَ رَجُلًا عَابِدًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَكَانَتْ لَهُ أُمٌّ وَكَانَ يَوْمًا يُصَلِّي إِذْ اشْتَاقَتْ إِلَيْهِ أُمُّهُ. فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ، فَقَالَ: يَا رَبِّ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ أَمْ آتِيهَا؟ ثُمَّ صَلَّى فَدَعَتْهُ، فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ. ثُمَّ صَلَّى، فَاشْتَدَّ عَلَى أُمِّهِ، فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتَّى تُرِيَهُ وَجُوهَ الْمُؤْمِسَاتِ. وَكَانَتْ زَانِيَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَقَالَتْ لَهُمْ: أَنَا أَفْتِنُ جُرَيْجًا حَتَّى يَزْنِيَ، فَآتَتْهُ فَلَمْ تَقْدِرْ عَلَى شَيْءٍ. وَكَانَ رَاعٍ يَأْوِي بِاللَّيْلِ إِلَى أَصْلِ صَوْمَعَتِهِ فَلَمَّا أَغْيَاهَا رَاوَدَتِ الرَّاعِيَّ عَلَى نَفْسِهَا فَأَتَاهَا، فَوَلَدَتْ، ثُمَّ قَالَتْ: وَلَدِي هَذَا مِنْ جُرَيْجٍ. فَأَتَاهُ بَنُو إِسْرَائِيلَ، وَكَسَرُوا صَوْمَعَتَهُ، وَشَتَمُوهُ ثُمَّ صَلَّى وَدَعَا، ثُمَّ نَحَسَ الْغُلَامَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: كَانِي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صلَّى الله عليه وآله وسلم حِينَ قَالَ بِيَدِهِ: يَا غُلَامُ، مَنْ أَبُوكَ؟ فَقَالَ: الرَّاعِي، فَنَدِمُوا عَلَى مَا كَانَ

..... وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٠٧/٢، الرقم: ٨٠٥٧، والبيهقي في

شعب الإيمان، ١٩٤/٦، الرقم: ٧٨٧٩-



مِنْهُمْ، وَاعْتَدَرُوا إِلَيْهِ، وَقَالُوا: نَبِيٌّ صَوْمَعَتِكَ مِنْ ذَهَبٍ - أَوْ قَالَ: مِنْ  
 فِضَّةٍ - فَأَبَى عَلَيْهِمْ، وَبَنَاهَا كَمَا كَانَتْ. وَأَمَّا الصَّبِيُّ الْآخَرُ: فَإِنَّ امْرَأَةً  
 كَانَ مَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا تُرْضِعُهُ، إِذْ مَرَّ بِهَا شَابٌّ جَمِيلٌ الْوَجْهَ، ذُو شَارَةٍ،  
 فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ اجْعَلْ ابْنِي مِثْلَ هَذَا، فَقَالَ الصَّبِيُّ: اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي  
 مِثْلَهُ. قَالَ مُحَمَّدٌ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: كَانِي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِينَ كَانَ  
 يَحْكِي الْغُلَامَ وَهُوَ يَرْضِعُ. ثُمَّ مَرَّتْ بِهَا أَيْضًا امْرَأَةٌ ذَكَرُوا أَنَّهَا سَرَقَتْ،  
 وَزَنْتْ، وَعُوقِبَتْ، فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ ابْنِي مِثْلَ هَذَا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ  
 اجْعَلْنِي مِثْلَهَا. فَقَالَتْ لَهُ أُمُّهُ فِي ذَلِكَ، فَقَالَ: إِنَّ الشَّابَّ جَبَّارٌ مِنَ  
 الْجَبَابِرَةِ، وَإِنَّ هَذِهِ الْمَرْأَةَ قِيلَ: إِنَّهَا زَنْتْ وَلَمْ تَزِنْ، وَقِيلَ: سَرَقَتْ وَلَمْ  
 تَسْرِقْ، وَهِيَ تَقُولُ: حَسْبِيَ اللَّهُ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ  
 آپ ﷺ نے فرمایا: گہوارے میں صرف تین لوگوں نے کلام کیا: حضرت عیسیٰ بن  
 مریم علیہ السلام اور جرتج کے عہد کا ایک بچہ، اور ایک بچہ ان کے علاوہ تھا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو  
 تو تم لوگ جانتے ہی ہو۔ جرتج کا قصہ یہ ہے کہ یہ شخص بنی اسرائیل میں بڑا عبادت گزار  
 تھا۔ اُس کی والدہ بھی تھی۔ ایک دن وہ نماز پڑھ رہے تھے کہ اُن کی والدہ کو ان کو دیکھنے کا  
 اشتیاق ہوا۔ اُس نے اُنہیں آواز دی: اے جرتج! اُنہوں نے کہا: خدایا! کیا نماز بہتر ہے،  
 یا یہ بہتر ہے کہ میں اُن کے پاس جاؤں؟ پھر نماز پڑھنے لگے۔ والدہ نے پھر بلایا۔ انہوں  
 نے پھر وہی الفاظ دوہرائے اور پھر نماز پڑھتے رہے۔ اُن کی والدہ کو یہ بات ناگوار گزری  
 اور اُنہوں نے کہا: اے اللہ! اسے مرنے سے پہلے زانیہ عورتوں کے چہرے دکھا دینا۔ بنی  
 اسرائیل میں ایک زانیہ عورت تھی، اُس نے کہا: میں جرتج کو گمراہ کروں گی، یہاں تک کہ

یہ زنا کرے۔ چنانچہ وہ اُن کے پاس آئی مگر انہیں گمراہ نہ کر سکی۔ ایک چرواہا رات کو جرتج کے حجرہ کی دیوار کے ساتھ پناہ لیا کرتا تھا۔ جب وہ عورت جرتج کو گمراہ کرنے سے عاجز آ گئی تو اُس نے چرواہے کو پھسلا لیا۔ اُس نے اُس کے ساتھ زنا کیا۔ جس سے ایک بچہ پیدا ہوا۔ اُس عورت نے کہا: میرا یہ بچہ جرتج سے ہے۔

”یہ سن کر بنی اسرائیل جرتج کے پاس آئے۔ اُس کا عبادت خانہ توڑ دیا۔ اور اُسے گالیاں دیں۔ اس کے بعد جرتج نے نماز پڑھی اور دعا کی اور بچے کو حرکت دی۔

”محمد کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اب بھی دیکھ رہا ہوں، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا: (جرتج نے بچے سے کہا:) تمہارا باپ کون ہے؟ بچے نے جواب دیا: چرواہا، اس پر بنی اسرائیل کو اپنے فعل پر ندامت ہوئی اور انہوں نے جرتج سے معافی مانگی اور کہا: ہم آپ کا عبادت خانہ سونے سے یا کہا چاندی سے بنا دیتے ہیں، مگر جرتج نے قبول نہ کیا اور جیسا پہلے تھا ویسا ہی بنا لیا۔

”دوسرے بچے کا واقعہ یہ ہے کہ ایک عورت ایک اپنے شیر خوار بچے کو دودھ پلا رہی تھی کہ ایک خوبصورت اور اچھی وضع قطع کا نوجوان ادھر سے گزرا، عورت نے کہا: یا اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا کر دینا۔ بچہ بولا: خدایا مجھے اس جیسا نہ کرنا۔

”محمد کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اب بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں، جب کہ وہ بچے کی بات بیان فرما رہے تھے اور وہ دودھ پی رہا تھا۔ اس واقعہ کے بعد اُس عورت کے پاس سے ایک عورت گزری، جس کے متعلق لوگ کہتے تھے کہ اُس نے زنا اور چوری کا ارتکاب کیا اور اُسے سزا دی گئی۔ بچے والی عورت نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا نہ کرنا، مگر بچہ بولا: خدایا! مجھے اس جیسا ہی بنانا۔ والدہ نے بچے سے اس کی وجہ دریافت کی تو اُس نے کہا: بے شک وہ خوبرونوجوان ایک

ظالم شخص ہے اور اس عورت کے متعلق لوگ کہتے ہیں کہ اس نے زنا اور چوری کی ہے، حالانکہ اس نے نہ تو زنا کیا ہے اور نہ ہی چوری کی ہے اور وہ کہتی ہے: میرے لیے اللہ ہی کافی ہے۔“

۵/۶۸. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ الْإِسْفَرَايِينِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقْرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا، انْتَفَتِ الْبَقْرَةُ وَقَالَتْ: إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا، إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ. فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَمَنْتُ بِهَذَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ ایک شخص اپنے گائے پر بوجھ لادے ہوئے ہانک کر لے جا رہا تھا۔ گائے نے اس

۶۸: أخرج القشيري في الرسالة القشيرية، باب إثبات كرامات الأولياء:

۵۲۷، ۵۲۸، الرقم: ۷۸

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب من فضائل أبي بكر الصديق رضي الله عنه، ۱۳۳۹/۳، الرقم: ۳۴۶۳، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل أبي بكر رضي الله عنه، ۱۸۵۸/۴، الرقم: ۲۳۸۸، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب أبي بكر وعمر رضي الله عنهما كليهما، ۶۱۵/۵، الرقم: ۳۶۷۷-

کی طرف دیکھا اور کہنے لگی: میں اس (کام) کے لئے پیدا نہیں کی گئی بلکہ میں تو کھیتی باڑی کے لئے تخلیق کی گئی ہوں۔ لوگوں نے (تجب کے عالم میں کہا): سبحان اللہ! حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک میں تو اسے سچ مانتا ہوں اور ابو بکر و عمر بھی اسے سچ تسلیم کرتے ہیں۔“

۶/۶۹. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ الصَّفَّارِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ ذَكَرَ كَلِمَةً إِذْ سَمِعَ رَعْدًا فِي السَّحَابِ، فَسَمِعَ صَوْتًا فِي السَّحَابِ: أَنْ اسْقِ حَدِيقَةَ فَلَانٍ، فَجَاءَ ذَلِكَ السَّحَابُ إِلَى سَرْحَةٍ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِيهَا، فَاتَّبَعَ السَّحَابُ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي حَدِيقَةٍ فَقَالَ: مَا اسْمُكَ؟ فَقَالَ: فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ بِاسْمِهِ. قَالَ: فَمَا تَصْنَعُ بِحَدِيقَتِكَ هَذِهِ إِذْ صَرَمْتَهَا؟ قَالَ: وَلِمَ تَسْأَلُ عَنُّ

۶۹: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب إثبات كرامات الأولياء:

۵۲۹، الرقم: ۷۹

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في

الصحيح، كتاب الزهد، باب الصدقة في المساكين، ۲۲۸۸/۴،

الرقم: ۲۹۸۴، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲۹۶/۲، الرقم:

۷۹۲۸، والبيهقي في شعب الإيمان، ۲۳۱/۳، الرقم: ۳۴۰۷،

والمنذري في الترغيب والترهيب، ۵/۲، الرقم: ۱۲۷۵-

ذَلِكَ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ أَنْ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ،  
 قَالَ: أَمَا إِذْ قُلْتَ فَإِنِّي أَجْعَلُهَا ثَلَاثًا، فَأَجْعَلُ لِنَفْسِي وَلَاهْلِي ثُلَاثًا وَأَرَدُّ  
 عَلَيْهَا ثُلَاثًا، وَاجْعَلْ لِلْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ ثُلَاثًا. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مرتبہ ایک شخص نے بادل کی گرج سنی اور پھر بادل سے ایک آواز سنی کہ فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کرو، وہ بادل چل پڑا اور اُس نے باغ والی زمین پر پانی برسایا، وہ شخص اُس بادل کے پیچھے پیچھے گیا تو اُس نے دیکھا کہ وہاں ایک شخص باغ میں کھڑا نماز پڑھ رہا ہے، اُس شخص نے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ اُس نے اپنا نام بتایا کہ میں فلاں بن فلاں ہوں۔ اُس شخص نے پوچھا: تم جب اس باغ کے پھل کو کاٹتے ہو تو کیا کرتے ہو؟ اُس نے کہا: تم یہ کیوں پوچھ رہے ہو؟ اُس آدمی نے جواب دیا: میں نے بادل سے یہ آواز سنی تھی: فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کرو، باغ والے آدمی نے کہا: اب جب کہ تم نے یہ بتایا ہے (تو سنو!) میں اس باغ کی پیداوار کو تین حصوں میں تقسیم کرتا ہوں۔ اس میں سے ایک تہائی میں اپنے لیے اپنے اہل و عیال کے لئے رکھتا ہوں، ایک تہائی میں اسی باغ میں لگا دیتا ہوں اور ایک تہائی میں مساکین اور مسافروں پر خرچ کرتا ہوں۔“

## فِرَاسَةُ الْمُؤْمِنِ

### ﴿فِرَاسَتِ مُؤْمِنٍ كَمَا بَيَّان﴾

۱/۷۰. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّكَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْكُوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ، فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ عز وجل. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔“

۷۰: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب الفراسة: ۳۶۸، الرقم: ۴۶  
وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الخوارزمي  
في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ۱/۱۸۹، والترمذي في السنن،  
كتاب تفسير القرآن، باب من سورة الحجر، ۵/۲۹۸، الرقم:  
۳۱۲۷، والطبراني في المعجم الأوسط، ۸/۲۳، الرقم: ۷۸۴۳،  
والقضاعي في مسند الشهاب، ۱/۳۸۷، الرقم: ۶۶۳.

## الرُّؤْيَاءُ

## ﴿ خَوَابِوُنْ كَا بِيَانْ ﴾

١/٧١. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا السَّيِّدُ أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَلَوِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ زَيْدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الرَّؤْيَا مِنَ اللَّهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَتْفَلْ عَنْ يَسَارِهِ، وَلْيَتَعَوَّذْ، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

”حضرت ابو قتاده رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

٧١: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب رؤيا القوم: ٥٥٨، الرقم: ٨١

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في

الصحيح، كتاب الطب، باب النفث في الرقية، ٢١٦٩/٥، الرقم:

٥٤١٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الرؤيا، ١٧٧١/٤، الرقم:

٢٢٦١، والترمذي في السنن، كتاب الرؤيا، باب إذا رأى في المنام

ما يكره ما يصنع، ٥٣٥/٤، الرقم: ٢٢٧٧، وأبو داود في السنن،

كتاب الأدب، باب ما جاء في الرؤيا، ٣٠٥/٤، الرقم: ٥٠٢١، وابن

ماجه في السنن، كتاب تعبير الرؤيا، باب من رأى رؤيا يكرهها،

١٢٨٦/٢، الرقم: ٣٩٠٩-

نیک خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے، پس جب تم میں سے کوئی شخص برا خواب دیکھے، تو اُسے چاہیے کہ وہ اپنی بائیں جانب تھوک دے اور تعوذ پڑھے، اس طرح یہ خواب اُسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔“

۲/۷۲. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ وَاسِ الْمُرَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَمْرَةَ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اُس نے مجھے ہی دیکھا ہے کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔“

۷۲: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب رؤيا القوم: ۵۵۸، الرقم: ۸۲

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب إثم من كذب على النبي صلى الله عليه وسلم، ۵۲/۱، الرقم: ۱۱۰، ومسلم في الصحيح، كتاب الرؤيا، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى، ۱۷۷۵/۴، الرقم: ۲۲۶۶، والترمذي في السنن، كتاب الرؤيا، باب ما جاء في قول النبي صلى الله عليه وسلم: مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى، ۵۳۵/۴، الرقم: ۲۲۷۶، وابن ماجه في السنن، كتاب تعبير الرؤيا، باب رؤية النبي صلى الله عليه وسلم في المنام، ۱۲۸۴/۲، الرقم: ۳۹۰۰۔



۳/۷۳. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْبَصْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمِنْقَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ عِيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ قَالَ ﷺ: مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ قَبْلَكَ. هِيَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ يَرَاهَا الْمَرْءُ، أَوْ تَرَى لَهُ. رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت ابو الدرداء رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سورہ یونس کی اس آیت ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ کے متعلق دریافت کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے کسی نے مجھ سے یہ سوال نہیں کیا: یہ نیک خواب ہیں، جنہیں آدمی دیکھتا ہے، (یا فرمایا: اُسے دکھائے جاتے ہیں۔“

۷۳: أخرجه القشيري في الرسالة القشيرية، باب رؤيا القوم: ۵۵۸، الرقم: ۸۰ وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الرؤيا، باب قوله: ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾، ۵۳۴/۴، الرقم: ۲۲۷۳، وابن ماجه في السنن، كتاب تعبير الرؤيا، باب الرؤيا الصالحة يراها المسلم أو ترى له، ۱۲۸۳/۲، الرقم: ۳۸۹۸، والدارمي في السنن، كتاب الرؤيا، باب قوله تعالى: ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾، ۱۶۵/۲، الرقم: ۲۱۳۶، والحاكم في المستدرک علی الصحیحین، ۳۷۰/۲، الرقم: ۳۳۰۲۔

## تَذْكَيرُ الْمَوْتِ

### ﴿ موت کو یاد کرنے کا بیان ﴾

١/٧٤ . عَنْ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الْأَصْبَهَانِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى الطَّلْحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَوْفَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَغَيِّرَ اللَّوْنِ فَقَالَ: ذَهَبَ صَفْوُ الدُّنْيَا وَبَقِيَ الْكَدْرُ، فَالْمَوْتُ الْيَوْمَ تُحْفَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ بدلا ہوا تھا، فرمایا: دنیا کی صفائی جاتی رہی اور کدورت باقی رہ گئی۔ لہذا اب ہر مسلمان کے لئے موت ایک تحفہ ہے۔“

٢/٧٥ . عَنْ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الْأَصْبَهَانِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ،

٧٤: أَخْرَجَهُ الْقَشِيرِيُّ فِي الرَّسَالَةِ الْقَشِيرِيَّةِ، بَابُ التَّصَوُّفِ: ٤٢٨، الرَّقْمُ: ٥٥

وَأَخْرَجَ الْمُحَدِّثُونَ هَذَا الْحَدِيثَ بِأَسَانِيدِهِمْ مِنْهُمْ: ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ

فِي الْمَصْنُفِ، ١٠٢/٧، الرَّقْمُ: ٣٤٥١٦، وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْمَعْجَمِ الْكَبِيرِ،

١٥٥/٩، الرَّقْمُ: ٨٧٧٥، وَأَبُو نَعِيمٍ فِي حَلِيَةِ الْأَوْلِيَاءِ، ١/١٣١ -

٧٥: أَخْرَجَهُ الْقَشِيرِيُّ فِي الرَّسَالَةِ الْقَشِيرِيَّةِ، بَابُ أَحْوَالِهِمْ عَنِ الْخُرُوجِ مِنَ

الدُّنْيَا: ٤٦٢، الرَّقْمُ: ٦٠

قَالَ: حَدَّثَنَا الْخَضِرُ بْنُ أَبَانَ الْهَاشِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَدْبَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الْعَبْدَ لِيَعَالِجُ كَرْبَ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ، وَإِنَّ مَفَاصِلَهُ لِيُسَلِّمَ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ، تَقُولُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ تُفَارِقُنِي وَأَفَارِقُكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت انس بن مالک رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ موت کی سختیاں اور تکالیف جھیلتا رہتا ہے یہاں تک کہ اُس کے اعضاء ایک دوسرے کو (الوداعی) سلام اس طرح کہتے ہیں: تجھ پر سلامتی ہو قیامت تک تم مجھ سے جدا ہو رہے ہو اور میں تم سے جدا ہو رہا ہوں۔“

۳/۷۶. عَنِ الْقَشِيرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَامِرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّيْسَابُورِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي عَلِيٍّ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي لَهَبٍ، عَنْ

..... وَأَخْرَجَ الْمُحَدِّثُونَ هَذَا الْحَدِيثَ بِأَسَانِيدِهِمْ مِنْهُمْ: الدَّيْلَمِيُّ فِي مَسْنَدِ الْفَرْدُوسِ، ۱۹۱/۴، الرَّقْمُ: ۶۵۹۰.

۷۶: أَخْرَجَهُ الْقَشِيرِيُّ فِي الرَّسَالَةِ الْقَشِيرِيَّةِ، بَابِ مَخَالَفَةِ النَّفْسِ وَذِكْرِ عِيُوبِهَا: ۲۵۰، الرَّقْمُ: ۲۰.

وَأَخْرَجَ الْمُحَدِّثُونَ هَذَا الْحَدِيثَ بِأَسَانِيدِهِمْ مِنْهُمْ: الْبِيهَقِيُّ فِي شَعْبِ الْإِيمَانِ، ۳۷۰/۷، الرَّقْمُ: ۱۰۶۱۶، وَفِي كِتَابِ الزُّهْدِ الْكَبِيرِ، ۱۹۳/۲، الرَّقْمُ: ۴۶۳، وَالْعَسْقَلَانِيُّ فِي فَتْحِ الْبَارِيِّ، ۲۳۶/۱۱ (مَرْفُوعًا عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه).

مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:  
أَخَوْفُ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي: اتِّبَاعُ الْهَوَى، وَطُولُ الْأَمَلِ، فَأَمَّا اتِّبَاعُ  
الْهَوَى فَيُضِدُّ عَنِ الْحَقِّ، وَأَمَّا طُولُ الْأَمَلِ فَيُنْسِي الْآخِرَةَ.

رَوَاهُ فِي الرَّسَالَةِ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف، خواہشات کی پیروی اور لمبی لمبی آرزوؤں سے ہے۔ پس خواہشات کی پیروی حق سے روکتی ہے اور لمبی آرزو آخرت کو بھلا دیتی ہے۔“

# مَصَادِرُ التُّخْرِيجِ

۱. القرآن الحكيم۔
۲. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴-۲۴۱ھ/۷۸۰-۸۵۵ء)۔ المسند۔  
بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔
۳. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/۸۱۰-۸۷۰ء)۔ الصحيح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔
۴. بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰-۲۹۲ھ/۸۲۵-۹۰۵ء)۔  
المسند بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔
۵. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ الزهد الكبير۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الکتب الثقافیة،  
۱۹۹۶ء۔
۶. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ السنن الكبرى۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز،  
۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔
۷. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔
۸. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ المدخل إلى السنن الكبرى۔ الکویت، دار الخلفاء للکتاب

الاسلامى، ١٤٠٤هـ -

٩. ترمذى، ابو عيسى محمد بن عيسى بن سوره بن موسى بن ضحاک سلمى (٢١٠-٢٧٩هـ / ٨٢٥-٨٩٢ء) - السنن - بيروت، لبنان: دار الغرب الاسلامى، ١٩٩٨ء -
١٠. ابن جعد، ابو الحسن على بن جعد بن عبید ہاشمی (١٣٣-٢٣٠هـ / ٧٥٠-٨٤٥ء) - المسند - بيروت، لبنان: مؤسسه نادر، ١٤١٠هـ / ١٩٩٠ء -
١١. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١-٤٠٥هـ / ٩٣٣-١٠١٤ء) - المستدرک على الصحيحين - مکه، سعودى عرب: دار الباز للنشر والتوزيع -
١٢. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠-٣٥٤هـ / ٨٨٤-٩٦٥ء) - الصحيح - بيروت، لبنان: مؤسسه الرساله، ١٤١٤هـ / ١٩٩٣ء -
١٣. ابن حجر عسقلانى، احمد بن على بن محمد بن محمد بن على بن احمد کنانى (٤٤٣-٨٥٢هـ / ١٣٤٢-١٤٣٩ء) - فتح الباري شرح صحيح البخاري - لاهور، پاکستان: دار نشر الكتب الاسلاميه، ١٣٠١هـ / ١٩٨١ء -
١٤. حسام الدين هندی، علاء الدين على متقى (م ٩٧٥هـ) - كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال - بيروت، لبنان: مؤسسه الرساله، ١٣٩٩هـ / ١٩٧٩ء -
١٥. حسینی، ابراهيم بن محمد (١٠٥٤-١١٢٠هـ) - البيان والتعريف - بيروت، لبنان: دار الكتاب العربى، ١٤٠١هـ -
١٦. حکيم ترمذى، ابو عبد اللہ محمد بن على بن حسن بن بشر - نوادر الأصول في احاديث الرسول - بيروت، لبنان: دار الجليل، ١٩٩٢ء -
١٧. ابن خزيمه، ابو بكر محمد بن اسحاق (٢٢٣-٣١١هـ / ٨٣٨-٩٢٤ء) - الصحيح - بيروت، لبنان: المکتب الاسلامى، ١٣٩٠هـ / ١٩٧٠ء -

- ١٨ . خطيب بغدادى، ابوبكر احمد بن على بن ثابت بن احمد بن مهدي بن ثابت (٣٩٢-  
٤٦٣هـ/١٠٠٢-١٠٧١ء)- تاريخ بغداد- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية-
- ١٩ . خوارزمي، ابوالمويد محمد بن محمود (٥٩٣-٦٦٥هـ)- جامع المسانيد- بيروت،  
لبنان-
- ٢٠ . دارمي، ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن (١٨١-٢٥٥هـ/٧٩٧-٨٦٩ء)- السنن-  
بيروت، لبنان: دار الكتب العربي، ١٤٠٧هـ-
- ٢١ . دارقطني، ابو الحسن على بن عمر بن احمد بن مهدي بن مسعود بن نعمان (٣٠٦-  
٣٨٥هـ/٩١٨-٩٩٥ء)- السنن- بيروت، لبنان: دار المعرفة، ١٣٨٦هـ/  
١٩٦٦ء-
- ٢٢ . ابو داود، سليمان بن اشعث سجستاني (٢٠٢-٢٧٥هـ/٨١٧-٨٨٩ء)- السنن-  
بيروت، لبنان: دار الفكر، ١٤١٤هـ/١٩٩٤ء-
- ٢٣ . ديلمي، ابو شجاع شيرويه بن شهردار بن شيرويه الديلمي الهمداني (٤٤٥-٥٠٩هـ/١٠٥٣-  
١١١٥ء)- مسند الفردوس- بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٩٨٦ء-
- ٢٤ . ذهبي، شمس الدين محمد بن احمد الذهبي (٦٤٣-٧٢٨هـ)- سير أعلام النبلاء-  
بيروت، لبنان، مؤسسة الرسالة، ١٣١٣هـ-
- ٢٥ . ابن رجب حنبلي، ابو الفرج عبد الرحمن بن احمد (٧٣٦-٧٩٥هـ)- جامع  
العلوم و الحكم في شرح خمسين حديثا من جوامع الكلم-  
بيروت، لبنان: دارالمعرفة، ١٤٠٨هـ-
- ٢٦ . زركلي، خير الدين الزركلي- الأعلام- بيروت، لبنان، دارالعلم للملأين-  
١٩٨٠ء-
- ٢٧ . ابن سعد، ابو عبد الله محمد (١٦٨-٢٣٠هـ/٧٨٤-٨٤٥ء)- الطبقات



- الكبرى - بيروت، لبنان: دار بيروت للطباعة والنشر، ١٣٩٨هـ/١٩٧٨ء -
٢٨. سيوطي، جلال الدين ابو الفضل عبد الرحمن بن ابى بكر بن محمد بن ابى بكر بن عثمان  
(٨٤٩-٩١١هـ/١٤٤٥-١٥٠٥ء) - الدر المنثور في التفسير بالمأثور -  
بيروت، لبنان: دار المعرفة -
٢٩. ابن ابى شيبه، ابو بكر عبد الله بن محمد بن ابراهيم بن عثمان كوفى (١٥٩-٢٣٥هـ/  
٧٧٦-٨٤٩ء) - المصنف - رياض، سعودى عرب: مكتبة الرشد، ١٤٠٩هـ -
٣٠. طبرانى، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠هـ/  
٨٧٣-٩٧١ء) - مسند الشاميين - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة،  
١٤٠٥هـ/١٩٨٤ء -
٣١. طبرانى، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠هـ/  
٨٧٣-٩٧١ء) - المعجم الأوسط - رياض، سعودى عرب: مكتبة المعارف،  
١٤٠٥هـ/١٩٨٥ء -
٣٢. طبرانى، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمي (٢٦٠-٣٦٠هـ/  
٨٧٣-٩٧١ء) - المعجم الصغير - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية،  
١٤٠٣هـ/١٩٨٣ء -
٣٣. عبد بن حميد، ابو محمد بن نصر الكسى (م ٢٤٩هـ/٨٦٣ء) - المسند - قاهره، مصر:  
مكتبة السنة، ١٤٠٨هـ/١٩٨٨ء -
٣٤. عبد الرزاق، ابو بكر بن همام بن نافع صنعانى (١٢٦-٢١١هـ/٧٤٤-٨٢٦ء) -  
المصنف - بيروت، لبنان: المكتب الاسلامى، ١٤٠٣هـ -
٣٥. ابن عساكر، ابو قاسم على بن حسن بن هبة الله بن عبد الله بن حسين دمشقى (٤٩٩ء -  
٥٧١هـ/١١٠٥-١١٧٦ء) - تاريخ مدينة دمشق (المعروف ب: تاريخ

- ابن عساكر) - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي، ١٤٢١هـ / ٢٠٠١ء -
٣٦. عمر كحاله، عمر رضا كحاله، معجم المؤلفين، بيروت، لبنان، دار احياء التراث العربي
٣٧. ابو عوانه، يعقوب بن اسحاق بن ابراهيم بن زيد نيشاپوري (٢٣٠-٣١٦هـ / ٨٤٥-٩٢٨ء) - المسند - بيروت، لبنان: دار المعرفة، ١٩٩٨ء -
٣٨. قزويني، عبدالكريم بن محمد الرافي - التدوين في اخبار قزوين - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٩٨٧ء -
٣٩. قشيري، ابو القاسم عبد الكريم بن هوازن نيشاپوري (٣٧٦-٤٦٥هـ / ٩٨٦-١٠٧٣ء) - الرسالة القشيرية في علم التصوف - بيروت، لبنان: دار الجليل -
٤٠. قشيري، ابو القاسم عبد الكريم بن هوازن نيشاپوري (٣٧٦-٤٦٥هـ / ٩٨٦-١٠٧٣ء) - الرسالة القشيرية في علم التصوف - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤٢٦هـ / ٢٠٠٥ء -
٤١. قضاعي، ابو عبد الله محمد بن سلامه بن جعفر (٤٥٤هـ) - مسند الشهاب - بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ١٤٠٧هـ -
٤٢. ابن كثير، ابو الفداء اسماعيل بن عمر (٧٠١-٧٧٤هـ / ١٣٠١-١٣٧٣ء) - تفسير القرآن العظيم - بيروت، لبنان: دار المعرفة، ١٤٠٠هـ / ١٩٨٠ء -
٤٣. لالكاني، ابو قاسم هبة الله بن حسن بن منصور (م ٤١٨هـ) - شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة واجماع الصحابة - الرياض، سعودي عرب، دار طيبة، ١٤٠٢هـ -
٤٤. ابن ماجه، ابو عبد الله محمد بن يزيد قزويني (٢٠٩-٢٧٣هـ / ٨٢٤-٨٨٧ء) -

- السنن - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤١٩هـ / ١٩٩٨ء -
٤٥. مالك، ابن أنس بن مالك رضي الله عنه بن أبي عامر بن عمرو بن حارث أصبحي (٩٣-١٧٩هـ / ٧١٢-٧٩٥ء) - الموطأ - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي، ١٤٠٦هـ / ١٩٨٥ء -
٤٦. ابن مبارك، ابو عبد الرحمن عبد الله بن واضح مروزي (١١٨-١٨١هـ / ٧٣٦-٧٩٨ء) - كتاب الزهد - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية -
٤٧. مسلم، ابو الحسين ابن الحجاج ابو الحسن القشيري النيسابوري (٢٠٦-٢٦١هـ / ٨٢١-٨٧٥ء) - الصحيح - بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي -
٤٨. مقدسي، عبد الغني بن عبد الواحد بن علي المقدسي، أبو محمد (٥٤١-٦٠٠هـ) - الأحاديث المختارة - مكة المكرمة، سعودى عرب: مكتبة النهضة الحديثية، ١٤١٠هـ / ١٩٩٠ء -
٤٩. مناوى، عبدالرؤف بن تاج العارفين بن على بن زين العابدين (٩٥٢-١٠٣١هـ / ١٥٤٥-١٦٢١ء) - فيض القدير شرح الجامع الصغير - مصر: مكتبة تجاربه كبرى، ١٣٥٦هـ -
٥٠. منذرى، ابو محمد عبد العظيم بن عبد القوى بن عبد الله بن سلامه بن سعد (٥٨١-٦٥٦هـ / ١١٨٥-١٢٥٨ء) - الترغيب والترهيب - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤١٧هـ -
٥١. نسائي، احمد بن شعيب، ابو عبد الرحمن (٢١٥-٣٠٣هـ / ٨٣٠-٩١٥ء) - السنن الكبرى - بيروت، لبنان: دار الكتب العلمية، ١٤١١هـ / ١٩٩١ء -
٥٢. ابو نعيم، احمد بن عبد الله بن احمد بن إسحاق بن موسى بن مهران أصبهاني (٣٣٦-٤٣٠هـ / ٩٤٨-١٠٣٨ء) - حلية الأولياء وطبقات الأصفياء - بيروت،

لبنان: دار الكتاب العربي، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۵۳. نووی، ابوزکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام

(۶۳۱-۶۷۷ھ/۱۲۳۳-۱۲۷۸ء)۔ شرح صحیح مسلم۔ کراچی،

پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء۔

۵۴. بیٹھی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/

۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ مجمع الزوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث +

بیروت، لبنان: دار الكتاب العربي، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۵۵. بیٹھی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/۱۳۳۵-

۱۴۰۵ء)۔ موارد الظمان إلى زوائد ابن حبان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب

العلمیہ۔

۵۶. ابو یعلیٰ، احمد بن علی بن ثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/

۸۲۵-۹۱۹ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/

۱۹۸۴ء۔

## شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی معرکہ آراء تصانیف ﴿جولائی 2009ء تک﴾

### A. قرآنیات

23. ”کنز الایمان“ کی فنی حیثیت  
 24. معارف آية الكرسي  
 25. العرفان في فضائل و آداب القرآن  
 26. التصور الإسلامي لطبيعة البشرية  
 27. نهج التربية الاجتماعية في القرآن الكريم  
 28. Irfan-ul-Qur'an (English Translation of the Holy Qur'an)  
 29. Qur'anic Concept of Human Guidance  
 30. Islamic Concept of Human Nature

01. عرفان القرآن (أردو ترجمہ قرآن حکیم)  
 02. تفسیر منہاج القرآن (سورۃ الفاتحہ، جزو اول)  
 03. تفسیر منہاج القرآن (سورۃ البقرہ)  
 04. حکمت استعاذہ  
 05. تسمیۃ القرآن  
 06. معارف الكوثر  
 07. فلسفہ تسمیہ  
 08. معارف اسم اللہ

### B. الحدیث

31. الخُطْبَةُ السَّيِّدَةُ فِي أُصُولِ الْحَدِيثِ وَفُرُوعِ الْعَقِيدَةِ  
 32. الْعَبْدِيَّةُ فِي الْحَضْرَةِ الصَّمْدِيَّةِ ﴿بارگاہِ الہی سے تعلق بندگی﴾  
 33. الْبَيَانُ فِي رَحْمَةِ الْمَنَّانِ ﴿رحمت الہی پر ایمان آفریز احادیث مبارکہ کا مجموعہ﴾  
 34. الْمِنْهَاجُ السُّوِّيُّ مِنَ الْحَدِيثِ النَّبَوِيِّ ﷺ ﴿عربی متن، اردو ترجمہ اور تحقیق و تخریج﴾  
 35. هِدَايَةُ الْأُمَّةِ عَلَى مِنْهَاجِ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ (الجزء الأول): أمت محمدية کے لیے قرآن و حدیث سے ضابطہ رشد و ہدایت  
 36. جَامِعُ السُّنَّةِ فِيمَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ آخِرُ الْأُمَّةِ ﴿كِتَابُ الْمَنَاقِبِ﴾ (انبیاء کرام، الہی

09. مَنَاهِجُ الْعِرْفَانِ فِي لَفْظِ الْقُرْآنِ  
 10. لَفْظُ رَبِّ الْعَالَمِينَ كِي عِلْمِي وَسَائِنِسِي تَحْقِيقِ  
 11. صِفَتِ رَحْمَتِ كِي شَانِ اِمْتِيَازِ  
 12. اَسْمَاءُ سُوْرَةِ فَاتِحَةِ  
 13. سُوْرَةُ فَاتِحَةِ اُوْر تَصْوِيْرِ هِدَايَتِ  
 14. اُسْلُوْبِ سُوْرَةِ فَاتِحَةِ اُوْر نِظَامِ فِكْرِ و عَمَلِ  
 15. سُوْرَةُ فَاتِحَةِ اُوْر تَعْلِيْمَاتِ طَرِيْقَتِ  
 16. سُوْرَةُ فَاتِحَةِ اُوْر اِنْسَانِي زَنْدِگِي كَا اِعْتِقَادِي پَهَلُو  
 17. شَانِ اَوَّلِيَّتِ اُوْر سُوْرَةِ فَاتِحَةِ  
 18. سُوْرَةُ فَاتِحَةِ اُوْر حَيَاتِ اِنْسَانِي كَا عَمَلِي پَهَلُو (تصویر عبادت)  
 19. سُوْرَةُ فَاتِحَةِ اُوْر تَعْمِيْرِ شَخْصِيَّتِ  
 20. فِطْرَتِ كَا قُرْآنی تَصْوِيْرِ  
 21. تَرْبِيَّتِ كَا قُرْآنی مِنْهَاجِ  
 22. لَا اِكْرَاهِ فِي الدِّيْنِ كَا قُرْآنی فِلْسَفِ

- بیت اطہار، صحابہ کرام اور اولیاء و صالحین کے فضائل و مناقب مع عربی متن، اردو ترجمہ و تحقیق و تخریج)
37. الأربعین فی فضائل النبی الامین ﷺ (حضور نبی اکرم ﷺ کے فضائل و مناقب)
38. بُشْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ فِي شَفَاعَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ﷺ (شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ پر منتخب احادیث مبارکہ)
39. البدر التمام فی الصلوة علی صاحبِ الدُّنُوِّ وَالْمَقَامِ ﷺ (درود شریف کے فضائل و برکات)
40. كَشْفُ الْأَسْرَارِ فِي مَحَبَّةِ الْمَوْجُودَاتِ لِسَيِّدِ الْأَبْرَارِ ﷺ (حضور ﷺ سے حیوانات، نباتات اور جمادات کی محبت)
41. عُمْدَةُ الْبَيَانِ فِي عَظْمَةِ سَيِّدِ وَلَدِ عَدْنَانَ ﷺ (حضور نبی اکرم ﷺ کی عظمت اور اختیارات)
42. النِّعْمَةُ الْعُلْيَا عَلَى أَوَّلِ الْخَلْقِ وَآخِرِ الْأَنْبِيَاءِ ﷺ (حضور ﷺ کا شرف نبوت اور اولیت و خلقت)
43. رَاحَةُ الْقُلُوبِ فِي مَدْحِ النَّبِيِّ الْمَحْبُوبِ ﷺ (مدحت و نعتِ مصطفیٰ ﷺ پر منتخب آیات و احادیث)
44. الْأَصْفَاءُ فِي التَّوَسُّلِ وَالتَّبَرُّكِ بِالْمُصْطَفَى ﷺ (حضور نبی اکرم ﷺ سے توسل اور تبرک)
- اور تبرک)
45. أَحْسَنُ السُّبُلِ فِي مَنَاقِبِ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ ﴿أَنْبِيَاءَ وَرُسُلَ كَافُضَائِلَ وَمَنَاقِبَ﴾
46. الْعِقْدُ الثَّمِينُ فِي مَنَاقِبِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ كَافُضَائِلَ وَمَنَاقِبَ﴾
47. الدرة البيضاء في مناقب فاطمة الزهراء سلام الله عليها (سیدہ فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا کے فضائل و مناقب)
48. مرج البحرين في مناقب الحسين عليهما السلام (حسین کریمین علیہما السلام کے فضائل و مناقب)
49. السيف الجلي على منكر ولاية علي عليه السلام (اعلان غدیر)
50. القول المعتبر في الإمام المنتظر عليه السلام (امام مہدی علیہ السلام)
51. غاية الإجابة في مناقب القرابة ﴿البيات﴾ بيت اطهار سلام الله عليهم كَافُضَائِلَ وَمَنَاقِبَ ﴿مَنَاقِبَ﴾
52. النَّجَابَةُ فِي مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ وَالْقَرَابَةِ (صحابہ کرام و الی بیت اطہار ﷺ کے فضائل و مناقب)
53. القول الوثيق في مناقب الصديق عليه السلام (صديق اکبر ﷺ کے فضائل و مناقب)
54. الْقَوْلُ الصَّوَابُ فِي مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عليه السلام (فاروق اعظم ﷺ کے فضائل و مناقب)

فضائل و مناقب

55. رَوْضُ الْجَنَانِ فِي مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ ؓ

(عثمان غنی ؓ کے فضائل و مناقب)

56. كَنْزُ الْمَطَالِبِ فِي مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي

طَالِبٍ ؓ (علی کرم اللہ وجہہ کے فضائل و

مناقب)

57. كَنْزُ الْإِنَابَةِ فِي مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ ؓ صحابہ

کرام ؓ کے فضائل و مناقب

58. رَوْضَةُ السَّالِكِينَ فِي مَنَاقِبِ الْأَوْلِيَاءِ

وَالصَّالِحِينَ ؓ اولیاء و صالحین کے فضائل

و مناقب

59. الْكَنْزُ الثَّمِينُ فِي فَضِيلَةِ الذِّكْرِ

وَالذَّاكِرِينَ (ذکر الہی اور ذاکرین کے

فضائل)

60. الْبَيِّنَاتُ فِي الْمَنَاقِبِ وَالْكَرَامَاتِ

﴿فضائل و کرامات ..... احادیث نبوی

ﷺ کی روشنی میں﴾

61. تَكْمِيلُ الصَّحِيفَةِ بِأَسَانِيدِ الْحَدِيثِ فِي

الإمام أبي حنيفة ؓ

62. الْأَنْوَارُ النَّبَوِيَّةُ فِي الْأَسَانِيدِ الْحَنَفِيَّةِ (مع

أحاديث الإمام الأعظم ؓ)

63. الصَّلَاةُ عِنْدَ الْحَنَفِيَّةِ فِي ضَوْءِ السُّنَّةِ

النَّبَوِيَّةِ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا طریقہ

نماز﴾

64. التَّضَرُّيخُ فِي صَلَاةِ التَّرَاوِيحِ ﴿ہیں

رکعت نماز تراویح کا ثبوت﴾

65. الدُّعَاءُ وَالذِّكْرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ ﴿نماز کے

بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اور ذکر بالجہر

کرنا﴾

66. الْإِنْتِبَاهُ لِلْخَوَارِجِ وَالْحُرُورَاءِ ﴿گستاخان

رسول ..... احادیث نبوی ﷺ کی روشنی

میں﴾

67. اللَّبَابُ فِي الْحُقُوقِ وَالْآدَابِ ﴿انسانی

حقوق و آداب ..... احادیث نبوی ﷺ کی

روشنی میں﴾

68. مِنْهَاجُ السَّلَامَةِ فِي الدَّعْوَةِ إِلَى الْإِقَامَةِ

(اقامت دین اور امن و سلامتی کی راہ)

69. تُحْفَةُ النُّقَبَاءِ فِي فَضِيلَةِ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاءِ

(فروع علم و شعور کی اہمیت و فضیلت)

70. أَحْسَنُ الصَّنَاعَةِ فِي إِثْبَاتِ الشَّفَاعَةِ

(عقیدہ شفاعت: احادیث مبارکہ کی روشنی

میں)

71. الْقَوْلُ الْقَوِيُّ فِي سَمَاعِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيٍّ

ؓ (عربی)

72. الْقَوْلُ الْقَوِيُّ فِي سَمَاعِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيٍّ

ؓ (مع اردو ترجمہ: امام حسن بھریؒ کی

سیدنا علیؓ سے ملاقات اور سماع)

73. مَرْوِيَّاتُ الشَّيْخِ الْأَكْبَرِ مِنْ أَحَادِيثِ النَّبِيِّ

الْأَطْهَرِ ﷺ (شیخ اکبر محی الدین ابن

العربیؒ کی مرفوع متصل روایات)

74. الْمُنْتَقَى لِأَسَانِيدِ الْعَسْقَلَانِيِّ إِلَى أَيْمَةِ

التَّصَوُّفِ وَالْعِلْمِ الرَّبَّانِيِّ

97. البِدْعَةُ عِنْدَ الْأَئِمَّةِ وَالْمُحَدِّثِينَ (بدعت  
اُمّہ و محدثین کی نظر میں)

98. حیاة النبی ﷺ

99. مسئلہ استغاثہ اور اُس کی شرعی حیثیت

100. تصور استغاثت

101. کتاب التوسل (وسیلے کا صحیح تصور)

102. کتاب الشفاعة

103. عقیدہ علم غیب

104. شہر مدینہ اور زیارت رسول ﷺ

105. ایصالِ ثواب اور اُس کی شرعی حیثیت

106. خوابوں اور بشارات پر اعتراضات کا علمی

محاکمہ

107. سُئیت کیا ہے؟

108. منہاج العقائد

109. التَّوَسُّلُ عِنْدَ الْأَئِمَّةِ وَالْمُحَدِّثِينَ

(توسل: اُمّہ و محدثین کی نظر میں)

110. عقیدہ توحید کے سات اركان

111. مبادیات عقیدہ توحید

112. عقیدہ توحید اور غیر اللہ کا تصور

113. عقیدہ توحید اور اشتراک صفات

114. عقائد میں احتیاط کے تقاضے

115. تبرک کی شرعی حیثیت

116. زیارت قبور

117. وسائل شرعیہ

118. تعظیم اور عبادت

119. Beseeching for Help  
(Istighathah)

120. Islamic Concept of

76. The Awaited Imam

77. Virtues of Sayyedah Fatimah  
(سلام اللہ علیہا)

78. Precious Treasure of the  
Virtues of Dhikr &  
Dhakireen

## C. ایمانیات

79. اركان ایمان

80. ایمان اور اسلام

81. شہادت و توحید

82. حقیقت توحید و رسالت

83. ایمان بالرسالت

84. ایمان بالکتب

85. ایمان بالقدر

86. ایمان بالآخرت

87. مومن کون ہے؟

88. منافقت اور اُس کی علامات

89. مومن جي سنجائپ

90. Islam and Freedom of Human  
Will

## D. اعمقادیات

91. کتاب التوحید (جلد اول)

92. کتاب التوحید (جلد دوم)

93. کتاب البدعة (بدعت کا صحیح تصور)

94. تصور بدعت اور اُس کی شرعی حیثیت

95. لفظ بدعت کا اطلاق (احادیث و آثار کی

روشنی میں)

96. اقسام بدعت (احادیث و اقوال اُمّہ کی

روشنی میں)



E. سیرت و فضائلِ نبوی ﷺ

122. مقدمہ سیرۃ الرسول ﷺ (حصہ اول)

123. مقدمہ سیرۃ الرسول ﷺ (حصہ دوم)

124. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد دوم)

125. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد سوم)

126. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد چہارم)

127. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد پنجم)

128. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد ششم)

129. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد ہفتم)

130. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد ہشتم)

131. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد نہم)

132. سیرۃ الرسول ﷺ (جلد دہم)

133. سیرتِ نبوی ﷺ کا علمی فیضان

134. سیرتِ نبوی ﷺ کی تاریخی اہمیت

135. سیرۃ الرسول ﷺ کی عصری و بین الاقوامی

اہمیت

136. قرآن اور سیرتِ نبوی ﷺ کا نظریاتی و

انقلابی فلسفہ

137. قرآن اور فضائلِ نبوی ﷺ

138. نورِ محمدی: خلقت سے ولادت تک (میلاد

نامہ)

139. میلادِ نبی ﷺ

140. تاریخِ مولدِ نبی ﷺ

141. مولدِ نبی ﷺ عند الأئمة

والمحدثین

(میلادِ نبی ﷺ: ائمہ و محدثین کی نظر میں)

142. کیا میلادِ نبی ﷺ منانا بدعت ہے؟

143. معمولاتِ میلاد

144. فلسفہ معراجِ نبی ﷺ

145. حسن سراپائے رسول ﷺ

146. خصائصِ مصطفیٰ ﷺ

147. شمائلِ مصطفیٰ ﷺ

148. برکاتِ مصطفیٰ ﷺ

149. اسمائے مصطفیٰ ﷺ

150. معارفِ اسمِ محمد ﷺ

151. معارفِ الشفاء بتعریفِ حقوق

المصطفیٰ ﷺ

152. تحفة السرور فی تفسیر آیة نور

153. نور الأبصار بذکر النبی المختار ﷺ

154. تذکارِ رسالت

155. ذکرِ مصطفیٰ ﷺ (کائنات کی بلند ترین حقیقت)

156. صلوة و سلام سنتِ الہیہ ہے

157. فضیلتِ درود و سلام

158. فضیلتِ درود و سلام اور عظمتِ مصطفیٰ ﷺ

159. ایمان کا مرکز و محور (ذاتِ مصطفیٰ ﷺ)

160. عشقِ رسول ﷺ: وقت کی اہم ضرورت

161. عشقِ رسول ﷺ: استحکامِ ایمان کا واحد

ذریعہ

162. غلامیِ رسول: حقیقی تقویٰ کی اساس

163. تحفظِ ناموسِ رسالت

مہدی علیہ السلام (عقیدہ ختم نبوت کے تناظر  
میں)

186. عقیدہ ختم نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی  
187. مرزائے قادیان اور تشریحی نبوت کا دعویٰ  
188. مرزائے قادیان کی دماغی کیفیت  
189. عقیدہ ختم نبوت اور مرزائے قادیان کا  
متضاد موقف

### G. عبادات

190. ارکانِ اسلام  
191. فلسفہ نماز  
192. آداب نماز  
193. نماز اور فلسفہ اجتماعیت  
194. نماز کا فلسفہ معراج  
195. فلسفہ صوم  
196. فلسفہ حج

### H. فقہیات

197. نص اور تعبیر نص  
198. تحقیق مسائل کا شرعی اسلوب  
199. اجتہاد اور اس کا دائرہ کار  
200. عصر حاضر اور فلسفہ اجتہاد  
201. تاریخ فقہ میں ہدایہ اور صاحب ہدایہ کا مقام  
202. منہاج المسائل  
203. احکم الشری  
204. نصاب تربیت (حصہ اول)  
205. التصور التشريعی للحکم الإسلامی

164. اسیران جمال مصطفیٰ ﷺ

165. مطالعہ سیرت کے بنیادی اصول  
166. سیرت کا جمالیاتی بیان (قرآن حکیم کی  
روشنی میں)  
167. سیرۃ الرسول ﷺ کی دینی اہمیت  
168. سیرۃ الرسول ﷺ کی آئینی و دستوری  
اہمیت

169. سیرۃ الرسول ﷺ کی ریاستی اہمیت  
170. سیرۃ الرسول ﷺ کی انتظامی اہمیت  
171. سیرۃ الرسول ﷺ کی علمی و سائنسی اہمیت  
172. سیرۃ الرسول ﷺ کی شخصی و رسالتی اہمیت  
173. سیرۃ الرسول ﷺ کی تہذیبی و ثقافتی اہمیت  
174. سیرۃ الرسول ﷺ کی اقتصادی اہمیت  
175. كشف الغطا عن معرفة الأقسام

للمصطفى ﷺ

176. مقام محمود

177. عالم ارواح کا میثاق اور عظمت مصطفیٰ ﷺ

178. روز محشر اور شان مصطفیٰ ﷺ

179. تعلق بالرسالت: آشنائی سے وفا تک

180. Sirat-ur-Rasul ﷺ, vol. 1

181. Greetings and Salutations on  
the Prophet (ﷺ)

182. Salawat auf den  
Propheten (ﷺ)

### F. ختم نبوت

183. مناظرہ ڈنمارک  
184. عقیدہ ختم نبوت  
185. حیات و نزول مسیح علیہ السلام اور ولادتِ امام

231. دل جي صفائي  
232. Divine Pleasure (The Ultimate Ideal)  
233. Qur'anic Philosophy of Benevolence (*Ihsan*)

## J. اوراد و وظائف

234. الفيوضات المحمدية ﷺ  
235. الأذكار الإلهية  
236. دَلَائِلُ الْبَرَكَاتِ فِي التَّحِيَّاتِ وَالصَّلَوَاتِ (عربي)  
237. دَلَائِلُ الْبَرَكَاتِ فِي التَّحِيَّاتِ وَالصَّلَوَاتِ (مع اردو ترجمہ)  
238. مناجاتِ إمام زين العابدين عليه السلام  
239. الدعوات القدسية  
240. أَحْسَنُ الْمَوْرِدِ فِي صَلَاةِ الْمَوْلِدِ  
241. صَلَوَاتُ سُورِ الْقُرْآنِ عَلَى سَيِّدِ وَلَدِ عَدْنَانَ (ﷺ)  
242. أَسْمَاءُ حَامِلِ الْيَوْمِ مُرْتَبَةً عَلَى حُرُوفِ الْهَجَاءِ  
243. صَلَاةُ الْأَنْكُوَانِ (دروہ کائنات)  
244. صَلَاةُ الْمِيلَادِ (دروہ میلاد)  
245. صَلَاةُ الشَّمَائِلِ (دروہ شمائل)  
246. صَلَاةُ الْفَضَائِلِ (دروہ فضائل)  
247. صَلَاةُ الْمِعْرَاجِ (دروہ معراج)  
248. صَلَاةُ السِّيَادَةِ (دروہ سیادت)  
249. دعا اور آداب دعا

206. فلسفة الإجتہاد و العالم المعاصر  
207. منهاجُ الخطبات للعيدين و الجمععات  
208. Philosophy of Ijtihad and the Modern World  
209. Ijtihad (meanings, application and scope)

## I. روحانیت

210. إطاعتِ الہی  
211. ذکرِ الہی  
212. محبتِ الہی  
213. خشیہ الہی اور اُس کے تقاضے  
214. حقیقتِ تصوف  
215. اسلامی تربیتی نصاب (جلد اول)  
216. اسلامی تربیتی نصاب (جلد دوم)  
217. سلوک و تصوف کا عملی دستور  
218. أخلاق الانبياء  
219. تذکرے اور صحبتیں  
220. حسنِ اعمال  
221. حسنِ احوال  
222. حسنِ أخلاق  
223. صفائے قلب و باطن  
224. فسادِ قلب اور اُس کا علاج  
225. زندگی نیکی اور بدی کی جنگ ہے  
226. ہر شخص اپنے نشہ عمل میں گرفتار ہے  
227. ہمارا اصلی وطن  
228. جرم، توبہ اور اصلاحِ احوال  
229. طبقاتِ العباد  
230. حقیقتِ اعکاف

270. ذبحِ عظیم (ذبحِ اسماعیل علیہ السلام سے ذبحِ حسین علیہ السلام تک)

## N. فکریات

271. قرآنی فلسفہ انقلاب (جلد اول)

272. قرآنی فلسفہ انقلاب (جلد دوم)

273. اسلامی فلسفہ زندگی

274. فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے؟

275. منہاج الافکار (جلد اول)

276. منہاج الافکار (جلد دوم)

277. منہاج الافکار (جلد سوم)

278. ہمارا دینی زوال اور اُسکے تدارک کا سہ جہتی

### منہاج

279. ایمان پر باطل کا سہ جہتی حملہ اور اُس کا تدارک

280. دورِ حاضر میں طاغوتی یلغار کے چار محاذ

281. خدمتِ دین کی توفیق

282. قرآنی فلسفہ تبلیغ

283. اسلام کا تصورِ اعتدال و توازن

284. نوجوان نسل دین سے دُور کیوں؟

285. تحریکِ منہاج القرآن: ”افکار و ہدایات“

286. تحریکِ منہاج القرآن: انٹرویوز کی روشنی میں

287. تحریکِ منہاج القرآن کی انقلابی فکر

288. روایتی سیاست یا مصطفوی انقلاب.....!

289. اجتماعی تحریکی کردار کے چار عناصر

290. اہم انٹرویو

291. معہد منہاج القرآن

292. Islamic Philosophy of Human Life

## K. علمیات

250. اسلام کا تصورِ علم

251. علم..... توجیہی یا تخلیقی

252. مذہبی اور غیر مذہبی علوم کے اصلاح طلب

پہلو

253. تعلیمی مسائل پر انٹرویو

254. Islamic Concept of Knowledge

## L. اقتصادیات

255. معاشی مسئلہ اور اُس کا اسلامی حل

256. بلاسود بنکاری کا عبوری خاکہ

257. بلاسود بنکاری اور اسلامی معیشت

258. بجلی مہنگی کیوں؟ IPPs کا معاملہ کیا ہے؟

259. اقتصادیاتِ اسلام ﴿تفصیل جدید﴾

260. اسلام کا تصورِ ملکیت

261. اسلام اور کفالتِ عامہ

262. اسلامی نظامِ معیشت کے بنیادی اصول

263. قواعدُ الإقتصاد فی الإسلام

264. الإقتصاد الأربوی و نظام المصرفی

الإسلام

## M. جہادیات

265. حقیقتِ جہاد

266. جہاد بالمال

267. شہادتِ امام حسین علیہ السلام (فلسفہ و تعلیمات)

268. شہادتِ امام حسین علیہ السلام (حقائق و واقعات)

269. شہادتِ امام حسین علیہ السلام: ایک پیغام

## O. انقلابیات

294. نظامِ مصطفیٰ (ایک انقلاب آفریں پیغام)

295. حصولِ مقصد کی جدوجہد اور نتیجہ خیزی

296. پیغمبرانہ جدوجہد اور اُس کے نتائج

297. پیغمبرِ انقلاب اور صحیفہٴ انقلاب

298. قرآنی فلسفہٴ عروج و زوال

299. باطل قوتوں کو کھلا چیلنج

300. سفرِ انقلاب

301. مصطفوی انقلاب میں طلبہ کا کردار

302. سیرتِ النبی ﷺ اور انقلابی جدوجہد

303. مقصدِ بعثت انبیاء علیہم السلام

## P. سیاسیات

304. سیاسی مسئلہ اور اُس کا اسلامی حل

305. تصورِ دین اور حیاتِ نبوی ﷺ کا سیاسی پہلو

306. نیو ورلڈ آرڈر اور عالمِ اسلام

307. آئندہ سیاسی پروگرام

308. سیاسی مسئلوں پر انہی جو

اسلامی حل

309. Islam - The State Religion

310. The Islamic State

## Q. قانونیات

311. میثاقِ مدینہ کا آئینی تجزیہ

312. اسلامی قانون کی بنیادی خصوصیات

313. اسلامی اور مغربی تصورِ قانون کا تقابلی جائزہ

314. اسلام میں سزائے قید اور جیل کا تصور

315. الجرمیة فی الفقہ الإسلامی

316. Islamic Penal System and its Philosophy

317. Islam and Criminality

318. Islamic Concept of Law

319. Qur'anic Basis of Constitutional Theory

320. Legal Character of Islamic Punishments

321. Legal Structure of Islamic Punishments

322. Classification of Islamic Punishments

323. Islamic Philosophy of Punishments

324. Islamic Concept of Crime

## R. شخصیات

325. پیکرِ عشقِ رسول: سیدنا صدیق اکبر ﷺ

326. سیدنا صدیق اکبر ﷺ کا مقامِ قربت و

معیت

327. فضائل و مراتبِ سیدنا فاروقِ اعظم ﷺ

328. حسبِ علی کرم اللہ وجہہ الکریم

329. سیرتِ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

330. سیرتِ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

331. سیرتِ سیدۃ العالم فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا

332. امام ابو حنیفہ ﷺ: امام الاممہ فی الحدیث

(جلد اول)

333. صحابہ کرام اور ائمہ الہی بیت ﷺ سے امام

اعظم ﷺ کا اخذِ فیض

334. امام اعظم ﷺ اور امام بخاری (نسبت و

تعلق اور وجوہاتِ عدمِ روایت)

335. تذکرہ مسانیدِ امام اعظم ﷺ

358. اسلام میں اقلیتوں کے حقوق

359. اسلام میں بچوں کے حقوق

360. اسلام میں عمر رسیدہ اور معذور افراد کے حقوق

361. عصر حاضر کے جدید مسائل اور ڈاکٹر محمد طاہر

القادری

362. Clarity Amidst Confusion:  
Imam Mahdi and End of  
Time

363. Islam and Christianity

## U. سلسلہ تعلیماتِ اسلام

364. سلسلہ تعلیماتِ اسلام (1): تعلیماتِ اسلام

365. سلسلہ تعلیماتِ اسلام (2): ایمان

366. سلسلہ تعلیماتِ اسلام (3): اسلام

367. سلسلہ تعلیماتِ اسلام (4): احسان

368. سلسلہ تعلیماتِ اسلام (5): طہارت اور نماز

336. شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور فلسفہ خودی

337. حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں (بریلوی) کا

علمی نظم

338. اقبالؒ کا خواب اور آج کا پاکستان

339. اقبالؒ اور پیغامِ عشقِ رسول ﷺ

340. اقبال اور تصورِ عشق

341. اقبال کا مردِ مومن

342. تذکرہ فرید ملت (مجموعہ مضامین)

343. Imam Bukhari and the Love of  
the Prophet ﷺ (Al-Hidayah  
Series: Volume 1)

## S. اسلام اور سائنس

344. اسلام اور جدید سائنس

345. تخلیق کائنات (قرآن اور جدید سائنس کا تقابلی مطالعہ)

346. انسان اور کائنات کی تخلیق و ارتقاء

347. امراضِ قلب سے بچاؤ کی تدابیر

348. شانِ اولیاء (قرآن اور جدید سائنس کی روشنی میں)

349. Creation of Man

350. Spiritualism and Magnetism

351. Islam on Prevention of Heart  
Diseases

352. Qur'an on Creation and  
Expansion of the Universe

353. Creation and Evolution of the  
Universe

## T. عصریات

354. اسلام میں انسانی حقوق

355. حقوق والدین

356. اسلامی معاشرہ میں عورت کا مقام

357. اسلام میں خواتین کے حقوق

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تصوف و طریقت دین اسلام سے الگ ایک متوازی دین ہے، اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ خیال سراسر کم علمی اور کم فہمی بلکہ جہالت پر مبنی ہے۔ اُمتِ مسلمہ کی چودہ سو سالہ تاریخ میں علمِ حدیث، تفسیر اور فقہ کے کسی شعبے کے ائمہ کا ایک چھوٹا سا مکتبہ فکر بھی تصوف اور صوفیاء یا ان کی تعلیمات کا منکر نہیں رہا۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ تصوف بغیر علمی سند کے وجود میں نہیں آیا۔ معروف اکابر صوفیاء بیک وقت عالم بھی تھے اور زاہد و متقی بھی۔ طبقہ علماء کی طرح طبقہ عرفاء و صلحاء بھی ہمیشہ سے خدمتِ دین میں پیش پیش رہا ہے۔ اس نے اُمتِ مسلمہ کو رشد و ہدایت، علم اور معرفتِ حق، گمراہیوں سے نجات، تطہیرِ باطن اور تہذیبِ اخلاق کا عملی درس دیا۔ قول کی جگہ کردار و عمل سے ایمان اور اسلام کو درجہ احسان تک پہنچایا اور ترقی کیہ نفس اور تصفیہ قلب و باطن کے کٹھن فرائض انجام دے کر فریضہ نبوت نبھایا۔ عجیب اتفاق یہ ہوا کہ صدیوں سے ان ائمہ تصوف پر بطور مفسر، محدث، فقیہ اور مجتہد علمی کام نہ ہوا یا بہت تھوڑا ہوا۔ اس طبقہ عرفاء سے متعلق غلط فہمی نے تصوف اور ائمہ تصوف کے بارے پورے کا پورا علمی تصور مجروح کر کے رکھ دیا۔ اس اعتبار سے اکابر صوفیاء کرام کی علمی ثقاہت کو متعارف کروانا اہل علم و تحقیق کا فرض تھا لیکن اس میں کوتاہی ہوتی رہی۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ صدیوں سے ایک بڑا ادھار تھا جس سے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہم عہدہ برآ ہو رہے ہیں۔



## منہاج القرآن پبلیکیشنز



365-M, Model Town, Lahore- Pakistan

Tel: (+92-42) 3516 8514, 111-3-140-140, Fax: (+92-42) 3516 8184

Yousaf Market Ghazni Street 38-Urdu Bazar Lahore. (+92-42) 3723 7695

www.minhaj.org, e-mail: sales@minhaj.org

